

# خطبات الاحکام

معین

مجموعہ خطب و نازن ماہی

از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالانشاء کراچی

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ الْإِيَّاهُ  
وَقَالَ تَعَالَى وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَلَكِ عَلَى أَرْسِئِهِ لَمَّا نُنْزِلُ الْإِيَّاهُ  
الْأُولَى بِكَوْنِ الْخُطْبَةِ الْحُسْنَى مِنْهَا ذِكْرُ أَعْلِيَاءِ وَلَسْتُ بِلَا الْإِيَّاهُ  
مَا كَانَتْ مِنْهُ تَجِدُ أَغْضَاءَ طَرِيقًا وَكَانَ الْكِتَابُ الْمُسَمَّى بِـ

# خُطْبَةُ الْأَرْضِ كَمَا

# لِشُعَبَاتِ الْعَمَلِ

الَّتِي أَفْهَمَ الشَّرْحُ الْعُلَمَاءَ بَقِيَّةَ السَّالِفِ حُجَّةً خَلْقِيَّةً لِلَّهِ حَكِيمًا لَا يَزِيغُ  
حُضْرَةً مَوْلَانَا الشَّرِيفِ عَلِيِّ الْقَاضِي قَدْ سَرَّحَ جَمَاعَةَ الْخَطِّينِ  
الَّتِي تَعَدُّ بِحُجَّتِهَا كَانَتْ جَمَاعَةُ الْكَلَامِ لِسُنَّةِ كَيْفِيَّةِ أَهْلِ طَائِفَةِ النَّاصِبِينَ لِلْمُسْلِمِينَ  
بِالشَّرْحِ خَرِيفًا فَاهِمَةً بِطَبْعَةٍ مَعَ أَضَاءِ

# أَصْحَافِ الْخُطْبَةِ

لِلْعَلَمِ الْفَلَاةِ الْمَفْعَى مُحَمَّدٍ شَيْخِ الدُّعَا

نَازِلَةِ أَرَادَةِ الشَّرِّ وَالْعُسُوفِ بِبَيْلَةِ بَرَايَةِ



# خلاصہ احکام الخطبہ

از حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند

- (۱) خطبہ جمعہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے دیکھو،
- (۲) خطبہ جمعہ وعیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت ہے اور اسکے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے۔
- (۳) مصنفی شرح مؤطا للشاہ دلی اللہ و کتاب الافکار للنووی و در مختار مشروط الصلوٰۃ (شرح الاحیاء للزبیدی) (۳)
- اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے البتہ نماز کے بعد ترجمہ سناویں تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (الماسر)۔ (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سناویں تاکہ امتیاز ہو جائے
- (۵) کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ العجمیۃ بنا علی حدیث مسلم۔ (۵) سنت ہے کہ خطبہ با وضو پڑھا جائے۔ بلا وضو پڑھنا مکروہ ہے دیکھو، (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے۔ (عالمگیری بحر الرائق)
- (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں رو قبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری۔ بحر، (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھا جائے دلی قول ابی یوسف، کذا فی البحر (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (بحر، عالمگیری، (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جاوے زیادہ طویل نہ ہو۔ اور حد اس کی یہ ہے کہ طوالمفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے۔ (دشامی۔ بحر، عالمگیری، (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو (اول) حمد سے شروع کرنا۔ (دوئم) اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا۔ (سوم) کلمہ شہادتین پڑھنا۔ (چہارم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ (پنجم) وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا۔ (ششم) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا۔ (ہفتم) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا۔ (ہشتم) تمام مسلمان مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا۔ (نہم) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثناء اور درود پڑھنا۔ (دہم) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوالمفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔ (بحر الرائق۔ عالمگیری)

محرم شفیع  
حواۃ العبد الضعیف  
سید رفیع غفرلہ

خادم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ضلع سہارن پور

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۷۳ھ ہجری

# فَهْرُسُ الْخُطْبِ وَمُتَعَلِّقَاتِهَا

الخطبات مع المتعلقات	اصفا	الخطبات مع المتعلقات	اصفا	الخطبات مع المتعلقات	اصفا
تفسير خطبات برجمات	١	« رتب في القول الاجمالي	٣١	« رتب في ما في صفر	٨١
التمهيد بالعربي	٢	في تهذيب الاخلاق		« رتب في بعض ما اعتيد	٨٣
الخطبة الاولى في العلم	٣	« رتب في كسب الشهوة البطن والفرج	٣٣	في الربيعين	
« رتب في العقائد	٥	« رتب في حفظ اللسان	٣٥	« رتب فيما يتعلق برجب	٨٥
« رتب في الطهارة	٤	« رتب في ذم الغضب المحقد والحسد	٣٤	« رتب في اعدال شعبان	٨٤
« رتب في الصلوة	٩	« رتب في ذم الدنيا	٣٩	« رتب في فضائل رمضان	٨٩
« رتب في الزكاة	١١	« رتب في ذم الغنى والعمال	٥١	« رتب في الصيام	٩١
« رتب في القرآن	١٣	« رتب في ذم الجاهل والرياء	٥٣	« رتب في التراويل	٩٣
« رتب في الذكروا الذلاء	١٥	« رتب في ذم الكبر والعجب	٥٥	« رتب في ليلة القدر والاعتكاف	٩٥
« رتب في تطوع الليل والنهار	١٤	« رتب في ذم الغرور	٥٤	« رتب في احكام عيد الفطر	٩٤
« رتب في تعديل الاكل والشرب	١٩	« رتب في التوبة	٥٩	« رتب في الحج والزيارة	٩٩
« رتب في حقوق التكلم	٢١	« رتب في الصابر والشكر	٦١	« رتب في اعمال ذي الحجة	١٠١
« رتب في لكسب المعاش	٢٣	« رتب في الخوف والرجاء	٦٣	خطبة عيد الفطر	١٠٣
« رتب في التوبة عن كسب الحرام	٢٥	« رتب في الفقر والزهد	٦٥	خطبة عيد الاضحي	١٠٥
« رتب في حقوق العاقبة والنفقة	٢٤	« رتب في التوحيد والتوكل	٦٤	خطبة الاستسقاء	١٠٤
« رتب في الوحدة عن جليس السوء	٢٥	« رتب في المحبة والشوق والانس والرضاء	٦٩	الخطبة الاخيرة لجميع الخطب	١٠٩
« رتب في السفر للدواعي	٣١	« رتب في الاخلاص في الصلوة	٤١	احكام صدقة الفطر بالهندية	١١١
« رتب في الرد عن الفناء بالمحرم	٣٣	« رتب في المراقبة والمحاسبة	٤٣	احكام الاضحية بالهندية	١١٢
« رتب في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر	٣٥	« رتب في التفكير	٤٥	خطبة النكاح	١١٣
« رتب في اداب المعاشرة	٣٤	« رتب في ذكر الموت وما بعده	٤٤	دعاء العقيقة	١١٣
« رتب في اصلاح الباطن	٣٩	« رتب في اعدال عاشوراء	٤٩	تم الفهرس	

## خصوصیات امتیاز یہ مجموعہ خطب ہذا از مؤلف

(نمبر ۱) ہر خطبہ احکام شرعیہ مہمہ واجبات یا منکلمات واجبات میں سے ایک ایک حکم پر مشتمل ہے جو کہ شرعاً خطبہ سے مقصود ہے۔

(نمبر ۲) ان احکام میں احکام ظاہرہ یعنی متعلقہ بکوارح بھی ہیں اور احکام باطنہ یعنی متعلقہ بباطن بھی ہیں تو مجموعہ جامع ہے فقہ و تصوف کو اور ان سب احکام کے دلائل میں زیادہ حصہ آیات و احادیث کا ہے۔

(نمبر ۳) سب خطبے موافق احادیث کے مختصر ہیں کوئی خطبہ بیحد و صحیح سورہ مرسلات سے نہیں بڑھا۔  
(نمبر ۴) سب خطبے باہم تقریباً برابر ہیں۔

(نمبر ۵) اس کے اجزاء کی ترتیب کا زیادہ حصہ احیاء العلوم کے موافق ہے اور افتتاحی حمد و صلوٰۃ بھی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے پس یہ مجموعہ احیاء و صاحب احیاء کی برکات کو بھی متضمن ہے۔

(نمبر ۶) جن احکام کے عنوانات کی تفسیر یا تفصیل مشہور نہیں اور زیادہ تر ایسا حصہ تصوف میں ہے ان کی تفسیر و تفصیل نہایت واضح و جامع حواشی یا متن میں لکھ دی گئی ہے جس سے خاص مسائل و تحقیقات پر عبور ہوتا ہے۔

(نمبر ۷) باوجود اختصار عبارت کے مضامین اس قدر مندرج کئے گئے ہیں کہ ماہر و ساجد النظر اس کو دیکھ کر یہ کہنے پر مضطر نہ ہو گا کہ دریا کوزہ میں کس طرح سما یا گیا اور پھر سلاست الفاظ و سہولت معانی کے ساتھ بالخصوص تصوف کا حصہ کہ اگر احسار کو دیکھ کر کوئی اس کو دیکھے تو اس کو احیاء کا متن کہے گا، اور متن بھی شرح کے مضامین مقصودہ کا حادی ہے اور اگر اس کو دیکھ کر احیاء کو دیکھے تو احیاء کو اس کی شرح کہے گا۔ واقعی یہ ہے کہ ان التزامات کی رعایت مؤلف کی استطاعت کو باہر تھی یہ محض فضل ہے۔ والحمد لله الذی بنعمته تمم الصلیحت۔

### نوٹ

شائین صادقین کے لئے ان خطبوں کی آیات و احادیث کا ترجمہ مع فوائد بھی ہو رہا ہے۔ اس کے التزامات مستقل اعلان سے واضح ہوں گے۔

اشرف علی

الحمد للہ ترجمہ بھی مکمل ہو گیا اور اس مجموعہ کے ہمراہ اس کو بھی شامل کر دیا۔ ۱۳ منہ

## ان خطبوں کی تقسیم سال بھر کے مجموعہ میں

جمعوں پر ان کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ یہ کل خطبے علاوہ عیدین استسقا کے پچاس ہیں اور عبادت مستمرہ سال قمری میں اتنے ہی جمعے ہوتے ہیں لیکن ایک جمعہ کم یا زیادہ ہو جانا شرعاً یا حساباً ناممکن نہیں پس ان خطبوں کو جس مہینہ کو جس جمعہ سے بھی شروع کیا جائیگا خطبوں کیساتھ سال بھی ختم ہو جائیگا لیکن اگر بطریق شاذ ایک جمعہ گھٹ جائیگا یا سال کی سرجمع ہو کر ایک جمعہ بڑھ جائے، سو اگر کسی مصلحت طبعیہ یا سال کی ابتدا کا محفوظ رکھنا ہو تو پہلی صورت میں آخر کا خطبہ چھوڑ دے اور دوسری صورت میں اخیر کا خطبہ کر پڑھ دے اور اگر اس کا محفوظ رکھنا نہ ہو تو سلسلہ سو بڑھتا چلا جائے اور درمیان سال کے بھی سلسلہ توڑ کر حاجت نہیں البتہ ان میں جو خطبے کسی خاص وقتی عمل کو متعلق ہیں جیسے صوم و حج و قربانی وغیرہ جب ان اعمال کا وقت قریب آئے سلسلہ توڑ کر اس وقتی خطبہ کو پڑھ دیا جائے اور پھر سلسلہ کی طرف عود کر لیا جائے ایسے خطبے مسلسل خطبات کو بعد میں رکھ گئے ہیں یعنی خطبہ ثامنہ و ننانوں کے بعد اور ان کے وقتی ہونے کو ہر خطبہ کے شروع میں آورد عبارت میں لکھ دیا گیا ہے تاکہ غیر عربی اں خطیب بھی آسانی سے اس کو معلوم کر سکے اور خطبہ عیدین و استسقا چونکہ جمعہ کے ساتھ خاص نہیں وہ اس ترتیب اور اس ترکیب سے جدا ہیں کیونکہ عین ان اوقات میں پڑھے جاتے ہیں نہ کہ مثل خطبات جمعہ کے ان اوقات کے قریب ہیں اس لئے وہ بالکل ہی آخر میں ملتی ہیں اور خطبہ ثانیہ سب کا ایک ہی ہے جو ان سب کے اخیر میں ہے۔ اور ان خطبوں میں ایک لطیفہ بھی ہے کہ یہ سب تقریباً برابر ہیں جسے کہ ثانیہ بھی اور عیدین اور استسقا کا بھی یعنی تھینا سورہٴ برسلات کے برابر صرف عیدین کے خطبوں میں تکبیرات کی مقدار زائد ہے جن کا عدد عید الفطر میں آٹھ ہے اور عید الاضحیٰ میں دس چنانچہ فقہانے اضحیٰ میں بہ نسبت فطر کے تکبیرات کو مندوب کہا ہے۔ فقط

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وبعد الحمد والصلوة فهذه خطب منبرية موزعة على كل واحد واحد من جمعات العام مع خطبة العيدين استسقاء الغمام لا طول فيها حسب ما وردت به سنة خير الانام عليه الصلوة والسلام منبهة عن جوامع الشرائع والاحكام الظاهرة منها والباطنة مما ذكره الفقهاء الفخام والصوفية العظام منها ما يختص بالاوقات منها ما هو عام اكثر واكثرها كما تترتيبها ما اخوذ من الاحياء للغز الى حجة الاسلام والبعض من عبد المحي السورتي والكنوي من الاعلام وما بعدها من الايات والسنان اثار السلف الكرام والبعض الكلمات والعبادات فمن هذا الغريق في الاثام والحقبها بعض ما لغير الجمعة والخطبة الخيرة المشتركة بين جميعها تكيد للهوام وهو اعادة لما بدأت فيه في سالف الايام ثم اعتراه القصور فلم يبلغ التمام فكان هذا العود كما قيل (شعر) عدت يا عيد اليها مرحبا نعم ما رحت يا ربح الصبا نسل الله تعالى حسن الختام وهو السميع البصير العلامة القادر المفضل النعمان

عه وبي ما روى عن محمد  
قال سمعت رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ان طول  
صلوة الرجل تفر خطبته  
من تقهه فاطيلوا الصلوة  
واقعد والخطبة الحديث  
رواه مسلم ١٣

جميع السنان والادبار ما خوذ من المشكوك في الامايز في كل جمعة العاشر ١٣ هو العاشر الرومي في قصة وكيل صدر بخار من الدنيا والى الثالث ١٣

كتبه اشرف على النصف من ربيع الاول ١٣٣٨

## خطبة الاولى في فضل العلم ووجوبه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَكْرَمِ + الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَكَرَّمَهُ +  
وَعَلَّمَهُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ مَا لَمْ يَعْلَمْ + فَسُبْحَانَ الَّذِي لَا  
يُحْصِي أَمْتَانَهُ بِاللِّسَانِ وَلَا يَأْتِي الْقَلَمُ + وَلَشَّهْدَانُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَشَّهْدَانُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَوْتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ  
وَكَرَامِ الْحِكْمِ + وَمَكَارِمِ الشَّيْمِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ نَجْمِ الطَّرِيقِ الْأَمِّ + أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ  
عِلْمَ الشَّرَائِعِ وَالْأَحْكَامِ + هُوَ أَعْظَمُ فَرَاغِ الْإِسْلَامِ  
وَمِنْ ثَمَرِ أَمْرِيهِ وَحُضِّ عَلَيْهِ تَعْلِيمًا وَتَعَلُّمًا + فَقَدْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْغُوا عَنِّي وَلَوْ آتَى + وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا  
سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ



وَالسَّلَامُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ + وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ + وَإِنَّ  
الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا + وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ  
فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ مَنْ سِيلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثَمَنُهُ الْجَمِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يُلْجَأُ مِنْ نَارٍ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا  
مِمَّا يَنْتَغِي بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنْ  
الدُّنْيَا لَمْ يَحْدِثْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رَجُلًا + وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاعْلَمُوا النَّاسَ قَائِي  
مَقْبُوضٍ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + اَمْ مَنْ هُوَ قَائِلٌ  
اِنَّهُ الْبَيْلُ سَاجِدًا وَقَائِلٌ يَتَّخِذُ الْاُخْرَةَ وَيَرْجُو اُخْرَةً رَيْبٌ قُلْ هَلْ  
يَعْبُدُونَ اِلَّا الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الدِّينَ لَا يَعْلَمُونَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ

## الخطبة الثانية في تصحيح العفتان

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ الْخَبِيرِ + الْمُتَّقِينَ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مَعِينٍ  
 وَنَصِيرٍ + فَسُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي حِكْمَتُهُ بِالْفَتْحِ وَعِلْمُهُ غَزِيرٌ +  
 وَنِعْمَةُ وَاصِلَةٌ إِلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ + وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي تَقْيِيرٍ وَلَا قَاطِمٍ + وَنَشْهَدُ  
 أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي هَدَانَا  
 بَكِتَابٍ مُنِيرٍ + وَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ بِالْإِنْدَارِ + وَالتَّبَشِيرِ + صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مَا دَامَتِ الْكَوَاكِبُ تَسِيرُ + أَمَا بَعْدُ  
 فَإِنَّ تَرْجُمَةَ عَقِيدَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي كَلِمَتِي الشَّهَادَةِ الَّتِي  
 هِيَ إِحْدَى مَعَانِي الْإِسْلَامِ فَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الْأُولَى أَنَّ اللَّهَ  
 تَعَالَى هُوَ الْمَبْدُوعُ لِلْعَالَمِ الْوَاحِدِ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ + الْحَيُّ  
 الْقَادِرُ الْعَلِيمُ + السَّمِيعُ الْبَصِيرُ + الشَّاكِرُ الْمُرِيدُ الْكَاتِبُ  
 الْمُقَادِّرُ + لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۝ وَلَا يُخْرِجُ مِنْ عِلْمِهِ وَقْدَرَتِهِ شَيْءٌ



وَهُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُجِيبُ الْمُنِيتُ وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَلَهُ  
 الْمَثَلُ الْأَعْلَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الثَّانِيَةِ  
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ صَادِقٌ فِي جَمِيعِ مَلَكَاتِهِ مِنْ  
 الْأَخْبَارِ وَالْأَحْكَامِ وَأَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُّ مَنْ  
 الْكُتُبِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلِكَةِ حَقٌّ وَالْمِعْرَاجِ حَقٌّ وَكِرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ  
 حَقٌّ وَالصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ عَدُولٌ وَأَفْضَلُهُمُ الْأَرْبَعَةُ الْخُلَفَاءُ  
 عَلَى تَرْتِيبِ الْخِلَافَةِ وَسَوَالُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَيْتُ حَقٌّ وَالْوِزْنُ  
 حَقٌّ وَالْكِتَابُ حَقٌّ وَالْحِسَابُ حَقٌّ وَالْحَوْضُ حَقٌّ وَالصَّوْطُ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةُ  
 حَقٌّ وَرُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَهُمَا بَاقِيَتَانِ  
 لَا تَقْنِيَانِ وَلَا يَفْنَى أَهْلُهُمَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى  
 رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ  
 وَمَلِكِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

## الخطبة الثالثة في اسباغ الطهارة

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَلَطَّفَ بِعِبَادِهِ فَقَعَّدَهُمْ بِالنِّظَافَةِ  
 وَاَقَاضَ عَلَى قُلُوبِهِمْ تَرْكِيزًا لِّسَرَائِرِهِمْ اَنْوَارَةً وَالطَّافَةَ  
 وَنَشَّهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشَّهَدُ  
 اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُسْتَعْرِقُ  
 بِنُورِ الْهُدَى اَطْرَافَ الْعَالَمِ وَالْكَفَافَةُ + وَعَلَى اِلٰهِ الطَّيِّبِينَ  
 وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِينَ صَلَاةٌ مُّخَيَّنًا بِرَكَاتِهَا يَوْمَ الْمَخَافَةِ +  
 وَتَنْصِبُ جَنَّةَ بَيْتِ اَوْبَيْنِ كُلِّ اُمَّةٍ + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ +  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اُمَّتِي يَدْعُونَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ اَثَارِ الْوُضُوءِ + فَمِنْ اُسْتَطَاعَ  
 مِنْكُمْ اَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْوُضُوءِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ +

المسلم ١٢

المسلم ١٢

المسلم ١٢

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ  
 مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهَا  
 كَذَابًا وَكَذَابُ النَّارِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 حِينَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ + وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ  
 أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ  
 يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ + وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَسْتَتِرُهُ مِنَ الْبَوْلِ + وَ  
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَايِطَ فَلَا  
 تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا + أَعُوذُ بِاللَّهِ  
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِمَسْجِدٍ  
 أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ  
 فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ  
 الْمُطَهَّرِينَ ٥

١٥٠٠  
 له ابو داود وداود ودارمي + عنه متفق عليه ١٢٠

له مسلم ١٢٠  
 عنه متفق عليه ١٢٠

## الخطبة الرابعة في اقامة الصلوة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَمَّرَ الْعِبَادَ بِطَائِفِهِ + وَكَثَّرَ قُلُوبَهُمْ بِأَنْوَارِ  
 الدِّينِ وَوَضَّافِهِ + فَسَبَّحَانَهُ + مَا أَعْظَمَ شَانَهُ + وَأَقْوَى  
 سُلْطَانَهُ + وَأَتَمَّ لُطْفَهُ + وَأَعَمَّ إِحْسَانَهُ + وَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
 رَسُولُهُ الَّذِي أَفَاضَ عَلَى النَّفُوسِ ذَوَارِفَ عَوَاسِفِهِ +  
 وَأَبْرَزَ عَلَى الْقَرَارِيحِ حَقَائِقَ مَعَارِفِهِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَقْلَبَاتِجَ الْهُدَى وَمَصَارِيحَ الدِّجَى وَسَلَّمْ  
 تَسْلِيمًا + أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عِمَادُ الدِّينِ + وَعِصَامُ  
 الْيَقِينِ + وَرَأْسُ الْقُرْبَاتِ + وَغُرَّةُ الطَّاعَاتِ + وَقَدْ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي الْإِسْلَامُ  
 عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ + وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ

رَمَضَانَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَمْسُ  
 صَلَوَاتٍ أَفْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ + مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ  
 وَصَلَّاهُنَّ لَوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخَشَوَهُنَّ  
 كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ + وَمَنْ لَمْ  
 يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ + إِنْ شَاءَ غُفِرَ  
 لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ  
 بِحَطْبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا + ثُمَّ  
 أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى رَجُلٍ  
 لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْتَرَقُ عَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ +  
 أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَأَقِمِ الصَّلَاةَ  
 طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفَانِ أَلَيْسَ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ  
 السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ ○



## الخطبة الخامسة في ايتاء الزكوة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَسْعَدَ وَأَشْقَى + وَأَمَاتَ وَأَحْيَى +  
 وَأَضْحَكَ وَأَبْكَى + وَأَوْجَدَ وَأَفْنَى + وَأَفْقَرَ وَأَغْنَى + وَأَخْزَرَ  
 وَأَقْنَى + ثُمَّ خَصَّ بَعْضَ عِبَادِهِ بِالْيُسْرِ وَالْغِنَى + ثُمَّ  
 جَعَلَ الزَّكَاةَ لِلدِّينِ أَسَاسًا وَمَبْنًى + وَبَيَّنَّ أَنَّ يَفْضُلُهُ  
 تَرْكِي مِنْ عِبَادِهِ مَنْ تَرَكَ + وَمِنْ غِنَاهُ زَكَاةُ مَنْ  
 زَكَّى + وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 هُوَ الْمُصْطَفَى + وَسَيِّدُ الْوَرَى + وَشَمْسُ الْهُدَى + صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْخُصُوصِينَ بِالْعِلْمِ  
 وَالتَّقَى + أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ الزَّكَاةَ إِحْدَى  
 مَبَانِي الْإِسْلَامِ + وَأَرَدَفَ بِذِكْرِهَا الصَّلَاةَ الَّتِي هِيَ  
 أَعْلَى الْأَعْلَامِ + فَقَالَ تَعَالَى وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

عنه وسياق في خط  
 الصوم والجمعة  
 الخطبة الوقتية

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ  
 شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ + وَ  
 إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ + وَ  
 شَدَّ الْوَعِيدَ عَلَى الْمُقْصِرِينَ فِيهَا + فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ مِثْلَ لَهُ مَالُهُ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا قَرَعَهُ زَبِيبَتَانِ + يُطَوَّقُهُ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ زِمَتِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكُ أَنَا  
 كَنْزُكَ + ثُمَّ تَلَاوَلَا يُحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ آيَةً +  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ + تُخْرِجُ الزَّكَاةَ +  
 مِنْ مَالِكَ فَأَتَاهَا طَهْرَةً تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ أَقْرَبَاءَكَ +  
 وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمُسْكِينِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ + أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ  
 آتُوا الزَّكَاةَ وَأَمْرٌ كَعَوَامَعَ التَّرَاكُعِينَ ○

على شفق عليه ١٢

على بخاري ١٣

على ابن تزييف من ١٤

## الخطبة السادسة في الاخذ بالقران علما وعملا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَّنَّ عَلَى عِبَادِهِ بِنَبِيِّهِ الْمُرْسَلِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَابِهِ الْمُنَزَّلِ + حَتَّى اتَّسَعَ عَلَى أَهْلِ  
 الْأَفْكَارِ + طَرِيقُ الْإِعْتِبَارِ + بِمَا فِيهِ مِنَ الْقِصَصِ  
 وَالْأَخْبَارِ + وَأَتَّخِمْ بِهِ سُلُوكُ الْمَنْجَمِ الْقَوِيمِ + وَالصَّوْطِ  
 الْمُسْتَقِيمِ + بِمَا فَصَّلَ فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ + وَفَرَّقَ بَيْنَ  
 الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ + وَلَشَّهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ + وَلَشَّهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَيْهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ تَذَكَّرُوا  
 بِالْقُرْآنِ وَذَكَّرُوا بِهِ النَّاسَ تَذَكُّيرًا + أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ  
 وَعَلِمَهُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُقَالُ لِصَاحِبِ



الْقُرْآنِ اقْرَأُوْا رَتَقَ وَرَتَّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا +  
 فَإِنَّ مَنَازِلَكَ عِنْدَ اخِرَايَةِ تَقْرَأُهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ  
 الْقُرْآنِ كَأَلْبَيْتِ الْحَرِبِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ  
 أَمْثَلِهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ  
 الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَ حِلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ  
 ادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ + وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِّنْ أَهْلِ  
 بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ + أَعُوذُ بِاللَّهِ  
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + فَلَا أَقْسَمُ بِهِمَا وَاقِعِ  
 الْجُحُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّوَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝  
 إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝  
 لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝

١- ترمذی در می ١٣ ع ١- ترمذی در می ١٣ ع ١- احمد ترمذی ابن ماجه دار می ٢:

## الخطبة السابعة في الاشتغال بذكر الله تعالى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الشَّامِلَةِ رَأْفَتِهِ + الْعَاقِلَةِ رَحْمَتِهِ + الَّذِي جَاءَ  
 عِبَادَهُ عَنْ ذِكْرِهِمْ بِذِكْرِهِ + فَقَالَ تَعَالَى فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ  
 وَرَغَّبَهُمْ فِي السُّؤَالِ وَالِدُّ عَلَيْهِ بِأَمْرِهِ + فَقَالَ ادْعُونِي  
 أَسْتَجِبْ لَكُمْ فَاطْمَعِ الْمُطِيعِ وَالْعَاصِيَ + وَاللَّائِي وَالْقَاصِيَ +  
 فِي رَفْعِ الْحَاجَاتِ وَالْأَمَانِي + يَقُولُهُ فَإِنِّي قَرِيبٌ أَجِيبُ دَعْوَةَ  
 الدَّاعِ إِذَا دَعَانِي وَنَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ أَنْبِيَائِهِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ خَيْرِ خَيْرٍ أَصْفِيَاءِهِ + وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا  
 كَثِيرًا + أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفْعَ الْحَاجَاتِ  
 إِلَيْهِ تَعَالَى أَفْضَلُ عِبَادَةٍ تُؤَدَّى بِاللِّسَانِ + بَعْدَ  
 تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ + فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عم على بعض القرآن ١٢

على مسلم ١٢

وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَّا  
حَقَّقَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ + وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ + وَنَزَلَتْ  
عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ + وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ +  
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ  
رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ + وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ اذْكُرْهُمْ مَعَ الْعِبَادَةِ + وَ  
قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى  
اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ + فَعَلَيْكُمْ  
عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ + اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ  
ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

على منقح عليه ١٢ على ترمذى ١٢ على ترمذى ابن ماجه ١٢ على ترمذى ١٣ ع ترمذى ١٣

الخطبة الثامنة في تطوع النهار والليل  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِيمَةِ حَمْدًا كَثِيرًا + وَنَذْكُرُهُ ذِكْرًا  
 لَا يُغَادِرُ فِي الْقَلْبِ اسْتِكْبَارًا وَلَا نُفُورًا + وَنَشْكُرُهُ  
 إِذْ جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ أَوْ أَرَادَ  
 شُكْرًا + وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي  
 بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَكْرَمِينَ + الَّذِينَ اجْتَمَعُوا فِي عِبَادَةِ  
 اللَّهِ غُدُوَّةً وَعَشِيًّا وَبُكْرَةً وَأَصِيلًا + حَتَّى أَصْبَحَ  
 كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الدِّينِ هَادِيًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا +  
 أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ + إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ  
 إِلَيَّ بِالتَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ الْحَدِيثُ + وَقَالَ عَلَيْهِ

لا منق عليه ١٣

٢ بخاري ١٣

لا مسلم ١١

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّ دَابَّ الصَّالِحِينَ  
 قَبْلَكُمْ + وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ + وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ  
 وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا  
 عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ  
 فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ  
 الدِّينَ يُسْرَوُ لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ + فَسَدُّوا  
 وَقَارِبُوا وَأَبْشَرُوا + وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ  
 مِّنَ الدُّلْحَةِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ نَامَ عَنِ  
 حَزْبِهِ أَوْ عَنِ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ  
 صَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ + أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ  
 تَضَرَّعًا وَخِيفَةً وَدُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ  
 وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

## الخطبة التاسعة في تعديل الاكل والشرب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ تَدْبِيرَ الْكَائِنَاتِ + فَخَلَقَ الْأَرْضَ  
 وَالسَّمُوتِ + وَأَنْزَلَ الْمَاءَ الْفَرَاتِ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ + فَأَخْرَجَ  
 بِهِ الْحَبَّ وَالنَّبَاتَ + وَقَدَّرَ الْأَرْزَاقَ وَالْأَقْوَاتَ + وَحَفِظَ  
 بِالْمَاكُولَاتِ قُوَى الْحَيَوَانَاتِ + وَأَعَانَ عَلَى الطَّاعَاتِ  
 وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ بِأَكْلِ لَطِيبَاتِ + وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولَهُ الْمُوَيَّدُ بِالْمُعْجَزَاتِ الْبَاهِرَاتِ +  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ صَلَوةً تَتَوَالَى  
 عَلَى مَرِّ الْأَوْقَاتِ + وَتَضَاعَفُ بِتَعَاقِبِ السَّاعَاتِ + وَسَلِّمْ  
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَتَابَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُلُوا وَاشْرَبُوا  
 وَلَا تُسْرِفُوا + وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ + وَلَا إِضَاعَةِ



الْمَالُ + وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ  
 أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللَّهِ أَحَدِيثَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ الرُّوحُ الْأَمِينُ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ  
 تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْبِلَ رِزْقَهَا + أَلَا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاجْعَلُوا  
 فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ  
 بِمَعَاصِي اللَّهِ + فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ + وَ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ إِذَا أَكَلْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرَتْ فِيَّ حَرَمَتُ  
 اللَّحْمِ + فَانْزَلَتْ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرَمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ  
 لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ +  
 كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ + أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَلَا تَقُولُوا إِنَّمَا  
 تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ  
 الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ

على شرح السنن وبيهقي ١٢

على كفا الدين عن الترمذي ١٣ على ترمذي ابن ماجه ١٤

## الخطبة العاشرة في حقوق النكاح

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَ  
 صِهْرًا + وَسَطَّ عَلَى الْخَلْقِ مِيلًا اضْطَرَّهُمْ بِهِ إِلَى الْحِرَاثَةِ  
 جَبْرًا + وَاسْتَبَقَ بِهِ نَسْلَهُمْ قَهْرًا وَقَسْرًا + ثُمَّ عَظَّمَ أَمْرَ  
 الْأَنْسَابِ وَجَعَلَ لَهُمَا قَدْرًا + فَحَرَّمَ لِسَبِّهَا السَّفَا حَ وَبَالَغَ  
 فِي تَقْيِيحِ رَدِّ عَاوِزِ جُرَا + وَنَدَبَ إِلَى النِّكَاحِ وَحَثَّ عَلَيْهِ  
 اسْتِحْبَابًا وَأَمْرًا + وَنَشَّهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ وَنَشَّهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُبْعُوثُ  
 بِالْإِنْدَارِ وَالْبُشْرَى + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
 صَلَوةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا الْحِسَابُ عَدًّا وَلَا حُصْرًا + وَسَلَّمْ  
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا + أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا  
 رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً + وَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ



مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَكَّةَ فَلْيَتَزَوَّجْ + فَإِنَّهُ أَغْضُ  
 لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ + وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ  
 بِالصَّوْمِ فَإِنَّ لَهُ وَجْهًا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 إِنَّ أَعْظَمَ النَّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَوْنَةً + وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا خَاطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ  
 وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ + إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي  
 الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ +  
 فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ + فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ  
 إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ + اْعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ + وَأَنْتَ كَوَالِ الْأَيَّامِ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ  
 عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ  
 فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

٤٤ ترمذي ١٣

٤٤ ترمذي ١٣

## الخطبة الحادية عشر في الكسب المعاش

الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ هَذِهِ سَمْعٌ مُوجِدٌ يَتَحَقُّ فِي تَوْحِيدِهِ مَا سِوَى الْوَاحِدِ  
 الْحَقِّ وَيَتَلَا شَيْءٌ + وَتَجِدُهُ تَتَجِدُ مَنْ يُصَوِّرُ بِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ  
 مَا سِوَى اللَّهِ بَاطِلٌ وَلَا يَتَكَا شَيْءٌ + وَنَشْكُرُهُ إِذْ رَفَعَ السَّمَاءَ  
 لِعِبَادِهِ سَقْفًا مَبْنِيًّا وَمَهَّدَ الْأَرْضَ بِسَاطِطٍ لَهُمْ وَفَرَّاشًا  
 كَوَّرَ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ فَجَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا  
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ  
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي يُصَدِّقُ  
 الْمُؤْمِنُونَ عَنْ حَوْضِهِ رِوَاءَ بَعْدُ وَرُودِهِمْ عَلَيْهِ عَطَاشًا +  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ لَمْ يَدْعُوا فِي نَصْرَةِ دِينِهِ  
 تَشْمِيرًا وَانْكِسَارًا + وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا + أَمَا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا

مَنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ الشُّهَدَاءِ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ  
 ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عَقَّةٍ قَرَجٍ طَعَامِ بَطْنِهِ. وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ إِذْ هَبُ فَاخْطَبُ بَعْثُ فَقَالَ سُوْلُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَجَّى الْمَسْئَلَةَ تُكْتَبُ فِي  
 وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَةِ. نَعَمْ يُؤْذَنُ فِي تَرْكِ الْكَسْبِ لِمَنْ كَانَ قَوِيًّا لَا  
 يَحْتَاجُ بِإِجَابِ بَتْرِكِهِ. فَقَدْ رَوَى أَنَّهُ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ. فَشَكَا الْمُحْتَزُّ لِأَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ. أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَإِذَا أَقْضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ  
 وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

على تومذى دارمى دارقطنى ابن ماجه ١٧٠٠ احمد ابن ماجه ١٧٠٠ ابو داود وابن ماجه ١٧٠٠ ترمذى ١٧٠٠

الخطبة الثانية عشر في التوقي عن كسب الحرام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ كَرِيمٍ صَلَاحٍ  
ثُمَّ رَكَّبَ صُورَتَهُ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ وَأَتَمَّ عِتْدَالٍ ثُمَّ غَدَاَهُ  
فِي أَوَّلِ نُشُوءِهِ بِلَبَنِ إِسْتِصْفَاءٍ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ  
سَائِغًا كَالْمَاءِ الزَّلَالِ ثُمَّ حَمَاهُ بِهَاءِ آتَاهُ مِنْ طِبْيَاتِ الرِّزْقِ  
عَنْ دَوَائِي الضُّعْفِ وَالْإِنْجِلَالِ ثُمَّ أَفْتَرَضَ عَلَيْهِ  
طَلَبَ الْقُوَّةِ الْحَلَالِ وَنَشَّهَهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحَدَّاهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشَّهَهُ أَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الْهَادِيَ مِنَ الضَّلَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ خَيْرِ أَصْحَابٍ خَيْرِ آلٍ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا  
أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْجَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَتُجَارُ مَجْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فُجَارًا إِلَّا مَنْ

اتَّقُوا رَبَّ وَصَدَقَ وَلَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ + وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ بَاعَ عَيْبَالًا يُنْبِ عَلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي  
 مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلْ لِمَلَكَةٍ تَلْعَنُهُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يَطْوِقُهُ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ + وَلَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي  
 بَيْنَهُمَا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا  
 تَصُرُوا إِلَّا بِلِ وَالْعَمَمَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مَنْ عَتَشَ فَلَيْسَ مِنِّي + أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ + يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم  
 بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا  
 تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

علامه مسلم ١٢٠١ ابن ماجه ١٢٠٢ متفق عليه ١٢٠٣  
 احمد والبيهقي ١٢٠٤ متفق عليه ١٢٠٥ علامه مسلم ١٢٠٦



## الخطبة الثالثة عشر في حقوق العامة والخاصة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَمَّرَ صَفْوَةَ عِبَادِهِ بِطَائِفِ التَّخْصِصِ  
 طَوْلًا وَامْتِنَانًا + وَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ فَأَصْبَحُوا بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا  
 وَنَزَعَ الْغُلَّ مِنْ صُدُورِهِمْ فَظَلُّوا فِي الدُّنْيَا أَصْدِقَاءَ  
 وَآخِذَانًا + وَفِي الْآخِرَةِ رُفَقَاءَ وَخَلَائِفًا + وَنَشْهَدَانِ لَكَ يَا  
 إِلَهَ اللَّهِ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَنَشْهَدَانِ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
 الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَاقْتَدَوْا بِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَعَدْلًا وَاحْسَانًا +  
 أَقَابَعْدُ فَإِنَّ الْمُحَافِظَةَ عَلَى حُقُوقِ الْعَامَّةِ مِنْهُمْ وَالْخَاصَّةِ  
 مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبَاتِ + وَمِرَاعَاتُهَا تَصْفُوا الْأَخُوَّةَ وَالْأُلُفَّةَ  
 عَنْ شَوَائِبِ الْكُدُورَاتِ + وَقَدْ تَدَبَّرَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَيْهَا  
 فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ وَقَالَ  
 تَعَالَى وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ  
 وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ  
 السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرَضَ  
 وَتَشَهُدَ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَاهُ  
 وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصُرُهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَرَحِمُهُ اللَّهُ بَنُ لَا يَرَحِمُهُ النَّاسُ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْوُفِيُّونَ كَرَجِيٌّ أَحَدٌ إِنْ اشْتَكَى  
 عَيْنَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا كُفُّوا الظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ  
 الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَسُوا وَلَا تَحْسَسُوا وَلَا تَتَجَسَّسُوا وَلَا  
 تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَنَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا  
 أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَنْتَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ

ط نسخاً ١٢

ط متفق عليه ١٢ ط مسلم ١٢ ط متفق عليه ١٢

## الخطبة الرابعة عشر في ترجيح الوحدانية عن جليس السوء

الحمد لله الذي أعظم النعمة على خيرة خلقه وصفوته +  
 بأن صوّفهمهم إلى مواسيتهم وروّج أسرهم مناجاتهم  
 وملا طفتهم + حتى اختار العزلة كل من طويت الحجب  
 عن مجاري فكرته + فاستأنس بمطالعة سبحات وجهه  
 تعالى في خلوته + واستوحش بذلك عن الانس  
 بالانس وإن كان من أخص خاصيته ونشهد أن  
 لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن سيدنا  
 ومولانا محمدا عبدا ورسوله من سيد أنبيائه وخيرته +  
 صلى الله عليه وعلى آله وصحبه سادة الخلق وأئمة + أمّا  
 بعد فقد اختلفوا في العزلة والمخالطة وتفضيل أحدهما  
 على الأخرى والحق أن ذلك يختلف باختلاف الأحوال ومناقبه  
 والاشخاص ضعفا وقوة + واجلساء صلاحا ومضرة +

وسرها الفراء  
 يدينه عن  
 القاتن ١٢



فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ  
 الْفِتَنِ + وَقَالَ وَافِيًا تَأْمُرُنَا قَالَ فَكُونُوا أَحْلَاسَ  
 بَيُوتِكُمْ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُوشِكُ أَنْ  
 يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ  
 وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُدُ بَيْنَهُ مِنَ الْفِتَنِ + وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْفِتَنِ تَلْزِمُ جَمَاعَةً  
 الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ + قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ  
 جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَأَعْتَزَلْ تِلْكَ الْفِرْقَ  
 كُلَّهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ  
 مِنْ جَلِيسِ الشَّرِّ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ  
 مِنَ الْوَحْدَةِ + أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَإِخِي فَأَفْزُقُ  
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○

علي بن جهم القوائن عن داود والتزمي ١٢٣٤ علي بن جهم القوائن عن مالك والبخاري والبيهقي ١٢٣٥ علي بن جهم القوائن عن الشافعي ١٢٣٦

الخطبة الخامسة عشر في فضل السفر <sup>(١٥)</sup> واعية بعض ادابه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَتَحَ بَصَائِرَ أَوْلِيَائِهِ بِأَحْكَمِ وَالْعَبْرِ+  
 وَاسْتَخْلَصَ مِنْهُمْ لِمُشَاهَدَةِ صُنْعِهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ+  
 وَالْإِعْتِبَارِ بِمَا يَقَعُ عَلَيْهِ الْبَصَرُ+ وَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ  
 الْبَشَرِ+ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْمُتَّقِينَ بِهِ  
 فِي الْأَخْلَاقِ وَالسِّيَرِ+ وَسَلَّمْ كَثِيرًا+ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الشُّرْعَ  
 قَدْ أَذِنَ فِي السَّفَرِ+ أَوْ أَمَرَهُ إِذَا دَعَا إِلَيْهِ مُقْتَضٍ مُبَاحٌ  
 أَوْ وَاجِبٌ وَوَضَعَ لَهُ مَسَائِلَ+ وَذَكَرَ لَهُ فَضَائِلَ+ فَقَدْ  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
 ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا  
 رَحِيمًا+ وَقَالَ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ  
 فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخْرَى وَقَالَ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى

أَوْ عَلَى سَفَرٍ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَيَسْأَلُكُمْ عَمَّا كُنْتُمْ عَلَيْهِمْ  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ  
 أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقًا  
 إِلَى الْجَنَّةِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا  
 لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا + قَالَ  
 أَيْنَ تَرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ + قَالَ أَهْلُ  
 لَكَ عَلَيْكَ مِنْ نَعْمَةٍ تَرَاهَا + قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ  
 قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ يَا نَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا  
 أَحْبَبْتَهُ فِيهِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ السَّفَرُ قُطْعَةٌ  
 مِنَ الْعَذَابِ مَنَعُ أَحَدُكُمْ تَوَمُّهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ + فَإِذَا قَضَى قِسْمَتَهُ  
 مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ + ائْتُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ  
 وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَمَّا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

عبد الله بن عباس

علاء مسلم

علاء متفق عليه

الخطبة السادسة عشر في الرد عن الغناء المحرم استمعوا  
 الحمد لله الذي هانا عن الملاهي + ألتي تجرنا إلى  
 المعاصي والمناهي + ونشهد أن لا إله إلا الله وحده  
 لا شريك له ونشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده  
 ورسوله الذي طهرنا من الأرجاس الجاهلي منها والباهي  
 ونجاننا من الفتن والدواهي + صلى الله عليه وسلم وعلى آله  
 وأصحابه الذين نستكمل بهم ونباهي + صلوته وسلامه  
 يقوتان الحصر والتناهي + أتبعد فإن الدين وقفوا  
 دون الحد ود في الغناء + حسب ما كشف عنه الغطاء +  
 المحققون من العارفين والفقهاء + لا لوم عليهم ولا اعتناء  
 لكن كثير من العامة وبعض من الخاصة قد جاوزوها  
 إلى حد لا لها + وأتبعوا فيه الأهواء + وأوقعوا أنفسهم  
 في الداهية + ولم يروا أن مثل ذلك الغناء + كما قال

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيتُ التَّفَاقُ فِي الْقَلْبِ  
 كَمَا بُنِيتُ الْمَاءُ الرَّزْعَ بِالْمَاءِ + وَمَعَ ذَلِكَ ظَنُّوا مِنْ  
 يَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَّهُمْ مِنَ الْأَوَّلِيَاءِ + وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ  
 وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ + وَفِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ  
 مَنْ يَشْتَرِي لَهَا وَاحِدَةً + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ + وَ  
 أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَارِفِ وَالْمَزَامِيرِ  
 وَالْأَوْتَانِ وَالصَّلِيبِ وَأَمْرًا جَاهِلِيَّةً الْحَدِيثُ + وَ  
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ + وَ  
 ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِفُ الْحَدِيثُ + أَعُوذُ يَا اللَّهُ  
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + أَفِينُ هَذَا الْحَدِيثُ تَعْبُونَ  
 وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَأَنْتُمْ سَائِدُونَ ٥

ع - أحمد بن محمد بن أبي ماجة - ١٢٠٠

ع - ترمذي - ١٢٠٠



الخطبة السابعة عشر في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر بشرط القدر  
 الحمد لله الذي جعل الامر بالمعروف والنهي عن المنكر  
 القطب الأعظم في الدين + وبعث له النبيين  
 اجمعين + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك  
 له + واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله  
 الذي بلغ ما انزل اليه من ربه ورب العلين صلى  
 الله عليه وعلى اله واصحابه الذين كانوا يصدقون  
 بالحق + ولا يخافون في الله لومة لائم + اما بعد فقد  
 قال الله تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون  
 بالمعروف وينهون عن المنكر اولئك هم المفلحون  
 وقال تعالى ولأينما هم الربانيون والخبارة عن قولهم  
 الا تمواكلهم اسحت لبس ما كانوا يصنعون . وقال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى منكرا فليغيره



فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ + فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ + فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فِي قَلْبِهِ + وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ + مِمَّنْ قَوْمٌ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ  
عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا أَسْمَاءَ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ  
بِعِقَابٍ + أَمَى قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا كَمَا فِي رِوَايَةٍ + وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا عَمِلْتَ الْخَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ + مَنْ شَهِدَ  
فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا + وَمَنْ غَابَ فَرَضِيهَا كَانَ  
كَمَنْ شَهِدَهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْحَى اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَقْلِبْ مَدِينَةَ نَدَا  
وَكُنَّا بِأَهْلِهَا + فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدًا لَا قُلُوبَ نَأْكُمُ  
يَعَصِيكَ طُرْفَةَ عَيْنٍ + قَالَ فَقَالَ أَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ  
فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطُّ + أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ + خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

الخطبة الثامنة عشر في ادب العاشرة وكون الاخلاق النبوية فيها  
 الحمد لله الذي خلق كل شئ فاحسن خلقه وترتيبه وادب  
 نبيه محمد صلى الله عليه وسلم فاحسن تاديبه وزكى وصافه  
 واخلاقه فأتخذ صفيه وحبيبه ووفق للاقتداء به  
 من اراد تهذيبه وحرم عن التخلق باخلاقه من اراد  
 تحييه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له  
 واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي  
 بعث ليقوم مكارم الاخلاق صلى الله عليه وعلى آله واصحابه  
 الذين هذبوا اهل الاقطار والافاق اما بعد فهذه جملة  
 لیسیرة من حسن معاشرته صلى الله عليه وسلم لتقتفى  
 به امته ونحو النعم فكان صلى الله عليه وسلم احسن  
 الناس في اجود الناس اشجع الناس وما ضرب عليك صلوة  
 والسلام شيئا قط بيده ولا امرأة ولا خادما الا ان يجاهد

فِي سَبِيلِ اللَّهِ + وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَاحِشًا  
 وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ + وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ  
 السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيُصْفَحُ + وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَجَيِّبُ دَعْوَةِ الْمَلُوكِ الْحَدِيثُ  
 وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُخَصِّفُ نَعْلَهُ وَيُحِيطُ ثَوْبَهُ وَ  
 يَعْلَمُ فِي بَيْتِهِ وَيُقْلِي ثَوْبَهُ وَيَجْلِبُ شَاتِيَهُ وَيُخْلِمُ نَفْسَهُ + وَكَانَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ طَوِيلَ الصَّمْتِ + وَقَالَ نَسْ خَدْمَتُ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ + فَمَا قَالَ لِي أَنِّي وَلَا  
 لَمْ صَنَعْتُ وَلَا آلا صَنَعْتُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ  
 قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَنًا وَلَا أُمَّا بُعِثْتُ رَحْمَةً + وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا + فَإِذَا رَأَى شَيْئًا  
 يَكْرَهُهُ عَرَفَنَاهُ فِي وَجْهِهِ + وَتِمَامُهُ فِي كَتَبِ الْحَدِيثِ +  
 اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + إِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ

ط ترمذی ۱۲

ط ابن ماجه و ياقوتی ۱۳ ط ترمذی ۱۲ ط شرح السنه ۱۷ ط متفق عليه ۱۲ ط مسند ۱۲ ط متفق عليه ۱۲

## الخطبة التاسعة عشر في اصاله اصلاحه الباطن

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُظْلِمِ عَلَى خَفِيَّاتِ السَّرَائِرِ + الْعَالِمِ بِكُنُوزَاتِ  
 الصَّمَائِرِ + مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ + وَغَفَّارِ الذُّنُوبِ + وَاشْهَدُ أَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا  
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ سَيِّدَا الْمُرْسَلِينَ + وَجَامِعُ شَمَلِ الدِّينِ +  
 وَقَاطِعُ دَابِرِ الْمُجْرِمِينَ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ  
 الطَّاهِرِينَ + وَسَلَّمْ كَثِيرًا + أَمَّا بَعْدُ فَإِنْ كُنَّ إِصْلَاحُ  
 السَّرَائِرِ + دَعَامَةُ إِصْلَاحِ الظَّوَاهِرِ + مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ  
 وَسُنَّةُ رَسُولِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ + فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكِنْ  
 قُولُوا أَسْمِعْنَا وَقَالَ تَعَالَى فَإِنَّمَا لَا تَعْمَلُ الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَلُ الْقُلُوبُ  
 الَّتِي فِي الصُّدُورِ + وَقَالَ تَعَالَى وَتَفْسِحْ مَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا  
 وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَزَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا وَغَيْرَهَا  
 مِنْ آيَاتِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ فِي الْجَسَدِ

يخرج عنه تارة بالقلب  
 وتارة بالنفس تارة  
 بالروح وتارة  
 بالعقل وتارة  
 بالصدر وبجلافة  
 بين جميعها فتارة  
 ودخلوا أو تجاوروا  
 وعليه يدور رحي  
 اصلاح الظاهر

مُضَعَّزًا إِذَا صَلَّيْتَ صَلَاةَ الْجَسَدِ كُلَّهُ + وَإِذَا فُسِدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ  
كُلُّهُ + أَلَا هِيَ الْقُلُوبُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَبْصُرْ جِئْتُ  
تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قَالَ نَعَمْ + قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ  
وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ + اسْتَفْتِ قَلْبَكَ + ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا طَمِنَتْ إِلَيْهِ  
النَّفْسُ وَطَامَنَ إِلَيْهِ الْقَلْبُ + وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَدَدَ فِي الصَّدْرِ + وَإِنْ  
أَقْبَلَ النَّاسُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّمَا الْكَمَالُ بِالْيَبَاسِ وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ + أَلَا الرَّجُلُ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ  
وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى ذَكَرَ سَهْمَ الْخَيْرِ كُلِّهَا وَمُتَجَرِّبُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا  
يَقْدِرُ عَقْلُهُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقُولُ أَهْلُ سَمَاءٍ رُوحٌ  
طَيِّبٌ وَيَقُولُ أَهْلُ سَمَاءٍ رُوحٌ خَبِيثٌ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ يَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ وَيَقُولُ أَيُّهَا  
النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ + اْعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + إِنَّ فِي  
ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝

عنه احمد وداري

من اطاقت على متق عليه

عنه مسلم واهل



الخطبة العشرون في القول الجلي في تهذيب الخلق

الحمد لله الذي زين صورة الإنسان بحسن تقويمه وتقديره  
وحرسه من الزيادة والنقصان في شكله ومقاديره وفوض  
تحسين الخلق إلى اجتهاد العبد تشميماً واستحثة  
على تهذيبه بتخويفه وتحذيره ونشهد أن لا إله إلا الله  
وحدّه لا شريك له ونشهد أن سيدنا ومولانا محمداً  
عبدّه ورسوله الذي كان يلوح أنوار النبوة من بين  
أسراريرة ويستشرف حقيقة الحق من مخابله وتباشيره  
صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الذين طهروا وجه  
الإسلام من ظلمة الكفر وديار حيرة وحسموا مادة  
الباطل فلم يتركوا سوا بقليله ولا بكثيره أما بعد  
فإن خلق الحسن صفة سيد المرسلين وأفضل أعمال  
الصدقين والخلق السيئة هي الخبايا المبعدة

ع  
بني الاعمال  
يسمى بالرياسة  
والحجاجة



عَنْ جَوَارِبِ الْعُلَمَاءِ \* الْمُنْخَرِطَةِ بِصَاحِبِهَا فِي سِلَكِ  
الشَّيَاطِينِ \* كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ مَنْ ذَكَرَهُ \* وَقَدْ  
خَابَ مَنْ دَسَّهَاهُ \* وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*  
إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوَضَّعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُلُقٌ  
حَسَنٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِذْيَ \* وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ \* إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحَسَنِ خُلُقِهِ  
دَرَجَةً قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ \* وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَمْسِلْ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصِيرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ  
مِنَ الَّذِي لَا يَخَالِطُهُمْ وَلَا يَصِيرُ عَلَى أَذَاهُمْ \* وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ \* اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ  
خُلُقًا \* أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ \* وَذَرُّوا  
ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ \* إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ  
سَيَجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرُونَ \*

١٣ ترمذی

١٤ ابوداؤد

١٥ ترمذی وابن ماجه، عفا بود او دوداوری

## الخطبة الحادية والعشرون في كسرا لشهوتين

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَكَفِّلُ بِحِفْظِ عَبْدٍ فِي جَمِيعِ مَوَارِدِهِ وَفَحْجَارِيَةٍ  
 فَهُوَ الَّذِي يُطْعِمُهُ وَيَسْقِيهِ وَيَحْفَظُهُ مِنَ الْهَلَاكِ وَيَكْمِيهِ  
 وَيَحْرُسُهُ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَمَّا يَهْلِكُهُ وَيُرْدِيهِ وَمِنْكُمْ مَنْ  
 الْقَنَاعَةِ بِقَلِيلٍ قُوَّةً فَيَكْسِرُ بِهِ شَهْوَةَ النَّفْسِ الَّتِي تُعَادِيهِ  
 وَيَدْفَعُ شَرَّهَا ثُمَّ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَتَّقِيهِ \* وَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ النَّبِيَّ وَنَبِيَّ الْوَحْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 عَلَى الْأَبْرَارِ مِنْ عِزَّتِهِ وَأَقْرَبِيهِ وَالْأَخْيَارِ مِنْ صَحَابَتِهِ وَ  
 تَابِعِيهِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ أَخْوَفَ الشَّهَوَاتِ شَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ  
 قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَغْلُوا فِيرَهَا \* فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُونُوا شُرَبِيًّا  
 وَلَا تَسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ وَقَالَ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ  
 أَمْوَالَهُمْ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَقَالَ تَعَالَى

وَتَاكُونُ الثَّرَاتُ أَكْلًا لَمَّا ۖ وَقَالَ تَعَالَى لَا تَقْرُبُوا الزَّيْنَى إِنَّهُ  
كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَتَأْتُونَ  
الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا تَرَكْتُ بَعْدِي قِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۖ وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَعَلِّي يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ  
أَرْوَى وَلَا يَسْ لَكَ الْآخِرَةُ وَسَمِعَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَجُلًا  
يَتَجَسَّأُ فَقَالَ أَقْصَرُ مِنْ جُشَاءِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي النَّبِيَاءِ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ كَمَا يَذْمُ الْإِنْسَانُ  
فِي هَاتَيْنِ الشَّهْوَتَيْنِ حَيْثُ يَخْتَلُّ بِحَقُوقِ اللَّهِ بِالْإِهْمَالِ قِيَرَمَا  
كَذَلِكَ يَذْمُ التَّغْرِيطُ فِيهِمَا حَيْثُ يَقُوتُ بِهِمُ النَّفْسُ وَحَقُّ الْإِهْلِ  
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ حَقًّا وَلِرَجُلٍ عَلَيْكَ  
حَقًّا وَبِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۖ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۖ وَاللَّهُ بَرِيدٌ  
أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِي يَنْتَعِزُ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَعْمَلُوا مِثْلَ عَظِيمٍ ۝

على متفق عليه على احمد وتروى وابوداود في ١٢ على شرح السنة ١٢

على عين مسلم ١٢

الخطبة الثانية والعشرون في حفظ اللسان  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ فَعَدَّ لَهُ مَوَاقِظَ  
 عَلَى قَلْبِهِ خَزَائِنَ الْعُلُومِ فَأَكْمَلَهُ ثُمَّ أَمَدَّهُ بِلِسَانٍ يُتَرَجَّمُ  
 بِهِ حَوَاةُ الْقُلُوبِ وَعَقْلُهُ وَيُكْشَفُ عَنْهُ سِتْرُهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ  
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَكْرَمَهُ وَجَلَّاهُ وَنَبِيَّهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ  
 بِكِتَابٍ أَنْزَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مَا كَثَرَ اللَّهُ  
 عَبْدُهُ وَهَلَّلَهُ أَقَابًا بَعْدَ قَارِ اللِّسَانِ جُرْمَهُ صَغِيرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيرٌ  
 فَلِذَلِكَ مَدَحَ الشَّرْعُ الصَّمْتَ وَحَثَّ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ  
 رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالٌ كُفْرٌ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنْ صَدَقَ

بِرُّ قَاتٍ الْبِرِّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكُذْبَ يَجُورُ وَإِنَّ الْفُجُورَ  
 يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ رُؤُوسَ الْغِيَةِ قَالُوا  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَكَرْتُ أَخَاكَ بِأَكْبَرِهِ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ  
 فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ غَبَنَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
 فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَنَتْهُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَمِتَ نَجَا  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ حَسَنِ إِسْلَامٍ الْمَرْءُ تَرَكَ مَا لَا  
 يَعْنِيهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ كَانَ ذَاوُ هَيْبَةٍ فِي الدُّنْيَا  
 كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِسَانٌ مِثْنَانِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَ يَغِيءَ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَظْهِرِ السَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ  
 اللَّهُ وَيَبْتَليكَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا مَرَّ بِالْفَاسِقِ  
 غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ٥

صلوات

لا احسن توصلي يا داري يهقي ١١ على مالك واحسن ابن حاجه توصلي يهقي ١٢ على داري ١٣ على قول علي بن ابي طالب وصلى الله عليه وسلم



## الخطبة الثالثة والعشرون في ذم الغضب والجحود

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَتَّكِلُ عَلَى عَفْوِهِ وَرَحْمَتِهِ إِلَّا الرَّاجُونَ  
 وَلَا يَحْذَرُ سُوءَ غَضَبِهِ وَسَطَوْتَهُ إِلَّا الْخَائِفُونَ الَّذِينَ سَلَطَ  
 عَلَى عِبَادِهِ الشَّهَوَاتِ أَمْرَهُمْ بِتَرْكِ مَا يَشْتَهُونَ وَابْتَدَأَهُمْ  
 بِالْغَضَبِ كَلَفَهُمْ كُظْمَ الْغَيْظِ فِيمَا يَغْضَبُونَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي  
 تَحْتَ لَوَائِهِ النَّبِيُّونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ صَلَوَةٌ  
 يُوَارِي عَدُوَّ هَاعِدٍ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَيَحْطِي بِبِرْكَتِهَا الْأَوَّلُونَ  
 وَالْآخِرُونَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَفَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْغَضَبَ يَغَيِّرُ  
 حَقِّقًا وَمَا يَنْتَجِ مِنْهُ مِنَ الْحَقِّدِ الْحَسِدِ مَا يَهْلِكُ مِنْ هَلَاكِ وَيَقْسِدُ  
 بِهِ مَنْ فَسَدَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذِكْرِهِ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْإِيمَانُ وَقَالَ تَعَالَى وَلَا تَحْزَنْهُمْ  
 شَيْئًا قَوْمٌ عَلَى أَنْ لَا تَعْدِلُوا وَقَالَ تَعَالَى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

عنه

رسول البغضاء و  
 استثنى كل ما ساء  
 للغة -

عنه

ونشأ المحققين  
 ونفسه إذا عجز عن  
 الاستقام فاستغن  
 الغضب في البيان  
 ونشأ الحسد من الحقد  
 أو رأى نعمة الشقي  
 أو رآها عثرة -



إِذَا حَسَدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبَ قَرْدَ ذَلِكَ مَرَارًا قَالَ  
 لَا تَغْضَبَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ  
 قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ إِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَبَاغِضُوا وَقَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَأْبُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ  
 هِيَ الْحَاقِقَةُ لَا أَقُولُ تَخْلُقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَخْلُقُ الدِّينَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ يَا كُمْ وَالْحَسَدُ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ  
 الْحَطَبَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْأَشْرِ وَيَوْمَ  
 الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
 أَخِيهِ شَحَنَاءٌ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلَحَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالصَّرَّاءِ الْكَافِرِينَ  
 الْفَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

على بخاري ١٢

على صحيح ترمذي ١٢٣٢ متفق عليه ١٢٣١ حسن و ترمذي ١٢٣٢ ابو داود ١٢٣٢ مسلم ١٢

## الخطبة الرابعة والعشرون في ذم الدنيا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَرَفَ أَوْلِيَاءَهُ غَوَّاءِ الدُّنْيَا وَأَفْقَاهَا  
 وَكَشَفَ لَهُمْ عَنْ عُيُوبِهِمَا وَعَوَّرَ لَهَا قُلُوبَهُمْ أَنَّهُ يَزِيدُ مُشْكِرَهَا  
 عَلَى مَعْرِفَتِهَا وَلَا يَفْقِي مَرْجُوهَا خَوْفُهَا لَا يَخْلُوصُ فُؤَادُهَا عَنْ  
 شَوَائِبِ الدُّنْيَا وَلَا يَنْفَكُ سُرُورُهَا عَنِ الْمُنْغَصَاتِ  
 تُسَمِّي أَصْحَابَهَا سُورًا وَتَعِدُّهُمْ غُرُورًا وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُرْسَلُ إِلَى الْعَالَمِينَ بِشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ سِرَاجٍ  
 مُنِيرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَفَّا  
 بَعْدُ فَإِنَّ الْآيَاتِ الْوَارِدَةَ فِي ذَمِّ الدُّنْيَا وَأَمْثَلِهَا كَثِيرَةٌ  
 وَكَثُرَ الْقُرْآنُ مُشْتَمِلٌ عَلَى ذَمِّ الدُّنْيَا وَصَرَفِ الْخَلْقِ عَنْهَا  
 وَدَعْوَتِهِمْ إِلَى الْآخِرَةِ بَلْ هُوَ مَقْصُودُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 وَلَمْ يَبْعَثُوا إِلَّا لِيُذَكِّرُوا الْآيَاتِ فِيهَا مَشْهُورَةٌ وَبِحِكْمَةٍ مِّنْ

ع

في حاله ما جده تصدق  
 طمحي عن الآخرة وفضل  
 فيها المعاصي والسبايح  
 واللبابات ان انهمك  
 فيما



## الخطبة الخامسة والعشرون في ذم البخل وحبال

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُسْتَوْجِبِ الْحَمْدِ بِرِزْقِهِ الْمَبْسُوطِ كَاشِفِ الضَّرِّ بَعْدَ  
 الْقُتُوفِ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ \* وَوَسَّعَ الرِّزْقَ \* وَأَقَاضَ عَلَى  
 الْعَالَمِينَ أَصْنَافَ الْأَمْوَالِ \* وَابْتَلَاهُمْ فِيهَا بِتَقْلِيدِ الْأَحْوَالِ كُلِّ  
 ذَلِكَ لِيَبْلُوَهُمْ آيُهُمْ \* أَحْسَنَ عَمَلًا \* وَيَنْظُرَ آيُهُمْ \* أَتَى اللَّهُ نَبِيَّ عَلَى  
 الْآخِرَةِ بَدَلًا \* وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ \* الَّذِي نَسَخَ بِمِلَّةِ بَدَلًا \*  
 وَطَوَى بِشَرِيعَتِهِ أَدْيَانًا \* وَنَحَدَّ \* صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 الَّذِينَ سَلَكَوا سُبُلَ دِينِهِ \* دَلَّ \* وَسَلَّمَتْ سُلُوكُهُمْ \* أَقَابَعُدُ  
 فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا  
 أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ \* وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ  
 وَقَالَ تَعَالَى الَّذِينَ يَخْلَوْنَ وَبِأَمْوَالٍ النَّاسِ بِالْجُلِّ وَيَكْتُمُونَ  
 مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ \* وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْبَيْتَ أَوْ  
لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ اتَّقُوا الشَّيْءَ فَإِنَّ الشَّيْءَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ وَلاَ بَخِيلٌ رَمَدَانُ وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ  
وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلْزِمُوا عَلَى كَفَاٍ وَأَيْدٍ أَمْ يَنْ تَعُولُ وَاعْلَمُوا  
أَنَّ هَذَا إِذَا كَانَ الْكَسْبُ أَوْ الْإِمْسَاكُ لِغَيْرِ الدِّينِ فَأَمَّا لِلدِّينِ فَقَدْ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَادِرُ رَبِّكَ أَنْ يُبَلِّغَ أَشَدَّهُمْ وَيَسْتَخْرِجَ أَكْثَرَهُمْ رَحِمَةً  
مِّنْ رَبِّكَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِيَأْتِيَنَّكَ عَلَى النَّاسِ قُلُوبٌ لِّقَبْ  
قُبَيْهِ إِلَّا الَّذِينَ أَرَادُوا الدِّينَ هُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَسْرُ بِالْعَمَلِ  
لِيَزَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ سُقْيَانُ الثَّوْرِ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تَرْسُلُ الْمُؤْمِنِينَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَاتَّقُوا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ حَسْبُكَ اللَّهُ حَسْبُ الْخَسِيرِينَ

عامة مسلم ١٢ على ترمذي ١٢ على مسلم ١٢

على ابن حجر ١٢ على ابن حجر ١٢ على ابن حجر ١٢

الخطبة السادسة والعشرون في حمى الجاه والرياء  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَالِمِ الْغُيُوبِ الْمُطَّلِعِ عَلَى سَرَائِرِ الْقُلُوبِ الَّذِي  
 لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا كَمَلَ قَوْفِي وَخَلَصَ عَنْ شَوَائِبِ الرِّيَاءِ  
 وَالشَّرِّكَ وَصَفِي وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي تَنَزَّلَ فِي  
 شَوَائِبِ الشَّرِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْمُبَرِّكِينَ مِنْ  
 أَنْحَاثِهِ وَالْإِذْنَ وَسَلَامَ تَسْلِيمٍ كَثِيرًا أَتَى بَعْدَ فَنَاءِ الرِّبَاءِ سَوَاءً  
 كَانَ فِي الْعَادَاتِ أَوْ فِي الطَّلَعَاتِ مِنْ أَعْظَمِ الْمُؤَقَّاتِ فَقَدْ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي  
 الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَدَنٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ بِحَسَبِ مَرُئِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَادَّ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي  
 دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَرَّ عَصَمَةَ اللَّهِ سَوْقًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ يَأْفَسَدَانِهَا مِنْ حَرَصٍ لَمْ يَرْعَ

ع  
والجاه هو ملك القلوب  
ميكوب المسال -  
والرياء هو طلب الجاه

ع ١ حصلوا وادبروا كذا وادبروا كذا

ع ١ حصلوا وادبروا كذا وادبروا كذا



عَلَى الْمَالِ الشَّرَفِ لِدِينِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ  
 الْإِسْرَارَ الْإِتْقَانَ الْخَفْيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُتَفَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا  
 لَمْ يُدْعَوْا لَمْ يَقْرَبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَارِيحُ الْقَهْدِ يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ  
 غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ هَذَا كُلُّهُ إِذَا اقْصَدَ الْمَرْءُ قَرْلَغُصْدَ يَوْمِي أَقَاذَ لَمْ  
 يَقْصِدْهَا فَرَيْدَمُ وَقَدْ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجْعَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي  
 قِرَائَتِهِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى مُؤْمِنٍ وَ  
 وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مَصَلَايَ إِذْ  
 دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَجْعَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَأَيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ  
 أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ تَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي  
 الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا أَمْوَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ٥

عن ابن ماجه بنده في ١١

عن مسلم ١٢

عن ترمذي ١٣

## الخطبة السابعة والعشرون في ذم الكبر والعجب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْخَالِقِ الْبَارِي الْمَصُورِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْعَلِيِّ  
 الَّذِي لَا يَضَعُهُ عَنْ عَرْشِهِ وَاضْعُ الْجَبَّارِ الَّذِي كُلُّ جَبَّارٍ  
 لَهُ ذَلِيلٌ خَاضِعٌ كَسَرَتْهُمُورًا لَا كَاسِرَةَ عِزَّهُ وَعَلَاءُهُ  
 وَقَصَرَ أَيْدِي الْقِيَاصَةِ عَظَمَتُهُ وَكَبُرَ يَاقَتُهُ فَالْعِظَةُ إِزَارُهُ  
 وَالْكِبَرِيَاءُ رِدَائُهُ وَمَنْ نَازَعَهُ فِيهِ مَا قَصَهُ بِدَائِهِ أُنْجِرُهُ  
 دَوَائِمُهُ تَجَلَّ جَلَالُهُ وَتَقَدَّ سِتُّ أَسْمَاءِهِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ التَّوْرَ الْمُنْتَشِرَ صِبْيَانَهُ  
 حَتَّى أَشْرَقَتْ بِنُورِهِ أَكْنَافُ الْعَالَمِ وَأَرْجَاءُ صُلَّةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ  
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِ الْبَيْتِ هُمْ أَرْجَاءُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاءُهُ وَمَوْخِرَتُهُ وَ  
 أَصْفِيَائُهُ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْكِبْرَ وَالْعِجْبَ  
 دَلَامُ أَنْ هُؤُلَاءِ عِبْدُ اللَّهِ مُمَقُّونَ بَنِيضَاتٍ وَالْمُتَكَبِّرُ وَالْمُجَبِّ

ع

هوَ وَبِهِ نَفْسُهُ

فَوْقَ غَيْرِهِ فِي الْكَمَالِ

وَالْعِجْبُ هُوَ مَنْ

يَتَعَلَّمُ نَفْسَهُ بِكَمَالٍ

وَالْيَخَافُ زَوْلَهُ

سَقِيمًا نَفَرِيضَانِ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ  
وَقَالَ تَعَالَى إِذَا جَاءَكُمُ كُفْرُكُمْ فَلَمْ تَغْرِضْكُمْ شَيْئًا ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي  
أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ ۝ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ  
صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّىٰ إِنْ هُوَ أَوْ هُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ  
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ۝ أَمَّا الْمَوْلِيَّةُ فَهِيَ قُبْعٌ وَشَرٌّ مُطَاعٌ  
وَأَعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ هِيَ أَشَدُّ هُنَّ ۝ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ فَقَالَ  
رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَتَعَلُّهُ حَسَنًا قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ۝ لِكِبَرِ بَطْرِ الْحَقِّ وَغَمْطِ النَّاسِ وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتَ نَحْمًا مُطَاعًا وَهُوَ فِي قُبْعٍ أَوْ بَطْنِ  
مَوْثَرَةٍ وَأَعْجَابُ كُلِّ دَيْ رَأَيْ بِرَأْيِهِ الْحَدِيثَ أَحْوَدًا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّحِيمِ وَلَهُ الْكِبَرُ يَأْمُرُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

عنه في ١٢

عنه في ١٣ مسلم

عنه في ١٤ وابن ماجه

## الخطبة الثامنة والعشرون في ذم الغرور

أحمدُ اللهَ مُخْرِجَ أَوْلِيَاءِهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ + وَمُورِدَ  
 أَعْدَائِهِ وَرُطَاتِ الْغُرُورِ + وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَخْرِجَ الْخَلَائِقَ مِنَ الدُّجُورِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ لَمْ تَغْرَهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَمْ يَغْرَهُمْ  
 بِاللَّهِ الْغُرُورُ + صَلَاةٌ تَتَوَالَى عَلَى مَرِّ الدُّهُورِ + وَمَكْرُ السَّاعَاتِ  
 وَالشُّهُورِ + أَمَا بَعْدُ فَمَقَامُ السَّعَادَةِ التِّيْقُطُ وَالْفِطْنَةُ + وَمَنْبَعُ  
 الشَّقَاوَةِ الْغُرُورُ وَالْغَفْلَةُ + فَالْكَيَاسُ هُمُ الَّذِينَ أُنْشِرَتْ صُدُورُهُمْ  
 لِلْإِقْتِلَاءِ + بَدَلًا لِلْإِهْتِدَاءِ + وَالْمَغْرُورُ هُوَ الَّذِي ضَاقَ صَدْرُهُ  
 عَنِ الْهُدَى + بِاتِّبَاعِ الْهَوَى + فَلَمْ يَنْقُصْ بِصِيرَتِهِ لِيَكُونَ بِهِدَايَةِ نَفْسِهِ  
 كَفِيلًا + وَيَقْبِضُ الْعَيْنَ فَاتَّخَذَ النَّفْسَ قَائِدًا وَالشَّيْطَانَ دَلِيلًا + وَمَنْ  
 كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلَّ سَبِيلَهُ + وَقَدْ قَالَ اللَّهُ

ع  
 و هو سكران النفس  
 الى ما يوافق الهوى  
 ويسهل اليه الطريق  
 شبهة فظن انها  
 دليل وليكون  
 دليلًا وعن خدعة  
 من الشيطان كفرًا  
 كان او يدعه على  
 كان او عملا ماليا  
 كان او بدنيا ظاهريا  
 كان او باطنيا ١٣





الخطبة التاسعة والعشرون في فضل التوبة ووجوبها

أحمد لله الذي بتحميده يستغفر كل بائٍ ويذكرهم بصدق كل  
خطأٍ وتوب إلى توبة من يؤمن أنه رب الأرباب ومسبب  
الأسباب وتشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و  
تشهد أن سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله صلى الله  
عليه وعلى آله وأصحابه صلاة تنقذنا من هول يوم العرض والحساب  
وتهد لنا عند الله زلفاً وحسن مآباً أما بعد فإن التوبة عن  
الدُّنُوب وبالرجوع إلى سائر العيوب وعلا الغيوب مبداً  
حريق السالكين ورأس مال الفائزين وأول أقدام  
المريدين ومفتاح استقامة المائتين ومطلع الأصطفاء و  
الاجتباء للمقربين وقد قال الله تعالى والذين إذا فعلوا  
فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن  
يعف الله ذنوب إلا الله ولم يذكروا على ما فعلوا وهم يعلمون أولئك



جزاء لهم مغفرةٌ من ربهم وجناتٌ تجري من تحتها الأنهار  
 خالدين فيها ونعم أجر العاملين وقال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم إن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه وقال  
 عليه الصلوة والسلام كلٌ بحسب خطئه وخير الخطائين  
 التواؤون + وقال عليه الصلوة والسلام إن الله يقبل توبة العبد  
 ما لم يعثره + وقال ابن مسعود الندم توبة والتائب من الذنب  
 كمن لا ذنب له + وقال عليه الصلوة والسلام من كانت له  
 مظلةٌ لأخيه من عرضه أو شيءٌ فليتحلله منه اليوم قبل  
 أن لا يكون دينارٌ ولا درهم + إن كان له عملٌ صالحٌ أخذ  
 منه بقدر مظلمته + وإن لم يكن له حسناتٌ أخذ من  
 سيئات صاحبه فحمل عليه + أعوذ بالله من الشيطان  
 الرجيم + فمن تاب من بعد ظلمه وأصلح فإن الله  
 يتوب عليه إن الله غفورٌ رحيم .

على مسلم . على ترمذي وابن ماجه وداري . على ترمذي وابن ماجه . على شمس السنة ١١٢٥ هـ بخاري .

## الخطبة الثلثون في الصبر والشكر

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَهْلَ الْحَمْدِ الثَّنَاءُ + الْمُتَقَرَّرُ بِرَدِّ الْكِبْرِيَاءِ + الْمُتَوَحَّدُ  
 بِصِفَاتِ الْمَجْدِ الْعَلَاءِ + الْمُؤَيَّدُ بِصِفْوَةِ الْأَوْلِيَاءِ + بِقُوَّةِ الصَّبْرِ عَلَى  
 السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ + وَالشُّكْرِ عَلَى الْبِكَاءِ وَالنِّعَمَاءِ + وَاشْهَدَنَّ كَلَامَهُ  
 إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَشَهِدَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ + وَعَلَى آلِهِ سَادَةِ الْأَصْفِيَاءِ وَعَلَى  
 أَصْحَابِهِ قَادَةِ الْبَرَّةِ الْأَقْيَاءِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ  
 بِالدِّينِ وَالْإِيمَانِ + وَمَصُونَةٍ بِالتَّعَاقُبِ عَنِ النَّصْرِ وَالْإِقْضَاءِ + مَا بَعْدُ  
 فَإِنَّ الْإِيمَانَ نِصْفَانِ نِصْفُ صَبْرٍ وَنِصْفُ شُكْرٍ + فَمَا أَشَدَّ لِحُجَّتِنَا  
 بِهِمَا وَمَعْرِفَةَ فَضْلِهِمَا لِيَتَسَرَّفَ فِيهِمَا الْفِكْرُ + فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
 الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ + وَقَالَ تَعَالَى وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ  
 وَقَالَ تَعَالَى وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ + وَقَالَ تَعَالَى وَاشْكُرُوا لِي  
 وَلَا تَكْفُرُوا + وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ

هذا الخطب جازية وردت في بعض النسخ في مستند القرويين عن انس (عليه السلام) في العراق (١٢)

اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمْدُ اللَّهِ وَشُكْرُهُ. وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمْدُ اللَّهِ  
 وَصَبْرُهُ. فَاَلْمُؤْمِنُ يُوجِرُنِي كُلَّ امْرٍ حَتَّى فِي الْقَمَةِ يَرْفَعُهَا لِي فِي  
 امْرَأَتِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى  
 اِنِّي بَاعِثُكَ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمْدُ اللَّهِ. وَ  
 اِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسِبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ  
 فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ قَالَ اَعْطِيهِمْ مِنْ  
 حِلْمِي وَعِلْمِي وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِمَّا نَزَلَتْ  
 الصَّائِمُ الصَّابِرُ. وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا  
 سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ  
 اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي وَلَدِهِ. ثُمَّ صَبَرَهُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَنَزَلَةَ  
 الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ. اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَةِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ  
 مِنْ آيَاتِهِ اِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

١٠٠  
بِشَرَفِ

عليه السلام  
عن أبي بصير عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
احمد داود واوداد

## الخطبة الحادية والثلاثون في الخوف والرجاء

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَرْجُو لُطْفُهُ وَتَوَابُهُ + الْخَوْفُ قَهْرُهُ وَعِقَابُهُ + الَّذِي  
 عَمَّرَ قُلُوبَ أَوْلِيَائِهِ + بِرُوحِ رَجَائِهِ + وَضَرَبَ بِسِيَاطِ التَّخْوِيفِ  
 وَزَجَرَهُ الْعَنِيفِ + جُوهَ الْمُعْرِضِينَ عَنْ حَضَرَتِهِ + إِلَى دَارِ تَوَابِهِ  
 وَكَرَامَتِهِ + وَقَادَهُمْ بِسِلَاسِلِ الْعُنْفِ + وَازِقَهُ اللَّطْفِ إِلَى جَنَّتِهِ +  
 وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَاشْهَدَانِ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدِ أَنْبِيَائِهِ وَخَيْرِ خَلْقَيْتِهِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ + أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الرَّجَاءَ وَالْخَوْفَ  
 جَنَاحَانِ بِهِمَا يَطِيرُ الْمُقَرَّبُونَ إِلَى كُلِّ مَقَامٍ مُؤَدٍّ وَمَطِئَتَانِ  
 بِهِمَا يَقْطَعُ مِنْ طَرِيقِ الْآخِرَةِ كُلُّ عَقَبَةٍ كُودٍ + النَّصُوصُ مِنْهُمَا  
 مَشْحُونَةٌ + مُنْفَرَدَةٌ وَمَقْرُونَةٌ + فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَبِجُوزِ رَحْمَتِهِ  
 وَنَجَاؤُنَ عَذَابُهُ وَقَالَ تَعَالَى يَدْعُونَ كَرِهَتْهُ خُوفًا وَطَمَعًا وَقَالَ  
 تَعَالَى وَادْعُوهُ خُوفًا وَطَمَعًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ

فِي الْخَيْرَاتِ يَدْعُوْنَا رَغْبًا وَرَهْبًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ رَبَّكَ لَذُوُّ  
 مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ٥  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ  
 اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ  
 مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَعَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ وَدَخَلَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ  
 عَلَى شَآئٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ رُجُودُ اللَّهِ يَا  
 رَسُولُ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْوُطْنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا  
 يَرْجُو وَأَمْسَ مَتَاخَفٌ وَقَالَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ رَجُلًا قَالَ  
 وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي  
 يَتَأَلَّى عَلَيَّ لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ وَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ أَحْبَبْتُ  
 عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ يَتَّبِعِي عِبَائِي  
 إِنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ٥ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ٥

على ما تفق عليه ١٢

على ترمذي وابن ماجه ١٣

على مسلم ١٤



## الخطبة الثانية والثلاثون في الفقر والزهد

الحمد لله الذي خلق الإنسان من الطين اللزيب الصلصاك  
وزين صورته بأحسن تقويم اتعبد له ثم كحل بصيرة  
المخلص في خد ميثه + حتى انكشف له من الدنيا قباخر الاسرار  
والافعال فزهد وفيها زهدا لمبغض لها فتركوها + وتركوا  
التفاخر والتكاثر بالاموال + واقبلوا بكنه همهم على دار لا يعترها  
فناء ولا زوال + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له +  
واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد اهل  
الكمال صلى الله عليه وعلى اصحابه خيرا صوابا وعلى الهم خير  
ال + اما بعد فقد ثبت بالنصوص ان لا مطمع في النجات الا  
بالانقطاع عن الدنيا والبعد منها + وهذا الانقطاع اما بانزواها  
عن العبد وهو الفقير + واما بانزوا العبد عنها وهو الزاهد كما قال  
تعالى فَاَكُونِ لِلرِّثَاكِ لَكَا وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبَّ جِئَانٍ ۝ فَلَا كُلَّ

وقل في الفقر والزهد  
الاول قلنا ذات اليد  
والثاني قلنا الرغبة فيه  
والثاني ما موريه لانه  
اقتياري لا الاول  
لانه غير اقتياري وانما  
الما موريه القناعة





## الخطبة الثالثة والثلاثون في التوحيد والتوكل

أحمد لله مدبر الملك والملكوت المنفرد بالعزة والجبروت  
الرافع للسماء بغير عمد + المقدر فيها أرزاق العباد + الذي  
أعين ذوى القلوب والألباب عن ملاحظة الوسائط والأسباب +  
فلما تحققوا أنه ليرزق عباده ضامن وبه كفيلاً توكلوا عليه  
فقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل + وأشهد أن لا إله إلا الله وحده  
لا شريك له + وأشهد أن سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله قانع  
الأكابر + الهدى إلى سواء السبيل + صلى الله عليه وآله  
وأصحابه وسلم تسليماً كثيراً + أما بعد فإن التوكل على اختلاف  
مراتبه من منازل الدين وكذلك أصله من التوحيد  
واليقين فقد قال الله تعالى إن الدين تعبد من دون  
الله لا يملكون لكم رزقاً فابتغوا عند الله الرزق و  
اعبدوه واشكروا لله عليه ترجعون ٥ وقال تعالى

ع  
التوحيد هو استحضار  
أفراد الحق تعالى  
بالصفت الحقيقية  
والتوكل هو قطع الملاحظة  
عن غير المتصرف الحقيقي  
أما اعتقاد فقط وأما  
عمل أيضاً بترك  
الأسباب الظنية بشروط  
عدم الاختال بشئ من  
الواجبات ١٥

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ ۖ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ  
 فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ ۖ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِاجَتْ مَعْتُ عَلَى أَنْ  
 يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ ۖ  
 وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ  
 قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ ۖ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ ۖ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ  
 إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ ۖ احْرَصْ عَلَى  
 مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ ۖ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا  
 تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ۖ وَلَكِنْ قُلْ قَدْ رَأَيْتُ اللَّهَ وَمَا شَاءَ  
 فَعَلَ ۖ فَإِنْ لَوْ تَقَفَّ عَمَلُ الشَّيْطَانِ ۖ ائْتُوهُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الْحَكِيمِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ذَكِّرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۖ هَلْ مِنْ خَلْقٍ  
 غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا هُوَ فَاذْكُرُوا

الحاصل وتزعمه ٢

علا مسلم ١٣

# الخطبة الرابعة والثلاثون في المحبة والشوق الى انس الرضا

الحمد لله الذي نزه قلوب اوليائه عن الالتفات الى تحريف الدنيا ونصرته + وصف اسرارهم من ملاحظة غير حركته + ثم كشف لهم عن سبلات وجهه حتى احترقت بنا محبته + ثم حجب عنها بكنز جلاله حتى تاهت في بدياء كبريائه وعظمته فبقيت غرقى في بحر معرفته + ومحرقة بنار محبته + واسمهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له + واسمهدان سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله خاتم الانبياء بكمال نبوته + صلى الله عليه وعلى آله واصحابه سادة الخلق وائمة + وقادة الحق وازمته + وسلم تسليما كثيرا + اما بعد فقد قال الله تعالى يحبهم ويحبونه وقال تعالى في الملكة يسبحون الليل والنهار لا يفترون وهذا لا يكون في العادة الا بالشوق وقال تعالى قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا والانس هو الفرع بما حصل له حفظ

الخطبة الرابعة والثلاثون في المحبة والشوق الى انس الرضا  
الحمد لله الذي نزه قلوب اوليائه عن الالتفات الى تحريف الدنيا ونصرته + وصف اسرارهم من ملاحظة غير حركته + ثم كشف لهم عن سبلات وجهه حتى احترقت بنا محبته + ثم حجب عنها بكنز جلاله حتى تاهت في بدياء كبريائه وعظمته فبقيت غرقى في بحر معرفته + ومحرقة بنار محبته + واسمهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له + واسمهدان سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله خاتم الانبياء بكمال نبوته + صلى الله عليه وعلى آله واصحابه سادة الخلق وائمة + وقادة الحق وازمته + وسلم تسليما كثيرا + اما بعد فقد قال الله تعالى يحبهم ويحبونه وقال تعالى في الملكة يسبحون الليل والنهار لا يفترون وهذا لا يكون في العادة الا بالشوق وقال تعالى قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا والانس هو الفرع بما حصل له حفظ

الْحَمْدُ + وَقَالَ تَعَالَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ + اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ  
 مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ + وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بُرْدَ الْعَيْشِ  
 بَعْدَ الْمَوْتِ + وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ + وَالشَّوْقَ إِلَى  
 لِقَائِكَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ + لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ  
 يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ + وَغَشِيَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ +  
 وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ + وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ +  
 وَالسَّكِينَةُ أَيُّ الْإِزْتِيَاكِ هُوَ الْإِنْسُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
 أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ  
 وَلَوْ بَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ  
 جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ٥

على ترمذى ١٢

على نسائى ١٢

على مسعودى ١٢



## الخطبة الخامسة والثلاثون في اخلاص النية الصلوات والصدقات

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا لِّشَّاكِرِينَ + وَنُؤْمِنُ بِهِ اِيْمَانًا مُّوَقِّينَ + وَ  
 نَقْرُبُ بِهِ حَقِيْقَةً اِقْرَارًا صَادِقِينَ + وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 رَبُّ الْعَالَمِينَ + وَمُكَلِّفُ الْحُجَّ وَالْاِسْكِ الْمَلَكَةِ الْمُقَرَّبِينَ +  
 اَنْ يَّعْبُدُوْهُ عِبَادَةً الْمُخْلِصِينَ + وَنَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدًا مُّرْسَلِينَ + صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى  
 جَمِيْعِ النَّبِيِّينَ + وَعَلَى اٰلِهِ الطَّيِّبِينَ + وَاصْحَابِهِ الطَّاهِرِينَ + اَقْبَعُ  
 فَقَدْ انْكَشَفَ لِرَبِّ ابِ الْقُلُوْبِ بِبَصِيْرَةِ الْاِيْمَانِ + وَانْوَارِ الْقُرْآنِ +  
 اَنْ لَا وُصُوْلَ اِلَى السَّعَادَةِ اِلَّا بِالْعِلْمِ الْعِبَادَةِ + فَالنَّاسُ كُلُّهُمْ  
 هَلَكٌ اِلَّا الْعَامِلُونَ + وَالْعَامِلُونَ كُلُّهُمْ هَلَكٌ اِلَّا الْعَامِلُونَ + وَ  
 الْعَامِلُونَ كُلُّهُمْ هَلَكٌ اِلَّا الْمُخْلِصُونَ + وَالْمُخْلِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ +  
 فَالْعَمَلُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ عَنَاءٌ + وَالنِّيَّةُ بِغَيْرِ اخْلَاصٍ رِّيَاءٌ + وَهُوَ  
 لِلنِّفَاقِ كِفَاءٌ + وَمَعَ الْعَصْيَانِ سَوَاءٌ + وَالْاِخْلَاصُ مِنْ غَيْرِ صِدْقٍ



وَمُحَقِّقِ هَبَاءٍ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كُلِّ عَمَلٍ كَانَ بِإِرَادَةِ غَيْرِ اللَّهِ  
 مَشُوبًا مَغْمُورًا. وَقَدْ مَنَّا إِلَى مَا عَمَلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَثُورًا. وَ  
 قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْإِلَهَ الَّذِينَ أَخْلَصُوا قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ  
 الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ رَسُولَهُ ثُمَّ يَتَابُونَ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ  
 وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاذِ أَخْلَصَ دِينَكَ كَيْفِيكَ الْعَمَلُ الْقَلِيلُ  
 وَنَادَى رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الْإِخْلَاصُ. وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّمَا الْإِخْلَاصُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا الْكُلُّ لِيَوْمِي تَأْوَى  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَبْكُرُ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضُ قِيَقِهِ  
 فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَائِنَ وَصِدِّيقَيْنِ كَلَّا وَرَبِّ الْكُعْبَةِ  
 فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضُ قِيَقِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُودُ. أَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝

على عشرين ترغيب عن الحاكم  
 على عشرين ترغيب عن البيهقي ١٢٢ متفق عليه ١٢٢١٢٢

## الخطبة السادسة والثلاثون في المراقبة المحاسبية ما يتبعها

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَائِمِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ + الرَّقِيبِ عَلَى كُلِّ  
 جَارِحَةٍ بِمَا اجْتَرَحَتْ + وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ - وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ سَادَةِ الْأَصْفِيَاءِ + وَ  
 عَلَى أَصْحَابِهِ قَادَةِ الْأَتْقِيَاءِ + أَتَابِعُكُمْ فَنَاحِي النَّجَاةِ تَدْوِيرُ عَلَى  
 الْأَعْمَالِ + وَلَا يُعْتَدُّ بِالْأَعْمَالِ إِلَّا بِالْمُوَظَّعَةِ عَلَيْهَا وَعَلَى حَقُوقِهَا  
 وَهُوَ الْمُرَابَّطُ + وَلَا يَتِمُّ هَذِهِ الْمُوَظَّعَةُ وَالْمُرَابَّطُ إِلَّا بِالزَّامِ  
 النَّفْسِ الْأَعْمَالِ + وَهُوَ الْمُسَارَطُ + ثُمَّ مَرَحَلَةٌ هَذِهِ الْمُسَارَطُ  
 كُلُّ وَقْتٍ ثَانِيًا وَهُوَ الْمُرَاقَبَةُ ثُمَّ الْحِسَابُ عَلَى النَّفْسِ فِي  
 وَقْتٍ خَاصٍّ أَنْهَا وَقْتُ الشَّرْطِ أَمْ لَا تَالِثًا وَهُوَ الْمُحَاسَبَةُ  
 ثُمَّ رَابِعًا مَشَقَّةٌ تُصْلِحُهَا إِذَا لَمْ تَفِ بِالشَّرْطِ رَابِعًا وَهُوَ الْمَعَاقِبَةُ  
 ثُمَّ تَارِيخُهَا بِقُتُونٍ مِنَ الْوُظَائِفِ الثَّقِيلَةِ جَبَرُ الْمَاقَاتِ مِنْهَا إِذَا

رَاهَا تَوَانَتْ خَامِسًا وَهُوَ الْجَاهِدُ ثُمَّ تَوْبِخَهَا وَالْعَدْلُ عَلَيْهَا  
 إِذَا اسْتَعَصَتْ وَحَمَلَهَا عَلَى التَّلَافِي سَادِسًا وَهُوَ الْعَابَةُ وَيُجْمَعُ  
 الْجَمِيعُ إِلَى عَدَمِ إِهْمَالِهَا حُظَّ قَتْلِهِمْ وَتَشْرِيدِهِ وَالنُّصُوصُ مَشْرُوحَةٌ  
 مِنْهُ فَأَنْظُرْ مَا يَسْرُدُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي  
 الصُّدُورُ وَقَالَ تَعَالَى وَأَتَمَّنْ خَافَ مَقْلَمَ رَبِّهِ وَنَمَى النَّفْسَ عَنِ  
 الْمَهْوِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى وَقَالَ تَعَالَى مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ  
 هَوَاهُ وَعَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ  
 يَجِدُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ هَذَا  
 أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ وَقَالَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِدُ  
 مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ  
 قَبْلَ أَنْ تُحَاسِبُوا وَزَوْهَا قَبْلَ أَنْ تُزَوَّاهَا ااعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَنْظُرْ لِنَفْسٍ  
 مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ٥

## الخطبة السابعة والثلاثون في التفكير

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَثَّرَ نَحْتَكُمْ فِي كِتَابِهِ عَلَى التَّدْبِيرِ وَالْإِعْتِبَارِ وَالنَّظَرِ وَالْإِفْتِكَارِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ وَلَدِ أَدَمَ فِي دَارِ الْقَرَارِ وَعَلَى آلِهِ أَصْحَابِ الْإِخْيَارِ الْأَبْرَارِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَ بِالْتَّفَكُّرِ وَالتَّدْبِيرِ فِي مَوَاضِعَ لَا تُحْصِي مِنْ كِتَابِهِ الْبَيِّنِ وَأَتَمَّنِي عَلَى الْمُتَفَكِّرِينَ فَقَالَ تَعَالَى الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ تَعَالَى أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ الْأُولَى وَقَالَ تَعَالَى أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا وَخَلَقْنَاهُ أَزْوَاجًا وَجَعَلْنَا بَيْنَكُمْ سُبُلًا وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا وَأَنْزَلْنَا مِنْ

ع  
 وهو احضار  
 المعلومات  
 لاستثمار فهم  
 المعلوم من  
 النافع عملاً  
 كان أو عملاً  
 ليتصف به  
 بتمتبه ومن  
 الضار لغيره  
 في الحال أو  
 يكثر عنه في  
 الاستقبال أو  
 يتدارك ان  
 قارن في الماضي





## الخطبة الثامنة والثلاثون في ذكر الموت وما بعده

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَضَىٰ بِاَلْمَوْتِ رِقَابَ الْجَبَابِرَةِ + وَكَسَّرَ بِهِ ظُهُورَ  
 الْاَكَابِرَةِ + وَقَصَّرَ بِهِ اَمَالَ الْقِيَاصَةِ + وَجَعَلَ اَلْمَوْتَ مُخْلَصًا  
 لِلْاَتْقِيَاءِ + وَمَوْعِدًا فِي حَقِّهِمُ لِلِقَاءِ + فَلَهُ اَلْاِنْعَامُ بِالنِّعَمِ الْمُنْظَرَةِ +  
 وَلَهُ اَلْاِنتِقَامُ بِالنِّقَمِ الْقَاهِرَةِ + وَاشْهَدَانُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ + وَاشْهَدَانُ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ دُو  
 الْمُنْجَزَاتِ الظَّاهِرَةِ + وَعَلَيْهِ اِلَى اَصْحَابِهِ اُدْرِي الْكِبَالَاتِ الْبَاهِرَةِ وَسَلِّمْ  
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اَكْثَرُ وَاذْكُرْ هَٰذِهِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا  
 احْتَضَرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ مَحْبِرَةً يُّبَيِّضُهَا + فَيَقُولُونَ اُخْرَجِي  
 رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكَ اِلَى رُوحِ اللّٰهِ فَيُحَانُ + وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانِ وَفِيهِ  
 اَنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتَضَرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ مَسْمِيَةً فَيَقُولُونَ اُخْرَجِي  
 سَاحِطَةً مَّسْخُوطَةً عَلَيْكَ اِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

عَنِ اِبْنِ اَحْمَدَ وَنَسَائِي ١٣٠٠ تَرْوَاهُ وَنَسَائِي وَابْنُ مَاجَهٗ

عَنِ اِبْنِ اَحْمَدَ وَابْنِ مَاجَهٗ ١٣٠٠



وَالسَّلَامُ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُحِاسِنَانِهِ فَيَقُولَانِ لَكَ مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ  
 رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَكَ مَا دِيْنُكَ فَيَقُولُ دِيْنِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ  
 مَا هَذَا الرَّجُلُ لَدُنَّكَ يَبْعَثُ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَفِيهِ فَيُنَادِي مِنْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدُكَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ  
 وَالْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ  
 مَوْتَهُ وَجَمِيعَ حَالِهِ عَلَى ضِدِّ ذَلِكَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ  
 اللَّهُ تَعَالَى أَعَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ  
 سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ الْحَدِيثُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّكَ  
 أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَمْ يُعْلَمْ فِي شَرِّكَ كَانَ مِنْ نَارٍ يُعْلَمُ مِنْهَا مَا مَنَعَهُ  
 كَمَا يُعْلَمُ الْمَرْجُلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا شَدَّ مِنْهُ عَذَابًا وَأَنَّهُ لَا هُوَ لَهُمْ عَذَابًا  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا  
 الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُبُوبِيهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

عـ مناق عليه

عـ مناق عليه

عـ مناق عليه

## الخطبة التاسعة والثلاثون في اعمال عاشوراء

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حِسَابًا وَالنَّجْمَ  
 وَالشَّجَرِ يَسْجَدَانِ وَفَضَّلَ زَمَانًا عَلَى زَمَانٍ بِمَا أَفْضَلَ مَكَانًا  
 عَلَى مَكَانٍ + وَإِنْسَانًا عَلَى إِنْسَانٍ + وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي هَدَانَا إِلَى الْخَيْرَاتِ + وَمِنْهَا  
 صَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْحَسَنَاتِ + وَهَذَا نَاعِنُ الْمُسْكِرَاتِ +  
 وَمِنْهَا مَا أَبْتَدَعُوا فِيهِ مِنَ الْمُخْتَرَعَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الَّذِينَ أَقَامُوا الدِّينَ الْوَاجِبَاتِ مِنْهَا  
 وَالْمَنْدُوبَاتِ + وَأَبْطَلُوا رُسُومَ الْجَاهِلِيَّةِ الْمُحَرَّمَاتِ مِنْهَا وَ  
 الْمَكْرُوهَاتِ + وَسَلَّمُ تَسْلِيمًا كَثِيرًا + أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ  
 يَوْمُ عَاشُورَاءَ + لِلنَّاسِ فِيهِ مَعْرُوفَاتٌ وَمُسْكِرَاتٌ ظَلَمُوا +  
 فَمِنْ أَوَّلِ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِيهِ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ع

ومنها يتبدأ بالخطبة

عاشوراء

جو جمع آوے اس میں

پڑھا جاتا ہے ۱۲

سہ قول عاشوراء سے پہلے

لما فی الدراختار وینعی

تعلیمہم فی الجہنۃ الخی فیہا

الی قولہ وحکمہ کل حکم

المتبع الیہ ۱۰ قلت وہو

الذی فی کل خطبہ تقرء

تین وقت اعمال تک

الخطبہ واصلہ من السنۃ

ما فی اول الخطبہ الرابعۃ

والا یعین من قول سلمان

خطبتنا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی آخرہ من

شعبان فی فضاں رمضان

وشل عذرہ الحاشیۃ سولو

فی جمیع ما بعد ما من الخطب

الی الخمسین ۱۷



## الخطبة الاربعون في ما في صفر

الحمد لله الذي بيده ازمة الامور وهو خالق كل شيء  
 والمتصرف فيه من الخيرات الشؤر ونشهد ان لا اله  
 الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا  
 محمد عبده ورسوله الذي اخرجنا من الظلمات الى النور  
 ومحا كل جهل وجور صلى الله عليه وآله واصحابه  
 الذين ظهروهم الدين اتهم ظهور ورشحهم اليقين  
 في الصدق ما تعاقبت الايام والشهور وسلم تسليمًا كثيرًا  
 اما بعد فقد حان شهر صفر يتشاءم به بعض الناس  
 كما كان اهل الجاهلية مع هذا الاعتقاد يبتدون فيه  
 النسيء النكر فابطله الله تعالى بقوله انما النسيء زيادة في الكفر  
 وكذالك نفى رسول الله صلى الله عليه وسلم الشوم والطيرة به  
 خصوصًا وبكل شيء مؤمنًا وازاح هذا النقي عن مؤمنين ومؤمنات

۱۰ ماه صفر سے  
 پہلے جو جمعہ آوے  
 اس میں پڑھنا چاہیو ۱۰

فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَلَا هَامَةٌ  
وَلَا صَفَرٌ الْحَدِيثُ + قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ يَتَشَاءُ مُوْنٌ بِدُخُولِ  
صَفَرٍ + فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ لَطَيْرَةٌ شُرُوكُ قَالَه ثَلَاثًا + وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ تَامِيًا  
إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُهُ بِالتَّوَكُّلِ + وَعَلِمَ يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ  
أَنَّ وَسُوسَةَ الطَّيْرِ إِذَا لَمْ يَعْتَقِدْهَا بِالْقَلْبِ وَلَمْ يَعْمَلْ  
بِمُقْتَضَاهَا بِالْجَوَارِحِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهَا بِاللِّسَانِ لَا يُؤْخَذُ  
عَلَيْهَا + وَهَذَا هُوَ الْمُرَادُ بِالتَّوَكُّلِ + وَمَا رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ قَالَ لَشُومٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْدارِ وَالْفَرَسِ فَهُوَ  
عَلَى سَبِيلِ الْفَرَضِ لِيَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَإِنْ  
تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ + أَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ  
إِنَّ ذِكْرَكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝

بمجاذى ١٣ على ابن مائة بالسننة عن ابى داود ١٣٥٠ ابوداود وروى وكونه قول ابن مسعود راى سليمان بن حبيب ١٢٧٢ متفق عليه ١٣٥٠ ابوداود ٢٠



الخطبة الحادية والاربعون بعض ما اعتيد الربيعين  
الحمد لله وكفى الذي بكم الله ظهر وبذاته اختفى + ونشهد ان  
لا اله الا الله وحده لا شريك له + ونشهد ان سيدنا و  
مولانا محمدا عبده ورسوله المصطفى + صلى الله عليه وعلى  
آله واصحابه الذين وردتهم قد صفا + اما بعد فقد حان  
شهر ربيع الاول الذي اعتاد فيه بعض الناس ذكر المولد النبوي  
في المحفل فنقول لتحقيق المسئلة انه ثبت بحديث الشيخين +  
في الصلوة قبل المغرب ركعتين + وغيره من البراهين ومنها اتفاق  
المحققين ان اعتقاد غير القرية قرية او غير اللازم لازم تغير  
للدين وان ايهام هذا الاعتقاد يشابه هذا التغير + يلحق به  
في الحكم حقوق النظم بالنظم + فهذا الذكر الشريف ان كان خاليا  
من التخصيصات والقيود فلا كلام في دخوله تحت الحدود  
وان كان مقارنا لها مع اباحتها فان اعتقد كونها لازما ومقصودا

خطبة ربيع الاول سے پہلے  
جو جمعہ آئے اس میں  
یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲  
غسہ و ہو قولہ علیہ الصلوۃ  
والسلام صلیوا قبل المغرب  
و رکعتین صلیوا قبل المغرب  
و رکعتین قال فی الثانیۃ  
لمن شاکر کما حدت ان یتخذها  
الناس سنۃ ۱۲ منہ

كَانَ مِنَ الْمُحَنَّنَاتِ وَلَنْ لَمْ يَعْقِدْ كَوْنَهَا قُرْبَةً لَكِنْ أَوْهَمَهُ كَانَ  
 مُشَابِهًا بِالْبِدَعَاتِ وَيَمْنَعُ عَنْهَا مَنَعَ الْمُتَنَكِّرَاتِ بِتَفَاوُتٍ فِي الْمَنَعِ  
 بِتَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ فَمَنْ ظَنَّ بِالْفَاعِلِ هَذَا الْإِعْتِقَادَ وَأَوَاهِمَهُ  
 الْفَسَادُ أَدْخَلَ عِتْيَادَهُ فِي مُحْظُورِ الْإِتْرَامِ وَمَنْ ظَنَّ بِخُلُوكِهِ  
 عَنْهَا أَدْخَلَ عِتْيَادَهُ فِي سَائِرِ الدَّائِمِ وَالَّذِي يُشَاهِدُ حَالَ الْعَوَامِ  
 مِنْ تَشْنِيعِهِمْ عَلَى التَّارِكِينَ مِنَ الْمَلَامِ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى تَارِكِ الْأَحْكَامِ يُرَجَّحُ  
 تَتَبِعَ الْمَانِعَ بِلَا كَلَامٍ وَهَذَا الْخِلَافُ مِنَ الْخِلَافِ كَالْخِلَافِ  
 مِنَ السَّلَفِ فِي الْعَمَلِ بِأَحَادِيثِ أَفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ  
 وَتَنْزِيلِ الْحَاجَةِ بِالْمُحَصَّبِ لِلْمَقَامِ وَمَضَاهَا هُمَا مِنَ الْأَحْكَامِ  
 وَأَمَّا إِذَا قَارَنَ هَذَا الْإِحْتِفَالَ مُتَنَكِّرَاتٍ بَيْنَهُمَا فَالْقَوِيُّ بِالْمَنَعِ  
 مُتَعَيِّنٌ وَهَذَا هُوَ الْحُكْمُ فِي رِسْمِ آخَرَ يَسْمَى بِالْحَادِي عَشَرَ  
 الَّذِي يَقَعُ فِي رَبِيعِ الثَّانِي وَهُوَ عَرَسُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
 الْجِيلَانِيِّ اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

عنه وهو قوله عليه السلام  
 لا تحمقوا ليلة الجمعة بغيرها  
 من بين الليالي ولا تحمقوا  
 يوم الجمعة بغيرها من بين  
 الايام الا ان يكون في هوا  
 فهو له احدكم (مسلم)  
 وقوله عليه السلام لا يصوموا  
 احدكم يوم الجمعة الا ان  
 هو قبله او يصوم لغيره  
 تنوع عليه وذكر النووي  
 اختلاف الائمة فيه ١٢  
 عنه فلان عمر كان يرى  
 تصليب ستة واثني عشر  
 ان يقول من التصليب  
 شيء انما هو منزل نزول  
 بول الله صلى الله عليه  
 سلم ١٢ وعين مسلم

الخطبة الثانية والاربعون<sup>(٣٣)</sup> ما يتعلق برجب

الحمد لله الذي أسرى بعبدك ليلاً من المسجد الحرام  
إلى المسجد الأقصى ثم منته إلى السموات العلى واشهد  
أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن سيدنا  
ومولانا محمداً عبده ورسوله سيد الورى صلى الله عليه  
وعلى آله وأصحابه الذين كشفوا الدجى وسلم تسليمًا  
كثيرًا كثيرًا أباعد فقد حان شهر رجب الأصم لأحكام  
بعضها من بعض أهم فبها كان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم إذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب و  
شعبان وبلغنا رمضان ومنها الصوم في بعض أيامه  
تخصيصاً وفي روايات الأول ما روى قومنا ولم يصح مناسيته  
وغايته الضعف فجلها موضوع والثاني ما عن خروسته قال  
رأيت من خطيب يضرب أكف الرجال في صوم رجب حتى

عنه مناسبة هذه الخطبة  
على القول المشهور في تاريخ  
الاسرائى في رد المختار قيل  
في رجب وجزم به النووي  
في الروضة تبعا للرافعي  
ويزم الحافظ عبد الغنى  
المقدي في سيرة بانه  
ليلة الساعات  
الستين من رجب ١٢٥٠  
سنة رجب سنة ١٢٥٠  
جمعا و اس م  
خطبة رجا و ١٢

يَضَعُوهَا فِي الطَّعَامِ + وَالثَّالِثُ مَا هُوَ مَوْقُوفٌ عَلَى  
 أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ  
 كَتَبَ اللَّهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْرًا وَهَذَا امْتَلُ مَا وَرَدَ  
 فِي هَذَا الْمَعْنَى + ذَكَرَ هَذَا كُلُّهُ فِي مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ +  
 وَمُقْتَضَى الثَّالِثِ الصَّوْمُ لَكِنْ لَا بِإِعْتِقَادِ السُّنَّةِ وَ  
 ثَبُوتِهِ عَنِ الشَّارِعِ بَلْ مِنْ حَيْثُ الْإِحْتِيَاظُ وَمُقْتَضَى  
 الْبَاقِيَتَيْنِ عَدَمُ الصَّوْمِ تَخْصِيصًا صَوْنًا لِلْأَحْكَامِ  
 عَنِ الْإِخْتِلَافِ + وَمِنْهُمَا مَا أَخَّرَ عَنِ الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ  
 كَالْعَوَامِّ مِنْ اتِّخَاذِهِمْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مُوسِمًا +  
 وَيَذْكُرُونَ فِيهَا قِصَّةَ الْمُعْرَاجِ الشَّرِيفِ + وَالْحُكْمُ فِيهِ  
 هُوَ الْحُكْمُ الَّذِي سَبَقَ فِي خُطْبَةِ الْمَوْلَا الْمُنِيفِ +  
 أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بَلَّغْتُ رُكْبَتَيْنِ  
 طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ٥

عنه كذا نقل الشافعي  
 عن السيوطي ١٢  
 عنه فسر اللاتيكوي  
 عليه السلام سماري  
 سماري المعراج  
 ابن عباس وابن  
 مسعود كذا في  
 الدر المنثور ١٢

الخطبة الثالثة والاربعون<sup>(۱۳۳)</sup> فی اعمال شعبان  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاَجَالَ وَأَمْرٌ بِذِكْرِهِ وَطَاعَتِهِ  
 بِالْعَزْمِ وَالْاَصَالِ وَأَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ اَهْلِ الْفَضْلِ الْكَمَالِ +  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ خَيْرِ اَصْحَابِ قَالَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا  
 كَثِيرًا + اَتَابَعْتُ فَقَدْ حَانَ شَهْرُ شَعْبَانَ الَّذِي هُوَ مَقْدَرُ مَتْنِهِ  
 رَمَضَانَ + لَهُ بَرَكَاتٌ وَفَضَائِلٌ وَيَتَعَلَّقُ بِهِ بَعْضُ الْمَسَائِلِ +  
 فَاسْمَعُوْهَا + رَعُوْهَا + قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوا  
 هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَحْفَظُ  
 مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَحْفَظُ مِنْ غَيْرِهِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَتَقَدَّرُ  
 أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بِجُلِّ كَلْبِ صَوْمِهِ  
 يَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي هَذِهِ الْيَلَةِ  
 يَغْنُ لَيْلَةُ التَّصْفِيَةِ مِنْ شَعْبَانَ أَنْ يَكْتُبَ كُلُّ مُؤْمِدٍ بَنِي آدَمَ فِي

۱۳ شعبان سے  
 پہلے جو جمعہ آوے  
 اس میں یہ خطبہ  
 پڑھا جاوے ۱۳

۱۳ متفق علیہ ۱۳۱۲ ابوداؤد ۱۲۱۱ ترمذی ۱۲

۱۳ بیہقی ۱۳



عنه فسر الآية بليدة

النصف من شعبان  
عكرمه كذا في العدد  
المستور عن ابن  
جرير وابن المنذر  
وابن ابي حاتم ١٣

هَذِهِ السَّنَةُ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ  
وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ رُزَاقُهُمُ الْحَكِيثُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا إِلَيْهَا وَصُومُوا  
يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا غُرُوبُ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ  
الْأَمِنْ مُسْتَغْفِرٌ وَأَغْفِرُكَ الْآمُسْتُ رِزْقٌ فَأَرْزُقُكَ الْآمُسْتُ فَاغَايَةُ  
الْأَكْثَرُ الْإِكْدَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَقَالَ صَاحِبُ مَا ثَبَتَ بِالسَّنَةِ وَمَنْ  
أَلْبَسَ الشَّيْئَةَ مَا تَعَارَفَ النَّاسُ فِي كَثَرِ يَلَادِ الْهِنْدِ مِنْ إِيقَادِ  
السُّرُجِ وَوَضْعِهَا عَلَى الْبُيُوتِ وَالْجِدَارِ وَتَفَاخُرِهِمْ بِذَلِكَ  
وَاجْتِمَاعِهِمْ لِلْمُحْوِ وَاللَّعِبِ بِالنَّارِ وَاحْرَاقِ الْكِبْرِيَّتِ عَسَى أَنْ يَكُونَ  
ذَلِكَ وَهُوَ أَظَنُّ الْغَالِبِ إِنْ خَافَ مِنْ رُسُومِ الْهِنْدِ فِي إِيقَادِ  
السُّرُجِ لِلدِّعَالِي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ  
فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ  
أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ٥

# الخطبة الرابعة والاربعون فضائل رمضان

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْظَمَ عَلَى عِبَادِهِ الْمِنَّةَ + بِمَا دَفَعَ عَنْهُمْ كَيْدَ الشَّيْطَانِ وَقَدْ + وَرَدًا مَلَكُهُ وَخَيَّبَ ظَنَّهُ + إِذْ جَعَلَ الصَّوْمَ حِصْنًا لِأَوْلِيَائِهِ وَجَنَّةً + وَقَفَّ لَهَا بِمِائَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ + وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَائِدًا لَخَلْقٍ مُمَهَّدٍ السَّنَةِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآخِصًا بِهِ ذِي الْأَبْصَارِ الثَّاقِبَةِ وَالْعُقُولِ الْمُرْجَحَةِ + وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا كَثِيرًا + أَمَا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ رَهْضَانُ الَّذِي أَنْزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۝ فَاسْتَقْبِلُوهُ بِالشُّوقِ وَالْهِمَامِ وَأَصْغُوا إِلَى مَا رَوَى فِيهِ سَلْمَانُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكُمُ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مِّنْ تَقَرُّبٍ فِى رُحْصَلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ  
 اَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدَّى فَرِيضَةً فِى كَانَ كَمَنْ اَدَّى  
 سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّيْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُ الْجَنَّةِ  
 وَشَهْرُ الْوَأْسَاءِ وَشَهْرُ اَدْفِى رِزْقِ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَرَ فِى صَائِمًا  
 كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِّذُنُوبِهِ وَعَتَقَ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ  
 الْجِرَّةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ  
 كُنَّا نَجِدُ مَا نَقْطُرُهُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُعْطِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذَقِ لَبَنٍ اَوْ مَرَّةٍ  
 اَوْ شَرِبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِ خُشْيَةٍ  
 لَا يَطْمَاحُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرُ اَوَّلِهِ رَحْمَةً وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ  
 وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَعَ عَنْ مَمْلُوكٍ فِى غَفَرِ اللَّهِ لَهُ  
 وَكَفَّرَ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

سنة من غير فريضة  
 ولو سنة موكدة  
 كاسيا في سنة  
 خطبة الشراعية  
 من قوله عليه  
 السلام من سقاه  
 نكلم قيا ١٢

## الخطبة الخامسة والاربعون في الصيام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا إِلَى سَبِيلِ الْهُدَايَةِ وَالْعُرْفَانِ وَجَعَلَنَا  
 مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيقَانِ مُحَمَّدٌ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَلَى أَنْ  
 أَظْلَمْنَا شَهْرَ عَظِيمٍ يُسَمَّى رَمَضَانَ تَرَوْضُ فِيهِ الذُّنُوبُ  
 وَتُكْشَفُ فِيهِ الْكُرُوبُ وَتُشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ شَهَادَةً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَتُشْهَدَانِ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي عَرَفْنَا مَا يُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ أَكْمَلَ هَلِ الْإِيمَانِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا  
 أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ مُحَمَّدٌ وَابْرَكَاتِهِ بِالطَّلَاعِ  
 وَالتَّزْوِجِ عَنِ الْعُصَيَّانِ كَمَا حَضَّنَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَى مَا لَا يَتَنَاهَى مِنَ الزَّمَانِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ  
 وَمَرَّةُ الْجَنِّ وَعُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يَقْضَ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ

عشر رمضان  
 اول جمعه مير  
 پڑھا جاوے ۱۲

لا تروى في تاريخ طبرستان

اَيُّوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يَغْلُقْ مِنْهَا بَابٌ + وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ  
 اقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ + وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ + وَذَلِكَ كُلُّ  
 لَيْلَةٍ + وَقَالَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ كُلُّ عَمَلٍ بَيْنَ اَدَمَ يَضَاعِفُ  
 الْحَسَنَةَ عَشْرًا مِثَالًا يَأْتِي سَبْعِينَ مِثْلًا ضِعْفٍ + قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 اِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ  
 مِنْ أَجْلِي + لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ قِطْعِهِ وَقَرْحَةٌ  
 عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ + وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ  
 الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ + وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا  
 يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ + فَإِنْ سَاءَ أَحَدُ أَوْقَاتِهِ فَلْيَقُلْ  
 إِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ + أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 فَإِنَّ بَاشِرُوهُمْ وَأَنْبَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا  
 حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ  
 مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ٥



عہ رمضان -

زوسرست جمعہ

پڑھا جاوے

الخطبة السادسة والاربعون في التراويح المركبة من الصلوة والقُرآن  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ نَهَارَ رَمَضَانَ بِالصَّيَامِ وَحَلَّ لَيْلِيَهُ  
 بِالصَّيَامِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ  
 أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي بَشَّرَهُمْ أَنَّ  
 هَذَا الشَّهْرَ أَوَّلُ مَغْفِرَةٍ وَأَوْسَطُ رَحْمَةٍ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ الْعَذَابِ  
 الْغَرَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِ الَّذِينَ سَادُوا بِهِم بِالْفَضْلِ  
 التَّامِّ وَقَادُوا بِهِم إِلَى السَّلَامِ وَسَلَامَتُسَلِيمًا كَثِيرًا + أَمَّا بَعْدُ  
 فَإِنَّ مِنْ وَظَائِفِ شَهْرِ رَمَضَانَ قِيَامَ لَيْلِيَةٍ بِالصَّلَاةِ وَالْقُرْآنِ +  
 وَالتَّخَفُّفِ فِيهَا وَالتَّبَعِيضِ فِيهِ مُسَوِّغَانِ بَغِيرَانِ يَقَعُ فِيهِمَا  
 خَلَلٌ وَنُقْصَانٌ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّ اللَّهَ قَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ + فَمَنْ  
 صَامَ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا أَخْرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ  
 أُمُّهُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

۱۲ علین ترفیق عن النسائی ۱۲

۱۲ متفق علیہ



عہ رمضان  
نیمبر جمعہ  
پڑھا جاوے

الخطبة السابعة والاربعون في ليلة القدر والاعتكاف  
الحمد لله الذي هب لنا ليلة القدر هي خير من ألف شهر  
وأفضل فراغ الزمان وسرع لنا الاعتكاف في بيوتنا من  
وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن  
سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله سيد أهل البوادي والعمران  
صلوات الله عليه وعلى آله وأصحابه سادات أهل الإيمان  
والعرفان أقام بعد قدحان العشر الأخير من رمضان  
هو زمان الاعتكاف وزمان تحري ليلة القدر لينيل لأجر  
والرضوان وقد نطق بفضل هذا الحديث والقرآن فقد قال  
الله تعالى ولا تبشروهن وأنتم عاكفون في المساجد وقال  
الله تعالى ليلة القدر خير من ألف شهر وقال رسول الله صلى  
الله عليه وسلم من قام ليلة القدر ليما ناء واحتسابا  
غفر له ما تقدم من ذنبه وقال عليه الصلوة

عليه متفق عليه

عليه احمد وفسا

وَالسَّلَامُ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مِنْ حُرْمِ خَيْرِهَا  
 فَقَدْ حُرِّمَ. وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ  
 الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ فِي كُبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَصْلُونَ  
 عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يُذَكِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْمُتَعَكِّفِ: هُوَ يَتَكَفَّفُ الذُّنُوبَ  
 وَيَجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: تَجْرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ  
 الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
 مَنْ شَهِدَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي جَمَاعَةٍ فَقَدْ أَخَذَ بِحِطِّ مَنَاهَا  
 وَكَانَتْ تَفْسِيرُ الْمَرْفُوعِ مِنْ حُرْمِ خَيْرِهَا فَقَدْ حُرِّمَ.  
 فَالَّذِي شَهِدَ فِي جَمَاعَةٍ لَهُ مُجْرَمُ خَيْرِهَا. أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. وَالْفَجْرِ وَلَيَالِ عَشْرِهِ  
 وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا أَيْسَرَهُ

عنه

عنه ابن ماجه

عنه بخاري

عنه ابن جرير في الفوائد عن مالك

عنه ابن عباس  
 بعشر الاواخر من رمضان  
 لهذا في الدر المنثور

## الخطبة الثامنة والاربعون في احكام عيد الفطر

الحمد لله الذي فققنا للتكئيل عِدَّةَ رَمَضَانَ + وَنَكِيرَهُ  
 عَلَى مَا هَدَانَا لِلْخَلَالِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ + وَنَشْهَدَانِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدَانِ سَيِّدَنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الْأَمِينُ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ أَجْمَعِينَ + وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا + أَمَا بَعْدُ فَقَدْ  
 أَنْقَضَ شَهْرَ الصَّيْرِ + وَظَلَّالَ يَوْمَ الْفِطْرِ + لَهَا طَاعَتُكَ  
 وَأَعْمَالُكَ لَا تُحْتَمَلُ لِعَقْلَةٍ عَنْهَا وَالْإِهْمَالُ + مِنْهَا التَّلَاقُ  
 لِمَا قَرِطَ مَنَاقِي هَذِهِ الْأَيَّامِ + لِئَلَّا تَرْغَمَ أَوْفَاكُمَا قَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ + وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ  
 رَمَضَانُ ثُمَّ أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَهُ + وَمِنْهَا أَحْيَاءُ لَيْلَةِ  
 الْعِيدِ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي  
 الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ +

عہ یہ خطبہ رمضان کے  
 چوتھے جمعہ میں پڑھا جائے  
 جس کے بعضی طور پر پیرا غیر جمعہ  
 ہو اور اگر پانچواں جمعہ یعنی  
 آیتوالا ہو تو یہ خطبہ پانچویں  
 جمعہ میں پڑھئے اور اس پر چوتھے  
 جمعہ میں تیسرے جمعہ والا  
 خطبہ پڑھئے اور اگر  
 پانچویں جمعہ نہ آئیگا مرن  
 شبہ ہو تو یہ چوتھے جمعہ کا  
 خطبہ چوتھے پانچویں دنوں  
 جمعہ میں پڑھئے

۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰



عبد اوداود ١٢٥

علاء مفتح عليه

علاء مفتح عليه ١٢

وَمِنْهَا صَدَقَةُ الْفِطْرِ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قُلُوبَةٍ عَنْ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ  
 ذَكَرَ وَأَنْتَ الْحَدِيثُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ  
 صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ  
 إِلَى الصَّلَاةِ وَمِنْهَا الصَّلَاةُ وَالْخُطْبَةُ فَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُخْرِجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلِّ  
 فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَتَذَكَّرُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَصُوفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ  
 النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ  
 وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ  
 وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَذَاكُمْ  
 وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

## الخطبة التاسعة والاربعون في الحجة والرياسة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِبَيْتِ الْعَرِيقِ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا +  
 وَآكْرَمَهُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى نَفْسِهِ تَشْرِيفًا وَتَحْصِينًا وَمَنًّا + وَأَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ + وَسَيِّدُ الْآلَةِ + صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ  
 وَآصْحَابِهِ قَادَةَ الْحَقِّ + وَسَادَةَ الْخَلْقِ + وَسَلَامُ تَسْلِيمٍ كَثِيرًا +  
 أَفَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ أَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا الْحَجُّ أَشْهُرٌ  
 مَّعْلُومَاتٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ  
 الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ + وَقَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى فِي الْحَجِّ وَ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا +  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَمْ يَمْسَعْ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةً ظَاهِرَةً  
 أَوْ سُلْطَانًا جَائِرًا أَوْ مَرَضًا حَالِسًا فَمَاتَ قَلِمَتْ نَسَمُهُ  
 يَوْمَ يُقَالُ لَنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ

مع سوال کے  
 پہلے جمعہ میں پڑھا  
 جاوے ۱۲

۱۲ متعلق علیہ السلام ۱۲ دارعی ۱۲ علی بن الدار الشافعی عن اوسمط الطائری فی الخطبۃ ابن مردودہ نقل عن کثیرین المسافر ۱۲

حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ جَعَلَ يَوْمَهُ وَلَدَةً لَّاهُ وَأَعْتَمَرَ  
 عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ أَرْبَعَ مُمَرَّكُهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا  
 الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ الْحَدِيثُ + قَالَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ  
 تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا كَيْفِيَانِ الْفَقْرُ وَالذُّنُوبُ وَ  
 مِنْ تَمَكُّلَاتِ الْحَجِّ زِيَارَةُ سَيِّدِ الْقُبُورِ + لِسَيِّدِ أَهْلِ الْقُبُورِ + وَ  
 وَرَدَ فِي فَضْلِهَا الشَّنُّ + إِسْنَادُ بَعْضِهَا حَسَنٌ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي وَأَنَا  
 أَنْبِئُكُمْ + بِأَمْرٍ يَهْمُكُمْ + وَهُوَ أَنَّ ذَا الْقَعْدَةِ الَّذِي يَلِي  
 شَوَّالًا لَمَّا كَانَ مِنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَوَقْتُ الْقُوعِ عُمَرُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ + فَأَيُّ شَيْءٍ فِي يَمِينِهِ أَيْ كَلَامِهِ فَمَا أَشَدَّ  
 شِنَاعَةً مَنْ يَعْقِدُ فِيهِ شَوْكًا بَعْضُ مَنْ أَخْبَرَهُ لَهُ بِالْأَحْكَامِ +  
 اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَادِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّةِ  
 يَا تَوَكُّلْ رَجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ه

١- معلق عليه ١٢- علف ترمذي و نسائي ١٣

١٤- ابن اثار السنان عن ابن خزيمة في صحيحه والدارقطني واخرين واسناده حسن ١٥

## الخطبة الخمسون في اعيال ذى الحجة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَوْلَا لُطْفُهُ مَا اهْتَدَيْنَا + وَلَوْلَا قَضْلُهُ  
 مَا تَصَدَّقْنَا وَارْتَضَيْنَا + وَلَوْلَا صُحْبَتُنَا وَنَشْرُهَا  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ + وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي أَنْزَلَتْ بِهِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا +  
 عَلَيْهِ نَفْسُنَا وَأَهْلِيْنَا قَدْ دِينَنَا + وَلَوْلَا هُوَ مَا عَرَفْنَا الْحَقَّ وَلَا دَرَيْنَا +  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَهِدُوا بِدَا  
 وَحْنِنَا + مَا بَعْدَ فَقْدِ حَنْ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ + شُرِعَتْ لَنَا فِيهَا  
 أَحْكَامٌ + وَأَعْظَمُهَا التَّضْحِيَةُ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ + وَسُتُذَكَّرُ  
 فِي خُطْبَةِ عَاشِرِ هَذِهِ الْأَيَّامِ + وَمِنْهَا صِيَامُ الْعَشْرِ بِمَعْنَى التَّسْعِ  
 وَالْقِيَامِ + وَكُلُّ عَمَلٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ + فَقَالَ فِيهَا سَيِّدُ الْأُمَمِ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا مَنْ يُكْرِمُ الْيَوْمَ الْحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ  
 فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ + يَعْدِلُ حَيَّاهُ كُلُّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ

عہ ذی الحجہ سے  
 پہلے جمعہ میں  
 پڑھا جاوے گا ۱۲

۱۲ ترمذی و ابن ماجہ

على مسامحة وعلين آثار السنان عن ابى بكر بن ابى شيبة م مع تصحيح السنن ١٢

سِتَّةَ وَقِيَامٍ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا يَقِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ لَا سِيَّامًا صَوْرَةً  
الَّتِي قَالَ فِيهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ  
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ ۚ وَمِنْهَا  
التَّكْبِيرُ دَرَجَاتٍ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلَاةِ  
الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ إِخْرَائِكُمْ  
التَّشْرِيقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ ۚ وَمِنْهَا أَحْيَاءُ لَيْلَةِ الْعِيدِ وَمِنْهَا  
الصَّلَاةُ وَالْخُطْبَةُ ۚ وَقَدْ سَبَقَ فِي خُطْبَةِ إِخْرَاصِ مَضَانِ  
وَتَكَرَّرُوا أَيْلَهُ مَا تَسْمِيَةً عَلَى الْإِخْوَانِ ۚ وَهِيَ مِنْ أَحْيَى  
لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ الْحَدِيثُ ۚ وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
يُخْرِجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْحَدِيثَ ۚ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۚ وَالْفَجْرُ وَلَيْلِ عَشِيرَةٍ وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ

محقق الدر المنثور

باسانيد عديدة

ان ابني صلى الله

عليه سلم قال ان

العشر عشره ضحى

والوتر يوم عرفة

والشفع يوم النحر ١١



## خطبہ عید الفطر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ  
 الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْعِمِ الْحَسَنِ الَّذِي كَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْجُودِ  
 وَالْإِحْسَانِ ذِي الْكُرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْإِثْتِنَانِ وَنَشْهَدُ أَنَّ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي أَرْسَلَ حِينَ شَأْنِ  
 الْكَفَرِ فِي الْبُلْدَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
 مَا مَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمُلُوكَانِ أَقَابَعُدْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ يَوْمَكُمْ  
 هَذَا يَوْمُ عِيدٍ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ فِيهِ عَوَائِدُ الْإِحْسَانِ وَرِجَالُ  
 نَبْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْعَفْرَانِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدٌ وَهَذَا  
 عِيدُنَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ

عہد تنبیہ خطبہ ثورہ  
 مولانا احتقریں خطبہ عیدین  
 کے بعد دعا کرنا چاہیے  
 چونکہ اسکی کوئی دلیل  
 شافی نہیں اسلئے اس  
 کو جمع کر لیا تھا اور  
 گو اس دعا کوئی وقت  
 معین نہ تھا مگر  
 انیسویں اطلاق  
 سے قریب دعا پڑھو  
 عیدین سے واسطہ  
 اشرف علی  
 عہد جہاں جہاں  
 بین السطور اسکا  
 اللہ اکبر پڑھا ہے سب  
 ان کے موقع پر ہے  
 اگرچہ سن میں کمی بیشی  
 کی بعض محاسن کے  
 سبب نہیں گھٹا ہے



## خطبہ عید الاضحیٰ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ  
 الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ أُمَّةٍ مِّنْكُمْ لِيَذْكُرُوا  
 اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْهُ مِنَ الْإِنْعَامِ وَعَلَّمَ التَّوْحِيدَ  
 وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 الَّذِي هَدَانَا إِلَى الْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
 الَّذِينَ قَامُوا بِأَقَامَةِ الْأَحْكَامِ وَبَدَلُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَا لِمُحَمَّدٍ مِنْ كَرَامٍ وَسَلَامٍ تَسْلِيمًا كَثِيرًا  
 أَقْبَعْدُ وَأَعْلَمُ أَنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ شَرَعَكُمْ فِيهِ مَعَ  
 أَعْمَالٍ خَرَقَتْ سَبَقَتْ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ هَذَا الْعَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ  
 بِالْإِخْلَاصِ وَصِدْقِ النَّبِيِّ وَبَيْنَ نَبِيِّ وَصَفِيٍّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوبِهَا وَفَضْلِهَا وَدَوْنِ عِلَائِهَا مِنْ سُنَّتِي فِي كُتُبِ

عید و عار کے متعلق

ہاشمہ صفحہ ۱۳۳ ملاحظہ

۱۲۰۳ھ

عید اس میں بھی

وہی ہاشمہ صفحہ ۱۳۳

خطبہ عید الاضحیٰ



## خطبة الاستسقاء

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَالَ فِي كِتَابِهِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّسَالَ بِشَرِّ الْبَيْنِ  
 يَدِي رَحْمَةً وَأَنْزَلَنَا مِنَ السَّمَاءِ طَهُورًا لِنُجِّي بِهِ بَلَدَهُ مَيِّتًا  
 وَنُسْقِيَهُ مِنْ خَلْقِنَا نَعْمًا وَأَنْتَ كَثِيرًا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ الَّذِي كَانَ يَسْتَسْقِي الْغَمَامَ بِوَجْهِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الَّذِينَ صَلَّوْا مِنَ الَّذِينَ إِلَى كَتَمِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا وَأَبْعَدُ فَيَا  
 أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ أَنْكُمْ شَكُوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِخَارَ الطَّرِيقَ عَنْ بَنَاتِ  
 زَمَانِكُمْ عَنْكُمْ وَقَدَّامَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعْدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ  
 أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيْثُ اللَّهُمَّ  
 اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ

پہلے دو رکعت نماز

جماعت سے پڑھے اور

قرأت چہرے پڑھے پھر

دو خطبے پڑھے اور دونوں

کے درمیان جلسہ بھی

کمرے پھر قبلہ کی طرف

مڑ کر کے دعا مانگیں اور

امام قلب روا کرے مقتدی

قلب روا نہ کریں اور

وہاں کفار نہ جانے پاویں



اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَهَيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاحْيَ بَدَنَكَ كَالَيْتَ  
 اللَّهُمَّ اسْقِنَا غِيَاً مُغِيَاً مَرِيْعَاً قَا مُجْلَاً مَا قَا طَبَقَا سَحَابَاً  
 اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَائِطِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ بِالْعِبَادِ  
 وَالْبِلَادِ وَالْبَهَائِمِ الْخَلْقَ مِنَ الْأَوَّلِ وَالْجَهْدِ الضَّنَاءَ مَا لَا تَشْكُوهُ  
 إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَادِرْ لَنَا الصَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ  
 بَرَكَاتِ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَرْفَعْ عَنَّا الْجُمُوعَ وَالْعُرَى وَكُشِفْ عَنَّا  
 مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ  
 غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَحَوِّلْ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ  
 رِدَاءً وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَجْعَلْ لِلْإِيْمَنِ عَلَى الْإِيْسَرِ  
 وَالْإِيْسَرَ عَلَى الْإِيْمَنِ وَظَهْرَ الرِّدَاءِ لِبَطْنِهِ وَبَطْنَهُ لِظَهْرِهِ وَ  
 اخْذِي فِي الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذَلِكَ أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَهُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ  
 بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ٥

على ابواب القوم عن دعاء النبي صلى الله عليه وسلم ١٢٠ عَيْنَ زَاوِ الْمَعَادِ عَنِ الشَّافِعِيِّ ١٢١ عَيْنَ زَاوِ الْمَعَادِ عَنِ الشَّافِعِيِّ ١٢٢ عَيْنَ زَاوِ الْمَعَادِ عَنِ الشَّافِعِيِّ ١٢٣

## الخطبة الاخيرة + لجميع خطب الرسالة

الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتَعَيْنَهُ وَاسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
 أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا ضَلَّ لَهُ + وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا  
 هَادِيَ لَهُ + وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ +  
 وَاشْهَدَانِ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا  
 بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ + مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ  
 يَعَصِ مَآفِقَهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ + وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا + أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
 عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ + وَصَلِّ عَلَى  
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ + وَبَارِكْ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ + قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ + وَاشْدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ +

١٠٩  
عَلَيْنِ ابْنُ ابْنِ

١٠٩  
عَلَيْنِ ابْنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ جَعْفَرٍ



## ضروری احکام عیدین

بصحت حاضرین اگرچہ خطبہ کیساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے مسائل خطبہ سے فالغ ہو کر منبر سے نیچے اتر کر بیان کر دے اور یہ ہیئت سنت سے زیادہ موافق ہے۔

### احکام صدقہ فطر

ہر مرد و عورت مسلمان جسکے پاس بقدر انصاب چاندی یا سونایا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ وہ انصاب اسی دن صبح صادق سے ذرا پہلے اسکی ملک میں آیا ہو اور اگرچہ روزے کسی وجہ سے نہ مکمل ہو بلکہ اگرچہ وہ دیوے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی تول سے پونے دو سیر ہوتا ہے۔ اور اگر خود دیوے تو اس کا دو چند دیوے اور دو چند کا مطلب یہ ہے کہ جس برتن میں پونے دو سیر گیہوں آجادیں اس برتن کو دو دفعہ بھر کر دے اور اگر علاوہ اسکے کچھ اور غلہ دیوے جیسے چٹنا جواری وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اسکی قیمت مذکورہ گیہوں یا جو کے برابر ہو۔ نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور بچوں اور اولاد کی طرف سے بھی اگرچہ وہ بالغ ہو فطرہ دینا باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد مالک نصیب ہو ورنہ خود اسکے مال سے ادا کرے۔ جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اور جو شخص قبل صبح مر گیا اسکا فطرہ نہیں اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عید گاہ جائیسے پہلے ادا کرے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا پہلے دیدے مگر احتیاط یہ ہے کہ رمضان سے پہلے نہ دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو یا فقوڑا فقوڑا کئی کو یا کئی آدمیوں کا ایک کو دے یہ سب جائز ہے۔ اور حسب کوز کو دے سکتی ہیں اس کو فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔

تنبیہ۔ یہ چند ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں باقی مسائل بوقت ضرورت معتبر کتابوں میں دیکھ لیں یا علماء سے دریافت کر لیں۔

عہ تقریر المرام نہ ردی سلم عن جابر بنی قصۃ یوم الفطر ثم خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس قلیاً فرغ نزل فأتی النساء فذکرهن الحدیث وردی الجناری عن ابن عباس بعد عظ النساء ثم انطلق هو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل انطلق الی بیتہ نص کون هذا التذکر بعد الخطبة وان لم یکن علی المنبر ولما کان هذا الکلام عن الخطبة فخطبوا عن الخطاب العام الذی هو من خواص الخطبة ثبت یہ ان غیر الخطبة لا ینبغی ان یکون فی أثناء الخطبة ولا علی ہیئتہ الخطبة ولا تشک ان التذکر بالہندی لیس من الخطبة المستونۃ فی شئ لان من خواصہا المقصودۃ کونہا بالعربیتہ لعم نقل خلافتہا عن صاحب الوحی او السلفۃ فلما لم یکن هذا التذکر بالہندی خطبہ مستونۃ کان اوفق بالسنتہ کونہا بعد الفراغ عن الخطبة ولحق المتبر وهو المرام ۱۲

## احکام قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جسکے پاس بقدّر نصاب چاندی یا سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب روز مرد کی ضروری حاجت سے زیادہ ہو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس نہ ہو یا مادہ سب درست ہو۔ گائے، بھینس دو برس سے کم بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو۔ اور دنبہ چھ مہینے کا بھی درست ہے جبکہ خوب فرہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہو تا ہو اور بھیڑ میں اختلاف ہے کہ بکری کے حکم میں ہی یا دنبہ کے۔ اور ہالے نزدیک بکری کے حکم میں ہی اسلئے بھیڑ بھی سال بھر سے کم کی نہ کرے۔ اونٹ گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ کم نہ ہو۔ جانور قربانی کا بے عیب ہو۔ ننگڑا، اندھا، کاٹا، اور بہت لاغر اور کوئی عضو تہائی سے زیادہ کم نہ ہو ختھی یعنی بدھیا، کی اور جسکے سینک ننگے ہی نہ ہوں قربانی درست ہے۔ اور پوہلی جسکے دانت نہ رہے ہو اور کوچی جسکے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔ دسویں تاریخ نماز عید کے بعد سے یا رمضان کے غروب سے پہلے پہلے وقت ہی اور دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ قبل نماز عید بعد صبح صادق فوج کریں بعد اسکے نماز کیلئے جائیں۔ اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض انداز سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں تول کر پورا پورا یا پیش کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو ہاں جس حصہ میں گلے پائے بھی ہوں اس میں کمی چاہئے جتنی ہو جائز ہے بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کر دے قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں اسکی رتی حصول سب تصدق کر دینا افضل ہے کھال کا بیچنا اپنے خرچ میں لانیکے لئے درست نہیں ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کیلئے بیچے تو خیر قربانی کے فوج کے وقت دعا پڑھنا ایسی ضروری نہیں کہ بدون اسکے قربانی ہی نہ ہو جسکو یاد نہ ہو بسم اللہ اکبر کہہ کے فوج کر لے۔ اور باقی مسائل ہشتی زیور اصلاح الرسوم وغیرہ میں دیکھ لیں اس جگہ اختصار کی وجہ سے نہیں لکھے گئے۔

عہ اور مستحب ہے کہ ذبح سے پہلے یہ آیتیں پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنْ صَلَواتِیْ وَنَسْکِیْ وَحْیَاہِیْ وَہِمَّ اَتٰی اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لا اشریکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اَمْرًا ۝ اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے پھر بعد فوج کے یہ کہے۔ اللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ اللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ اس جگہ جس کی طرف سے قربانی کی جائے اس کا نام لے دین کہ کنز العمال الاضافی من کتاب الحج عن علی بن ابی البرزہ ابن ابی الدنیا ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴



ضمیمہ از ناظم اشاعت در خطبہ نکاح و دعائے عقیقہ  
اکثر حضرات وقت پران دونوں چیزوں کو تلاش کیا کرتے ہیں سہولت کے لئے ان کو بھی  
جامع خطب سے درج کر دیا گیا۔

## خطبہ نکاح

الحمد لله حمداً ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور  
الفسين ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن  
يضل فلا هادي له - وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد  
أن محمداً عبده ورسوله يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته  
ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون يا أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم  
من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً  
ونساءً واتقوا الله الذي تساءلون به والرحم إن الله كان  
عليكم قريباً يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديداً  
يصلح لكم أعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله  
فقد فاز فوزاً عظيماً

علہ احمد و توفی  
و ابوداود و نسائی  
وابن ماجہ و دارمی  
و فسر الايات الثلاث  
سفیان الثوری  
قلت و سدر الایة  
الثانیة هكذا  
یا ایها الذین  
امنوا اتقوا الله  
الذی تسالون  
و کتبها علی ما ورد  
بدر القرآن و لعل  
سرده اقتباس  
لا نقل منه

## دعائی عقیقہ

اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ (اس جگہ بچہ کا نام لے) دَمِّهَا بِدَمِهَا  
وَحُمِّهَا بِحُمِّهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا  
بِشَعْرِهَا (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِّهَا اور بِحُمِّهَا اور بِعَظْمِهَا اور بِجِلْدِهَا  
بِشَعْرِهَا رکھے) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلذِّیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَاَنَا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَوٰتِیْ وَنُسُکِیْ  
وَمُحَیَّایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ  
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِہِ  
بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰہُ اکْبَرُ کہہ کر فرج کرے

۱۔ اخذ اولہ و آخرہ من حدیث البزار و الموصلی عن عائشۃ مرفوعاً كما فی جمع  
الغوائد و لفظہ اذ یجوز علی اسمہ و قولوا بسم اللہ اللہ اکبر متک و لک ہلہ عقیقۃ  
فلان اما تفصیل الاجزاء فمبین الاجمال و متحد معہ لامبائن یحتاج الی  
دلیل مستقل کاملہ دمج یجعل کالجزء من الحدیث سر د اوسند او اوسطہ  
یعنی الایتین فیما اری من القیاس علی الاضحیۃ التی وردت فیہا کما فی مشکوٰۃ  
عن احمد و ابی داؤد و ابن ماجہ و الدارمی ۱۲ منہما

کتاب خطب مع متعلقات تمام شد

۱۲۱ دعائی عقیقہ سے پھر داری نہیں ہیں

# إِفَادَةُ الْعَوَامِ

بترجمة نصوص

## خطبات الاحکام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَعْدَ الْحَبْدِ وَالصَّلَاةِ أَحَقُّ عَبْدُ الْكَرِيمِ كَتَبْتُ لِي عَفَى عَنْهُ عَرْضَ رَسَائِهِ كَيْفَ  
خطبات ہشت گئے گئے ہیں جن میں سال بھر کے جمعوں کے واسطے الگ الگ خطبہ ہے لیکن  
خطبات الاحکام لمجموعات العام۔ جو سیدی و مرشدی حکیم الامتہ سراج الملتہ حضرت  
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم کی تازہ ترین تالیفات سے ہے۔  
علاوہ دیگر ظاہری باطنی خوبیوں کے ایک ممتاز شان یہ رکھتا ہے کہ وہ بکثرت آیات و  
احادیث پر مشتمل اور احکام ظاہرہ و باطنہ کو جامع ہے چونکہ شخص عربی نہیں سمجھتا اسلئے ان  
عجیب و غریب خطبوں کے مضامین سے عام شائقین کے منتفع ہونے کی غرض سے ان خطبوں کی  
آیات و احادیث کا ترجمہ کرنا مع ضروری فوائد کے مناسب معلوم ہوا لیکن خطبہ کیساتھ ساتھ ترجمہ  
پر مضافات سنت ہے اس لئے مستقل طور سے ترجمہ کر کے اخیر میں ملحوق کر دیا گیا تاکہ سب مصالح کی

لہ بہترین صورت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد اطلاع کر دی جائے جو شائقین ٹھہر جائیں اُن کو بجائے وعظ کے  
ترجمہ سنا دیا جائے بعض لوگ خطبہ سے قبل وعظ وغیرہ شروع کر دیتے ہیں اس سے بھی اکثر نمازیوں کو تکلیف  
ہوتی ہے اس واسطے ایسا نہ کرنا چاہئے الا للضرورة مابعد فراغ المصلین من السنن ۱۷ منہ

رعایت ہو جاوے اور چونکہ یہ خطبہ خاص خاص قسم کے احکام پر مشتمل ہے لہذا ہر خطبہ کا الگ عنوان لکھ کر اس کی آیات و احادیث کا اس کے ذیل میں ترجمہ لکھا گیا ہے تاکہ ناظرین جس خطبہ کے متعلق ترجمہ دیکھنا چاہیں وہ باسانی مل سکے اور توضیح کے لئے کہیں کہیں ضروری فوائد بھی لکھ دئے ہیں۔ اور حضرت حکیم الامتہ مدفونہ صہم مولف خطبات نے اصل مسودہ میں کچھ روایات ایسی تحریر فرمائی تھیں جن کو نظر ثانی کے وقت بغرض اختصار حذف فرما دیا۔ ترجمہ میں ان کو بھی فوائد کے ذیل میں لے لیا گیا ہے۔ اور ان خصوصیات کے لحاظ اس کا لقب افادۃ العوام۔ ترجمہ نصوص خطبات الاحکام رکھا گیا ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مولانا موصوف مدفونہ صہم کی برکت سے اس کو بھی قبول فرماوے آمین ثم آمین۔۔۔ خانقاہ اہل دیہ تھانہ بھون۔۔۔ ۱۳۴۸ھ رجب الاول ۱۳۴۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ اول علم دین کی فضیلت و تاکید میں

حدیث اول ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے احکام شریعت کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت (یعنی تھوڑی سی بات اور چھوٹا سا جملہ) ہو۔ بخاری۔ حدیث دوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسے راستہ میں چلے جس میں وہ علم دین کی جستجو کرنا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔ مسلم۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ متفق علیہ۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم انبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء (علیہم السلام) نے دہم و دنیا کی میراث نہیں چھوڑی فقط علم کی میراث چھوڑی ہے پس جس شخص نے علم کو لے لیا اس نے بہت بڑا حصہ میراث انبیاء علیہم السلام کا حاصل کر لیا۔ احمد ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی۔ حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان حذف شدہ روایات کا ترجمہ درمیان ہی میں لکھا گیا تھا اور ابتدا میں فت اور ختم پر منہ ۱۲ لکھ دیا گیا تھا تاکہ استیاز رہے مگر طبع ثانی کے وقت نظر ثانی کا اتفاق ہوا تو کامل استیاز کی غرض ان حذف شدہ روایات کو بالکل جدا کر دیا ہے۔ یعنی اولاً خطبہ کی موجودہ روایات کا ترجمہ درج کیا گیا اور اخیر میں

اضافہ کا عنوان قائم کر کے حذف شدہ کا ۱۲ منہ

کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابن ماجہ: یہ حکم دوسرے احکام کثیرہ کی طرح مرد و عورت دونوں کے لئے ہے جیسا کہ بعض روایات میں مسئلہ کا لفظ بھی آیا ہے۔ پس ہر ایک مرد و عورت پر اپنی اپنی ضرورت کے مسائل کا سیکھنا لازم ہے۔ اور علم سے دین کا علم مراد ہے پس جو لوگ اس حدیث شریفہ کو دنیوی علم حاصل کرنے کے لئے پڑھ دیتے ہیں وہ سخت غلطی اور تحریف دین کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس پر کوئی دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ لیکن مزید حجت قائم کرنے کے واسطے حدیث ۳۷۰۷ و ۳۷۰۸ ملاحظہ کر لی جاوے۔ حدیث ششم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص سے (دین کی) کوئی ایسی بات دریافت کی گئی جس کو وہ جانتا ہو پھر بھی اس نے نہیں بتلائی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی و فہرستہ اگر مسائل کی کسی مصلحت یا کسی عذر کی وجہ سے جواب نہ دیا جائے تو وہ اس وعید سے مستثنیٰ ہے۔ حدیث ہفتم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایسے علم میں سے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے کچھ علم صرف اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا سامان حاصل کیا جاوے وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پاویگا۔ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ۔ حدیث ہشتم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم فرائض اور قرآن شریف سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ میری ایک (دن) وفات ہونے والی ہے۔ ترمذی۔ آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے آیا وہ شخص (بہتر ہے) جو اوقات شب میں سجدہ و قیام کرتے ہوئے عبادت میں لگا ہوا ہو آخرت سے ڈرتا ہو۔ اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو یا وہ جو کہ نافرمان ہو آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں وہی لوگ غور کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ ف اس آیت مبارکہ سے علم کی اور اس میں غور کرنے کی تہلیل ثابت ہوتی ہے۔

## ترجمہ آیات احادیث خطبہ دوم عقائد سنوارنے کے بیان میں

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے اے مومنو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی تھی اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے (یا انکار کے مراد کسی قول و فعل کا مرتکب ہو) بیشک وہ راہ ہدایت سے بہت دور چاڑھا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اس کی وحدانیت کا اور دوسری سب صفات

ترجمہ خطبات الاحکام



کمال کا اعتقاد رکھے یعنی یہ سمجھے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تمام جہان کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ بڑی قدرت والا ہے بہت جلنے والا ہے اور سننے والا ہے دیکھنے والا ہے، وہ اپنے بندوں کے نیک کام کی بہت قدر کرتا ہے (یعنی اس پر ثواب و ثواب دیتا ہے) اور اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے تمام عالم میں جو کچھ ہونے والا تھا اُس نے سب پہلے ہی سے لکھ رکھا تھا (اسکو تقدیر کہتے ہیں) اُس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی وہی سب کا خالق اور رزاق ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی ہدایت خلق کے واسطے اُن کو خدا نے بھیجا ہے اور وہ سچے ہیں جو احکام اور خبریں انھوں نے پہنچائی ہیں وہ برحق ہیں اور رسول پر اتاری ہوئی کتاب سے مراد جسے اُن مجید ہے وہ خدا کے قدوس کا کلام ہے جبریل علیہ السلام اس کو لائے ہیں (اور سب پیغمبروں پر وحی لے کر بھیجی آیا کرتے تھے) اور پہلی کتابوں پر بھی یقین رکھے کہ بیشک حق تعالیٰ نے توریت انجیل زبور وغیرہ نازل فرمائی تھیں (لیکن اب اُن کو یہود و نصاریٰ نے بدل دیا اور وہ منسوخ ہو چکیں اب قیامت تک قرآن شریف ہی کا حکم جاری رہے گا اور قرآن شریف میں نہ کوئی تغیر تبدیل ہو سکا نہ آئندہ ہو سکے گا یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا خدا نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے) اور فرشتوں کے وجود کو حق سمجھے جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے یعنی یہ اعتقاد رکھے کہ مرنے کے بعد قبر میں (اور دفن نہ ہوا تو جس حال میں ہو اُنہی حال میں) سوال ضرور ہوگا۔ اور قبروں سے قیامت کے دن اُٹھایا جاویگا۔ اور نامہ اعمال تو لے جاویں گے اور سب اعمال کا حساب ہوگا۔ اور نیک بندوں کو حوض کوثر سے پانی پلایا جائے گا۔ دوز پر پل صراط رکھا جائے گا (جو بال سے باریک تلوار سے تیز ہوگا۔ جتنے لوگ اس پر سے پار ہو کر جنت میں پہنچیں گے اور دوزخی کٹ کر گر پڑیں گے) اور قیامت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت بھی کریں گے جنت والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا (جو سب نعمتوں سے افضل ہے) اور جنت دوزخ ہمیشہ رہیں گی نہ وہ کبھی فنا ہوں گی۔ نہ اُن میں رہنے والے مریں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی ضروری عقیدے ہیں مثلاً تمام صحابہ کو عادل یقین کرنا اور ان سب سے چاروں خلفاء کو ترتیب قدر افضل جاننا اور حضور کی معراج کو برحق ماننا اور اولیائے امت کی کرامتوں کا قائل ہونا وغیرہ غرض مسلمانوں کو عقائد کا سنوارنا نہایت ضروری ہے۔ زیادہ تفصیل اور کتابوں سے

یہ سب صفات قرآن و احادیث سے ثابت ہیں اور ان کے سوا اور بہت سی خوبیاں ہیں جن کی تفصیل دوسری کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے ۱۷

معلوم کر لیں اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے اور ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور جنت نصیب فرماوے آمین ثم آمین :-

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سوم پاکی کی فضیلت میں

حدیث اول - ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی نصف ایمان ہے (مسلم) اور نیز ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لوگ (قیامت کے روز) اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے اُن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوئے پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک کو بڑھا سکے وہ ٹرھالے متفق علیہ - ف یعنی جہاں تک متعارف ہاتھ پاؤں دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھو لیا کرے اور یہ اخیر کا جملہ - پس جو شخص سے اکثر تحقیق کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کا ارشاد ہے واللہ اعلم :- حدیث دوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نمونہ کا زیور وہاں تک پہنچا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے - مسلم - حدیث سوم - ارشاد فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے احمد ف یعنی جنابت اور حدیث سے غسل اور وضو کر کے پاک ہونا - حدیث چہارم ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک بال کی جگہ (غسل) جنابت سے بغیر دھوئے چھوڑ دی اس کے ساتھ (جہنم) کی لگ میں اس طرح (عذاب کیا جاوے گا - ابو داؤد و احمد و داؤد) - حدیث پنجم ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ آپ کا گزند و قیروں پر ہوا کہ بیشک ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا - (بلکہ) ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہیں چھپتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا - متفق علیہ اور ایک روایت ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا - مسلم - حدیث ششم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم رفع حاجت کی جگہ پہنچو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اُس کی پشت کرو - متفق علیہ - آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے (اے رسول) آپ اُس (مسجد حنرال) میں ہرگز نہ کھڑے ہو جائے البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی اور اس لائق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں - (اس سے مراد مسجد قبا ہے) اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہوئے کو پسند کرتے ہیں - ف احنا ذلک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے مسجد قبا والوں سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پاکی کیا کرتے ہو جس پر تمہاری تعریف (قرآن شریف میں) کی گئی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ڈھیلے سے استنجا کر نیکے بعد

باقی سے بھی استنجا کرتے ہیں فرمایا یہی بات (قابل تعریف) ہے ب اگر نجاست مقدار درہم اور صرا و صبر پھیلی ہوئی ہو تب تو استنجا کرنا فرض ہے اور اگر کم پھیلی ہو تو سنت اور اگر بالکل بھی نہ پھیلی ہو تو مستحب ہے اور زیادہ پاکی کی یہی بات ہے کہ باوجود نجاست نہ پھیلنے کے پانی سے استنجا کیا جاوے۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ چہارم نماز کے بیان میں

حدیث اول ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (وہ پانچ یہ ہیں) اس بات کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا یعنی ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا۔ اور رمضان (شریعین) کے روزے رکھنا۔ متفق علیہ۔ حدیث دوم ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس شخص نے ان کی وضو اچھی طرح کی اور ان کو ان کے وقت پر پڑھا۔ اور ان کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پر اس کے واسطے یہ عہد ہے کہ اُس کو بخشگا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اُس کے واسطے اللہ پر عہد نہیں ہے اگرچہ یہ بخشے اور اگرچہ اسے عذاب کرے۔ احمد و ابو داؤد۔ حدیث سوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اُس (خدا) کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لکڑیوں کو واسطے حکم دوں پس وہ حج کی جاویں پھر نماز کا حکم دوں پس اُس کے لئے اذان کہی جاوے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے پھر میں پیچھے رہ جاؤں ایسے لوگوں کی طرف جو کہ نماز میں حاضر نہ ہوں پس میں اُن کے گھروں کو جلا دوں۔ بخاری۔ ف مگر آپ نے ایسا کیا نہیں کیونکہ آپ کو بچوں کا خیال آگیا۔ ایت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اور (اے رسول) آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں۔ بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو یہ بات ایک نصیحت ہے ماننے والوں کے لئے۔

اضافہ۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے واسطے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات بن جاوے گی اور جس نے اُس کی حفاظت نہ کی اس کے واسطے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے روز فرعون اور قارون اور یامان کے ساتھ محشور ہوگا۔ احمد۔ دارمی۔ تہذیبی۔ ۱۲۰

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ پنجم زکوٰۃ کے بیان میں

لے حضور کا یہ مطلب ہے کہ نماز کی طہارت حل میں کو بھی متوجہ رہے ۱۲۰

حدیث اول زکوٰۃ بھی اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ہے۔ جیسا کہ خطبہ مالا کی پہلی روایت میں گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جاوے مگر ترجمہ میں کیا گیا۔ حدیث دوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن اُس کیلئے گتھے سانپ کی شکل بنایا جاوے گا (گتھے سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے) اور اس سانپ کی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہونگے (یہ نقطے بھی زیادہ زہریلے کی آنکھ پر ہوتے ہیں) وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا۔ پھر وہ سانپ اُس (شخص) کے دونوں جڑے پکڑے گا پھر (اُس سے) کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر (اس ارشاد کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائل بحسین الذین یخولون اخیر آیت تک تلاوت فرمائی بخاری۔ ف اس آیت میں یہ مضمون ہے کہ بخیل کا مال اس کے گلے میں ڈالا جائے گا حدیث سوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسے) شخص (کو خطاب کر کے) ارشاد فرمایا جس نے اپنے لئے حکم دریافت کیا تھا تو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرے کیونکہ وہ پاک ہے۔ تجھ کو وہ پاک کر دے گی اور عطیہ دیوے تو اپنے رشتہ دار و نیکو اور پہنچائے تو مسکین اور یتیم و یتیم اور مساکین کے حق کو (عین ترغیب عن احمد) آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے قائم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ ترجمہ آیات احادیث خطبہ ششم تعلیم قرآن اس پر عمل کر نیکی بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سب سے بہتر وہ شخص جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ بخاری حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کو کہا جاوے گا کہ پڑھ اور درجہ حاصل کر اور سنوار کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ کیونکہ تیرا درجہ اس آیت کے ختم پر ہے جس کو تو پڑھے۔ احمد ترمذی نسائی ابوداؤد۔ ف پس جس قدر آیات کی وہ تلاوت کریگا اسی قدر اُس کو درجات عطا فرمائے جائینگے جو لوگ دنیوی ترقی کے واسطے تعلیم دنیا میں مصروف و مشغول ہو کر قرآن شریف کی تعلیم مبارک سے غافل ہو رہے ہیں وہ لوگ غور کریں کہ کس قدر دولت سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں خداوند تعالیٰ فہم سلیم عطا فرماوے۔ حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک وہ شخص کہ جس کے جوف (قلب) میں قرآن شریف بالکل نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر جیسا ہے۔ ترمذی و دارمی۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے۔ (پس فی حرف دس نیکیاں ملتی ہیں۔ حدیث بیہکم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اس کو یاد کیا اور اس کے حلال (بتلائے ہوئے) کو حلال اور اس کے حرام (بتلائے ہوئے) کو حرام سمجھا (یعنی اُس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارہ میں اُس کی شفاعت قبول کرے گا جن کیلئے دوزخ ضروری ہو چکی ہو۔ احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی۔ لغت یعنی جو گنہگار بدو تو یہ کئے سر جانے کی وجہ سے دوزخ میں جانے کے مستحق ہو گئے ہوں اُن کی نجات ہو جائے گی۔ کیونکہ کفر و شرک کرنے والے کی کسی طرح نجات نہ ہوگی۔ آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شائد نے سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن کریم محفوظ کتاب میں درج ہے۔ اس کو بجز پاک لوگوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

## ترجمہ آیاتِ احادیثِ خطبہ ہفتم ذکر اللہ اور دعا کے بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھتی کوئی جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر گھیر لیتے ہیں اُن کو قرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اُن کو رحمت اور نازل ہوتی ہے اُن پر راحت اور تسلی اور خدا تعالیٰ اپنے پاس والوں سے اُن کا ذکر کرتا ہے۔ مسلم۔ یعنی ملائکہ مقررین سے اُن لوگوں کی تعریف کرتا ہے جو ذکر خداوندی میں مشغول ہوں کسی نے کیا خوب کہا ہے

آسمان سجدہ کند بہر زینے کہ درو یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشیند

حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اُن کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (یعنی ذکر زندہ اور غافل مردہ ہے) متفق علیہ حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ ترمذی۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ شائد کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ ترمذی وابن ماجہ حدیث بیہکم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دعا نفع دیتی ہے اس (بلا اور مصیبت) سے جو نازل ہو چکی اور اُس سے جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔ (یعنی دعا سے نازل شدہ بلا دور ہو جاتی ہے۔ اور جو آئندہ آئی والی تھی وہ بھی ٹل جاتی ہے) پس اے بندگانِ دنیا تمہارے ذمہ (ہر حال میں) دعا کرنا ضروری ہے (کیونکہ اگر اس وقت کسی آفت



میں مبتلا نہیں تو کیا خبر کہ آئینہ بھی کوئی آفت آنے والی نہیں ہے) ترمذی۔ حدیث ششم ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اللہ اللہ کیا ٹھکانہ ہے کرم کا، ترمذی۔ آیت مبارکہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کی یاد خوب کثرت سے کیا کرو اور صبح و شام (یعنی ہر وقت) اس کی تسبیح (اور پاکی) بیان کیا کرو (اضافہ رالف) آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کی کیاریوں میں گزرو تو (اُن میں سے) خوب کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کی کیاریاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ذکر کے حلقے۔ ترمذی۔ (ب) ارشاد فرمایا آنحضرت نے کہ شیطان انسان کے دل پر بیٹھا ہوا ہے جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان غائب ہو جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا ہے تو شیطان دوسو ڈالتا ہے۔ بخاری۔ (ج) آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا مانگا کرو کہ قبول کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ قلب غافل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ ترمذی۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ ششم نوافل کے بیان میں

حدیث اول۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا بندہ میرا قرب نوافل کیساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کو محبوب بنا لیتا ہوں۔ بخاری۔ ف اس سے بڑھ کر کیا دولت ہو سکتی ہے۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑ لو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا) ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے۔ اور گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اوریری بات روکتا ہے۔ ترمذی۔ حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت نے اے عبد اللہ (یعنی حضرت عمرؓ) کے صاحبزادے ہیں) فلاں شخص جیسا دہونا کہ وہ رات کو اٹھتا تھا۔ پھر اس کو ترک کر دیا بلکہ ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہے۔ متفق علیہ۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دین آسان ہے اور نہیں مبالغہ کرنا کوئی شخص دین میں مگر اُس پر دین غالب آتا ہے (یعنی جو شخص مبالغہ کرتا ہے وہ تھک کر رہ جاتا ہے) پس تم میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال پر رہو اور خوش رہو۔ اور مدہو چاہو صبح و شام اور کچھ اخیر رات کی اندھیری میں (یعنی ان تین اوقات میں نفل عبادت کر لیا کرو اس سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔ بخاری۔ ف۔ کس قدر سہولت فرما دی گئی ہے پھر بھی کوئی ہمت نہ کرے تو اس کا کیا علاج۔ حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو شخص اپنے وظیفے سے سوتارہ جاوے یا اس میں سے کچھ رہ جاوے پھر اس کو فجر اور ظہر کے درمیان کسی وقت پڑھوے تو اُس کے واسطے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔ مسلم و ضعیف الصحیح پر کتنی رحمت ہے۔ آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے ذکر کر اپنے رب کا (گواہ) اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) پکار سے کم (یعنی معطل آواز کے ساتھ) صبح اور شام کے وقت اور غافلوں میں سے مت ہو۔ و اس میں ذکر جہر اور خفی دونوں کی اجازت صحت ظہر پر موجود ہے۔ المذہب جہر مفرط (یعنی حد سے زیادہ) ممنوع ہے حدیث شریف میں اس کی حاجت آئی ہے اور ذکر جہر میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے کہ کسی کو تکلف و تشویش نہ ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ کرے کہ کسی کا تخرج نہ ہو۔

اضافہ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا کہ قیامت کے حساب کا ذکر ہے اور قرآن میں سب سے پیشتر پیشاب کے بارہ میں سوال کیا جائے گا کہ اُس سے بچاؤ کیا تھا یا نہیں) پس اگر وہ (یعنی نماز) ٹھیک رہی تو کامیاب اور یا مراد ہو گیا اور اس میں کمی رہے گی تو وہ ناکام اور بے مراد ہے گا اور اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی رہ جاوے گی تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرما دے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کیواں سب کوئی نفل ہے پس (اگر نفل ہوئے تو) اُن کے ساتھ وہ کمی پوری کیجاوے گی جو فرضوں میں رہ گئی ہو پھر اسی طرح اُس کے سب اعمال کا حساب کیا جاوے گا کہ نفل سے فرضوں کی کمی کو زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ میں بھی پورا کر لیا جاوے گا (ابوداؤد)۔

## ترجمہ آیات احادیث خطبہ نہم کھانے پینے میں نہ روی میں

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کھاؤ پیو اور اصراف مت کرو۔ و اصراف اس کو کہتے ہیں کہ گناہ کے کاموں میں خرچ کیا جاوے اور اسی میں وہ خرچ بھی داخل ہے جو بلا ضرورت شدیدہ طاقت سے زیادہ جائز کاموں میں یا غیر ضروری طاعات میں کیا جاوے کیونکہ اس کا انجام بے صبری اور حرص و بدعتی ہوتی ہے۔ حدیث شاول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) حلال کو حرام قرار دیتا نہیں ہے اور نہ مال کو ضائع کرتا ہے۔ ولیکن زہد یہ ہے کہ جو تیرے پاس موجود ہے اُس پر اُس کی نسبت زیادہ بھروسہ نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ جو یہ سمجھے گا کہ خدا نے تعالیٰ سب کاموں کا بنانے والا ہے تو دنیا میں اُس کا قلب مشغول نہ ہو گا۔ اصل زہد یہ ہے اور جو لوگ

حلال چیزوں کا استعمال ترک کر دیتے ہیں یا مال کو ویسے ہی اڑا دیتے ہیں اس کا نام زہد نہیں ہے  
 حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح امین (یعنی جبریل) نے میرے  
 دل میں یہ القا کیا کہ کوئی جاننا نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے۔ خبردار میں اللہ سے ڈرو  
 اور طلب معاش میں میاں زدوی اختیار کرو اور رزق میں دیر نہ ہونا تم کو اس بات پر سرگزشت نہ کرے  
 کہ اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرنے لگو کہ تو اللہ کے پاس ہے وہ حاصل نہیں کیا جانا  
 مگر اس کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے (شرح السنہ و تہذیب) ف اور اگر نافرمانی کی حالت میں روزی  
 ملے تو وہ نعمت نہیں بلکہ اولاد و جہان میں وبال جان ہے یہاں تو اس کی وجہ سے عین نہیں مل سکتا ہے  
 اور آخرت میں نافرمانی پر عذاب ہوگا۔ حدیث سوم۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں  
 نے فرمایا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے  
 رسول تحقیق جب میں گوشت کھاتا ہوں (بھد نفسانی) اشتعال ہو جاتا ہے اور داسا لے) میں نے  
 گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہو گئی۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْمِلُوا**  
**الْأَيْتَةَ** (یعنی اے ایمان والو حرام نہ ٹھیراؤ ان پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور چہ  
 سے تجاوز نہ کرو۔ (عین کمالین عن الترمذی) ف اس میں اس کی ممانعت ہے کہ حلال چیز کے  
 ساتھ اعتقاد یا عملاً حرام کا برتاؤ کیا جاوے یعنی اس کو حرام سمجھنے لگے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے مثلاً  
 بیماری یا ریاضت و مجاہدہ وغیرہ کے باعث حلال چیز کا استعمال ترک کر دیا جاوے اور اس  
 ترک کو ثواب نہ سمجھے بلکہ نفس کا علاج سمجھے تو مضائقہ نہیں۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے (ترمذی طہن ماجہ)  
 نیت صبار رکھ۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے کہ جن چیزوں کے بارہ میں تمہارا جھوٹا دعویٰ  
 ہے ان کی نسبت یوں مت کہہ یا کرو اور مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے  
 اور یہ حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹ پانندہ ہو۔ بیوقوفے بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ  
 باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ اضافہ۔ الف نیز حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**  
**كُلُوا مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ**۔ یعنی اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان  
 کے قدم بقدم مت چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور ارشاد فرمایا ہے **وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ**  
**جَنَّتِ الْأَيْتَةَ**۔ یعنی اور وہی (اللہ) ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جوٹیوں پر چڑھائے جاتے  
 ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جوٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانسی

مختلف طور کی چیزیں ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں بھی ہوتے۔ ان سب کا پھل کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے واجب ہے) وہ اس کے کاٹنے اور توڑنے کے دن ادا کر دیا کرو اور حد سے مت گذرنا یقیناً حد سے گذرنا والوں کو وہ یعنی اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (ب) اور سورۃ فرقان میں ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَا يَتَذَكَّرُ اللَّهُ لَهُمْ (یعنی وہ اللہ کے خاص بندے) جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ زیادتی کرتے ہیں نہ تنگی اور (بلکہ ان کا خرچ) اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ (ج) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالیقین اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے اس بات پر کہ وہ فقہ کھاتا ہے تو اس پر شکر کرتا ہے اور دینی کا گھونٹ پیتا ہے تب اس پر شکر کرتا ہے (مسلم)

## ترجمہ آیات احادیث خطبہ دہم حقوق نکاح کے بیان میں

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔ حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو انوں کے گردہ جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے پس اُسے چاہئے کہ نکاح کرے کیونکہ وہ انھوں کو (نہ نگاہی سے) زیادہ بند کرے نہ والا ہے۔ اور شرمگاہ کو زیادہ بچانے والا ہے اور جو طاقت نہ رکھے (نہ نفقہ پر قادر نہ ہو وغیرہ کی وجہ سے) پس اس پر (بکثرت) روزہ رکھنا لازم ہے بیشک وہ اس کے ایک قسم کا خصی ہونا ہے۔ متفق علیہ۔ (ف) کیونکہ زیادہ روزہ رکھنے سے ضعف بڑھ جاتا ہے اور شہوت نہیں رہتی اور خصی ہونے سے ہی مقصود ہوتا ہے کہ شہوت نہ رہے۔ بلکہ خصی ہونے میں یہ خرابی ہے کہ اگر کبھی کسی وقت وسوسہ ہو جائے تو نکاح کرنا چاہئے تو شہوت کا لوٹنا ممکن نہیں اسی واسطے بھی ہونے کی ممانعت آئی ہے۔ اور روزہ سے جو ضعف ہو جاتا ہے وہ بوقت ضرورت عمدہ غذا یا دوا کے استعمال سے دور ہو سکتا ہے حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بڑھ کر یرکۃ کے اعتبار سے وہ نکاح ہے جس میں خرچ کم ہو نہ نفی میں ہر وغیرہ کم ہو۔ افسوس ہے کہ آج لوگ زیادہ خرچ کرنے کو فریختے ہیں اور کم خرچ کرنے والے نکاح کو معیوب خیال کرتے ہیں (رفالی اللہ المشتکی) حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پیغام دے تمہیں وہ شخص جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جائیگا۔ ترمذی

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو چاہے کہ اُس کا نام اچھا رکھے اور اُس کو خوب ادب سکھاوے پس جب بالغ ہو جائے تو اُس کی شادی کرے اور اگر بالغ ہو گیا اور اُس نے (بلاعذر) شادی نہ کی اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھا پس اُس کا گناہ اُس کے باپ کے ذمہ بھی ہو گا (بیہقی) ایت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تم میں جو بے گناہ ہوں اُن کا نکاح کر دیا کرو اور (اُن کا بھی) جو تمہارے غلام کوئی عیب میں لائق ہوں اگر وہ مفلس ہو گئے تو خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے۔ (اضافہ الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں پھوڑا (متفق علیہ) پس اس سے بچنے کا بہت اہتمام لازم ہے (ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اُن کی مدد کرنا حق ہے (اُن میں سے ایک اسکو بھی فرمایا) جو نکاح کرے عفت کے ارادے سے (ترمذی نسائی ابن ماجہ) (ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی نے نکاح کر لیا تو اُس نے نصف دین کی تکمیل کر لی اب باقی نصف میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ بیہقی۔

## ترجمہ آیات واحادیث خطیب یازدہم کسب معاش میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسب حلال کا تلاش کرنا ایک فرض ہے بعد فرض کے۔ بیہقی (ف) یعنی فریضہ نماز وغیرہ کے بعد اس کا درجہ ہے یہ نہیں کہ اس میں منہمک ہو کر نماز بھی بھول جاؤ۔ اور جس کو غنائے ظاہری یا باطنی نصیب ہو وہ اس سے بالکل ہی مستغنی ہے۔ واللہ اعلم۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی شخص نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھوں کی کمائی کے کھانے سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ بخاری۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ بولنے والا امانتدار راہبیر نبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ ترمذی۔ دارمی۔ دارقطنی۔ ابن ماجہ۔

حدیث چہارم۔ آنحضرت نے طسہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ قصہ موسیٰ علیہ السلام پر پہنچے تو فرمایا بیشک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال تک اجیر بنایا اپنی شہزادگی کو پاک



رکعت اور کھانے پینے کے عوض میں (احمد ابن ماجہ) حدیث پنجم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے ارشاد فرمایا کہ جا اور لکڑیاں جمع کر اور بیچ (پیس شخص چلا گیا۔ لکڑیاں لانا اور بیچنا رہا پھر حاضر ہوا آپ کے پاس اور دس درہم کما چکا تھا اور بعض کا کپڑا اور بعض کا کھانا خرید چکا تھا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال کرنا تیرے چہرے میں زخم ہو کر اڑے (ابوداؤد ابن ماجہ) حدیث ششم۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ پس اس کمانیوالے نے اپنے بھائی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ یہ کچھ کمانا نہیں (آپ نے ارشاد فرمایا کہ شاید تجھ کو اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔ ترمذی)۔ آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانے پس جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے) کہ تم زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی تلاش کرو اور (اس حالت میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح (اور نجات ہو)۔

**اضافہ (الف)** اور حضرت علی وسعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن عمرو اور آل ابی بکر اور آل علی اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم نے کسب کی ہے (بخاری) (ب) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین) کرایہ پر دینے کا امر فرمایا ہے (مسلم) (ج) ان روایات سے کسب حلال کی ضرورت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے اس میں سعی اور کوشش لازم ہے البتہ جو شخص ایسا قوی القلب ہو جس کے لئے کسب کسی واجب میں خلل انداز نہ ہوتا ہو اس کو ترک کسب کی اجازت ہے جیسا کہ روایت ششم سے معلوم ہوتا ہے بلکہ بعض حالتوں میں متوکلین کے لئے ترک کسب افضل ہے جس کی تفصیل التکشف وغیرہ کتب تصوف سے معلوم ہو سکتی ہے اور کسب حرام سے تو ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔

**ترجمہ آیات و احادیث خطبہ دوازدہم کسب حرام سے بچنے کے بیان میں**

حدیث اول ۱۲ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے (شفیع علیہ) فاجل تصویر کی

عام طور پر خرید و فروخت مہربی ہے۔ یہ اس حدیث شریف کی رو سے حرام ہے و نیز عام طور پر گائے بھینس وغیرہ مر جاوے تو چار وغیرہ کو دیتے ہیں اور اس کا عوض لیتے ہیں حالانکہ یہ بالکل حرام ہے مردار کا کوئی عوض لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی مردار کی کھال اپنے طور پر مزدوری دے کر یا ویسے ہی رنگولی جاوے تو رنگنے کے بعد اس کھال کی بیچ درست ہے۔ حصہ دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاجر لوگ قیامت کے دن (تجار یعنی نافرمان) ہونے کی حالت میں اٹھائیں جائیں گے مگر وہ شخص جس نے (خرید و فروخت میں) تقویٰ اختیار کیا اور سچی قسم کھائی اور سچ بولا (ترمذی ابن ماجہ دارمی بیہقی) حدیث سوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھانے والے اور کھلانے والے اور کھنے والے اور گواہوں پر لعنت کی ہے (مسلم) قبل اہلک یہ سب کام بے دھڑک کئے جا رہے ہیں۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے کوئی عیب وار چیز بیچی (اور اس پر مطلع نہیں کیا وہ ہمیشہ خدا کی دشمنی اور غصہ میں رہتا ہے یا ایوں فرمایا کہ) اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں (ابن ماجہ) حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلمائے لی ہو بیشک قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں ڈالی جائیگی ساتوں زمین سے (متفق علیہ) یعنی جتنی زمین دی جائے اتنی ہی زمین ساتوں زمین کی گہرائی تک گلے میں ڈالی جاوے گی بلکہ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ زمین خود اسی ظالم سے کھدوائی جاوے گی جو لوگ دوسروں کو حق نہیں دیتے وہ ذرا خیال کریں کہ کس قدر وبال اپنے ذمے لے رہے ہیں خاص کر بعض ملکوں میں (مثلاً پنجاب وغیرہ میں) تو ہمیشہ وغیرہ واذنان شرعیہ کو بالکل ہی غور و قرار سے رکھا ہے۔ اس بارہ میں رسالہ غضب المیراث ضرور دیکھ لیا جاوے۔ حدیث ششم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور رشوت دلوانے والے پر (احمد بیہقی) حدیث ہفتم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دھوکہ دینے کے لئے بولی نہ بڑھاؤ (جیسا کہ بعض لوگ نیلام والوں سے ملکر بولی بڑھاتے رہتے ہیں تاکہ دوسرا شخص دھوکہ میں آکر زیادہ قیمت لگا دے) اور اوتی اور بکری (و نیز دیگر مویشی) کا دو دھنڈہ روکو (جیسا کہ بعض لوگ خریدار کو دھوکہ دینے کے واسطے کیا کرتے ہیں) متفق علیہ۔ حدیث ہشتم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں ہے۔ مسلم۔ ف۔ معاملات کی صفائی اور کسب حرام سے

پرہیز کے متعلق یہ چند روایتیں بھی گئی ہیں جن سے حرام خوری کی مذمت اور اس کی اکثر ضروری صورتیں معلوم ہو گئی ہیں زیادہ تفصیل کے لئے بہشتی زیور اور صفائی معاملات کا مطالعہ ضروری ہے۔

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حتی قالے ارشاد نے اے ایمان والو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریق پر مت کھاؤ لیکن (مباح طور پر ہو مثلاً) یہ کہ کوئی تجارت یا بھی رضا مندی سے ہو (تومضائقہ نہیں) اور تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔

**إضافة (الف)** اور ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے ابو داؤد و ساج کل بیح کی بہت صورتیں جو اکثر کمپنیوں کی طرف سے رائج ہیں وہاں درجیان بیہ وغیرہ سب جوا ہے (ب) آنحضرتؐ نے دھو کے کی بیح سے منع فرمایا ہے۔ مسلم (ج) ادنیٰ آپ نے پھلوں کی بیح سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کا قایل (استعمال) ہونا غلا ہر نہ ہو جواوے۔ (تشفیق علیہ) آج کل یہ بلا بھی عام ہو رہی ہے کہ پھل آسنے سے پیشتر بہا کی بیح ہوتی ہے۔ اس کو سعی بلیغ سے روکنا چاہیے۔ کیونکہ ایسے پھلوں کا بہار کے خریدار سے خریدنا بھی جائز نہیں ہے۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سیزدہم حقوق عامہ و خاصہ بیان میں

**آیات طہیات۔** ارشاد فرمایا حتی قالے ارشاد نے۔ اور نہ قتل کرو تم اپنی اولاد کو نہ تنگدستی سے ڈرو (کہ جیسا کہ کفار کرتے تھے) نہ بزارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں جیسا کہ ان پروردگار کے حقوق ہیں (قاعدہ کے موافق) نیز ارشاد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اور (دوسرے) اہل قربابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غریبا کے ساتھ بھی اور پائس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دوروں والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور ملکیہ کے ساتھ بھی اور ان (غلام لونڈیوں) کے ساتھ بھی جو (شرعاً) تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔ حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے لئے مومن کے ذمہ حق ہیں جب وہ مریض ہو تو اس کی عیادت (بیمار پڑی) کرے اور جب انتقال ہو جاوے تو اس کے (جنازہ پر) حاضر ہو اور جب دعوت کرے تو قبول کرے۔ بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور اگر عذر ہو تو قبول نہ کرے مگر حرج نہیں اور اگر کوئی شرعی عذر مانع ہو تو قبول کرنا جائز بھی نہیں ہے اور قبول دعوت کا حکم عام ہے خواہ کھانے کے لئے دعوت ہو یا کسی اور ضرورت کے لئے ہر دعوت

کو قبول کرنا حق مسلم ہے) اور جب وہ طے تو سلام کرے اور جب چھینکے (اور الحمد للہ کہے تو سستے والا) یرحمک اللہ کہے اور وہ غائب ہو یا حاضر ہو۔ (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرے (نسائی) حدیث دوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (متفق علیہ) حدیث سوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب مومن ایک آدمی کی مانند ہیں کہ اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہو تو کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو تب بھی کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے مسلم اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمان کو تکلیف ہونی چاہیئے۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی ہے (یعنی بدگمانی کی بات اکثر جھوٹی نکلتی ہے) اور نہ خود عیب تلاش کرو نہ کسی سے کسی کے عیب کی جستجو کیا کرو (لیکن اگر حاکم وغیرہ قوی قرینہ کی بند پر تحقیق واقعہ کریں تو وہ تجسس ممنوع نہیں ہے) اور دھوکہ دینے کو (نبیلام میں) قیمت دے ڈرھاؤ اور آپس میں حسد نہ کرو اور نہ آپس میں کینہ رکھو اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی نہ ہو کر (ہر مور متفق علیہ)۔

آیت مبارکہ۔ فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشک آپ خلق عظیم ہیں۔ اضافہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے ایمان والو نہ مردوں کو مردوں پر سنسنا چاہیئے۔ کیا عجب کہ (جن پر سنتے ہیں) وہ ان (سننے والوں) سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ عمرہ قوں کو عمرہ قوں پر سنسنا چاہیئے کیا تعجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دے اور نہ ایک دوسرے کو برے نقیب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام برا بھی لگتا ہے۔ اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آویں گے تو وہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچاؤ کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو۔ اور کوئی کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہارم برے سمنشین سے الگ رہنے کے بیان میں

حدیث اول۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتنوں کا ذکر کیا اور صحابہؓ

نے عرض کیا کہ آپ (اس وقت کے لئے) ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا پس تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (یعین جمع الفواہد عن ابی داؤد) یعنی باہر نہ نکلو کہ ان قصوں میں شریک ہوتا پھرے۔

**حدیث دوم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے موقع کو تلاش کرتا پھرے گا اپنے دین کو فتنوں سے بچا کر بھاگے گا (یعین جمع الفواہد عن مالک و البخاری و ابی داؤد و النسائی)

**حدیث سوم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارہ میں کہ بکڑے رہے تو مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو عرض کیا گیا پس اگر نہ ہو ان کی جماعت سے کوئی امام ارشاد فرمایا (تو ایسی حالت میں) ان کل فرقوں سے دور رہنا (یعین جمع الفواہد عن الشیخین و ابی داؤد۔)

**حدیث چہارم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلوت بہتر ہے برے ہمنشین سے۔ اور نیک ہمنشین بہتر ہے خلوت (میں رہنے) سے (بیہقی) ان سب روایات معلوم ہو گیا کہ نہ ہر حال میں خلوت بہتر ہے نہ جلوت بلکہ خلوت برے ہمنشینوں سے بچنے کے واسطے ہے اور جلوت اچھی صحبت کے لئے ہے اور فتنہ کے موقع پر ضعیف لوگوں کے لئے (یعنی جو کہ دفع فتنہ پر قادر نہ ہوں خلوت بہتر ہے جیسے کہ ابھی آئے والی آیت سے ثابت ہوتا ہے۔)

**آیت مبارکہ**۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ (موسیٰ نے کہا) اے میرے رب نہیں مالک ہوں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا پس علیحدگی کر دیجئے ہم میں اور فاسق قوم میں۔

**إضافة**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ سوال کیا گیا آپ سے اس آیت کے بارے میں بایضا الذین اصنوا علیکم الفسک الا یہ یعنی اے ایمان والو اپنی (اصلاح کی) فکر کرو۔ جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص مگراد ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں پس فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کر دو یہاں تک کہ جب تم حرص کی پیروی اور خواہش کا اتباع اور دنیا کو ترجیح دینا اور ہر ایک دلائل کے خلاف اپنی بات کو پسند کرنا دیکھو تو پھر تم پر اپنی ہی فکر لازم ہے اور اس وقت عوام کے کام کو اپنے (ذمہ) سے الگ کر۔ (یعین جمع الفواہد عن ابی داؤد و الترمذی)

**ق**۔ یعنی جب دیکھا جائے کہ شخص اپنی بات سے پرچلتا ہے اور خواہش نفسانی کو ترک نہیں کرتے اور حرص میں مبتلا ہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خلاف ہے۔



## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ پانزدہم کسی ضرورت سے سفر کرنے اور اس کے آداب کے بیان میں

آیات طہیبات۔ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اس کو (راستہ ہی میں) موت آجاوے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا (جو اس نے اپنے فضل سے اپنے ذمہ کر لیا ہے) اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ و نیز ارشاد فرمایا پس تم میں سے جو شخص ماہ رمضان میں (مریض ہو یا سفر میں ہو تو) حجائے ایام رمضان کے (دوسرے دنوں کا شکار) کرنا قضا رکھنے کے لئے اس کے ذمہ ہے و نیز ارشاد فرمایا کہ اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استیجائی سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زینین سے تیمم کر لیا کرو۔ حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کوئی راستہ چلے علم کی تلاش میں اس کے لئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دوں گا (بیہقی) حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا پس حق تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ پر اس کے واسطے ایک فرشتے کو منظر مٹھا دیا اس نے (یعنی جب وہ وہاں پہنچا تو فرشتے نے) کہا تو کہاں کا ارادہ کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی (سے ملنے) کا ارادہ رکھتا ہوں فرشتے نے دریافت کیا کہ آیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے کہ جس کو تو بڑھاتا ہے اس نے جواب دیا نہیں مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا پس میں تیری طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ یہ خوشخبری دیکھ کر بیشک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے جیسا کہ تو اس شخص کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہے (مسلم) حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے روکتا ہے سونے سے اور کھانے سے اور پینے سے پس جب پوری کر چکے مسافر اپنی حاجت کو تو اس کو چاہیئے کہ جلدی آجاوے اپنے اہل (دعیاں) کی طرف (متفق علیہ) آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اور مت ہو تم ان لوگوں کی طرح جو نکلے اپنے گھر سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے واسطے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور جو کچھ رہ کر تے ہیں اللہ اس کو (اپنے علم سے) گھیر رہے ہوئے ہے۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کے لئے بعد اس کے

کہ ان پر (کفار کی طرف سے) ظلم کیا گیا ہے۔ البتہ ہم ان کو دیکھیں، اچھا ٹھکانہ دیں گے اور اجر آخرت کا بہت بڑا حصہ (پ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سفر کے بارہ میں کہ جس شخص کے پاس زیادہ سواری ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس سببِ ارضی ہو اور جس کے پاس زیادہ زادراہ ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس زادراہ نہ ہو۔ (مسلم) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سفر کرو فراخ سالی میں تو اونٹ (وغیرہ) سواری کو اس کا حق دیدہ (یعنی راستہ میں) اس کو گھاس کھلاؤ (و) جب تم قحط کے سال سفر کرو تو جلدی سفر پورا کرو (تاکہ منزل پر پہنچ کر اس کو جلد چارہ مل جاوے) اور جب تم ملات کو منزل کرو تو راستہ سے بچو (یعنی راستہ سے الگ ٹھہرو) کیونکہ رات کو جانور راستہ پر چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ مسلم۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ شانزدہم خلاف شرع گانے اور اس کے سُننے کی ممانعت میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی لگا تاہے۔ بیہقی۔ (ف) بعض صدیقیائے کرام نے اُن شرائط کے مطابق گانا سنا ہے جو فقہاء اور عارفین نے جوازِ سماع کے لئے لگائی ہیں سو اُن پر کوئی الزام نہیں البتہ جو لوگ بدون اُن شرطوں کے سنتے ہیں وہ سخت گمراہی میں ہیں اور اپنے نفس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور شرائط کی تفصیل رسالہ حق السماع میں بخوبی موجود ہے۔

حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت خرید و گانے والیوں کو اور نہ ان کو بیچو اور ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کے مثل میں نازل ہوئی ہے۔ مِمَّنَ النَّاسِ مَن يَتَّبِعُ الْآلِیَّیْنَ یعنی اور بعض آدمی ایسا بھی ہے جو (قرآن سے اعراض کر کے) اُن باتوں کا خرید و بیع کرے جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مجھ کو میرے پروردگار نے آلاتِ کُہن اور مزامیر اور بتوں اور صلیب اور جاہلیت کے کام کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ احمد۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامتوں کے بیان میں۔ اور جب ظاہر ہو جائے گا کہ والیاں اور آلاتِ کُہن اس کے بعد اور نشانیاں بیان کر کے فرمایا

تو انتظار کرو اس وقت سُرخ ہوا (یعنی سخت اندھی کا) اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنسنے کا اور سُرخ یعنی صورتیں  
برسنے کا اور پتھر برسنے کا اور ایسی نشانوں کا جو نگاتا راویں جیسا کہ وہ لڑی جس کا دھکا کا ٹوڑ دیا  
جاوے نگاتا رگرتی ہے آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حتی نقالی شانہ نے سو کیا تم اس کلام (پاک)  
سے تعجب کرتے ہو اور اس پر ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو (یعنی کانے بجانے  
وغیرہ میں مبتلا ہو) (ف) سادہ دن کے ایک محنی یہ بھی ہیں جیسا کہ دوسرے معنی منکران کے ہیں۔  
فی الصلاح مساهد کلام و یقال للقیۃ اسمہا یساعی المہیتا بالاختاء۔

**اضافہ۔** نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستے میں تھا پس انہوں  
انہوں نے ایک مار کی آواز سنی اور اپنے ہر دو کانوں میں دونوں انگلیاں رکھ لیں اور اس راستے سے  
دوسری طرف ہٹ گئے پھر دور ہو جانے کے بعد مجھ سے فرمایا اے نافع تو کچھ (اُس کی آواز سننا  
ہے میں نے عرض کیا نہیں پس اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہمراہ تھا پس آپ نے ایک بانسری کی آواز سنی اور اسی طرح کیا جس طرح کہ میں نے اب کیا ہے  
کہا نافع نے کہ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور اس واسطے مجھ کو کان بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا (احمد  
داہود داؤد) (ف) جس چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پر سیز فرما دیں اس میں شک نہ ہو  
جس قدر بُرا سو گا اُس کو ہر عاقل سمجھ سکتا ہے۔

## ترجمہ آیات احادیث خطبہ ہفتہ ہم بشرط قدرت نیک کام کا امر کرنے اور بُرے کام سے روکنے کے بیان میں

آیت مبارکہ حتی نقالی شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوتی چاہئے جو نیکی کی  
طرف لوگوں کو بلاوے اور بُرائی سے روکے اور وہی فلانچ پانے والے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے  
اللہ تعالیٰ نے کہ اُن کو مشائخ اور علما مگنہ کی بابت کہنے سے (یعنی جھوٹ بولنے سے) اور حرام مال کھانے  
سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی اُن کی یہ عادت بُری ہے۔

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر یعنی  
ناجائز کام کو دیکھے چاہیے کہ اُس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے پس اگر (اتنی بھی) طاقت نہ رکھے تو اپنی  
زبان کے ساتھ (اُگاہ کر دے) اور اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو بلکہ زبان سے روکنے پر بھی

اندیشہ ہو تو پھر اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور بہکڑ اور ایمان ہے (یعنی ادنیٰ درجہ کا ایمان یہ ہے کہ بری بات کو دل سے برا جانتا رہے اور اگر دل سے اس کو برا بھی نہ سمجھا تو پھر ایمان کہاں رہا۔ مسلم۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی شخص جو کبھی قیوم میں گناہ کرتا ہو ان لوگوں میں (اور) وہ لوگ طاقت رکھتے ہوں اس کو روکنے کی (اور پھر بھی ہندو کئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا ان کے مرنے سے پہلے (ابو داؤد و ابن ماجہ) حدیث سوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جو اس کو دیکھتا ہو ہو اور نا پسند کرتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس سے دور رہا اور جو غائب ہوا اور اس گناہ سے راضی ہوتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا ہے کہ اس کے پاس حاضر ہو۔ ابو داؤد۔

حدیث چہارم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو الٹ پلٹ کر دے اس کے باشندوں سمیت پس جبریل نے عرض کیا اے پروردگار بیشک ان میں تیرا فلاں بند ہے اس نے انکھ جھپکنے کی برا بھی تیری ناقہ رانی نہیں کی۔ ارشاد ہوا الٹ پلٹ کر دے اس شہر کو اس بندے پر اور ان لوگوں پر کیوں کہ اس کے چہرے کا میرے لئے کبھی ایک بھی رنگ نہیں بدلا۔ آیت مبارکہ حق تعالیٰ شانہ، کلا و شاد ہے کہ اغنیاء کیجئے نعمانی کو اور حکم کیجئے شکی کا اور روگردانی کیجئے جاہلوں سے۔

**اضافہ۔** (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ عام طور پر عذاب نہیں بھیجتا بعض لوگوں کے عمل کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ اپنے لئے منکر کو دیکھیں اور وہ قادر بھی ہیں اس کے انکار پر پھر بھی اس کو نہ روکیں پس جب وہ ایسا کریں (یعنی باوجود قدرت کے فعل منکر دیکھتے رہیں) تو حق تعالیٰ سب خاص اور عام کو عذاب دیتا ہے۔ (شرح السنہ)

(ب) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم نیک کاموں کا امر کیا کرو اور برے کام سے روکا کرو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے پھر تم اس سے (عذاب دو رکرنیکی) دعا مانگو گے اور تمہاری دعا مقبول نہ کی جاوے گی۔ ترمذی۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ ہشتم آداب معاشرت  
کے بیان میں

غفر طہر پر چند روایتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک کے متعلق لکھی جاتی ہیں تاکہ آپ کی اُمت ان کی پیروی کر کے یہودی حاصل کرے (روایت اول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے تھے (صورتاً بھی سیرتاً بھی) اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے (متفق علیہ) (روایت دوم) اور آپ نے کبھی کسی چیز کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خادم کو مارا مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوں (اس وقت تو مارنا کیا بلکہ قتل تک کی بھی نوبت آئی ہے) (مسلم) (روایت سوم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بے حیائی کی بات فرمایا کرتے تھے اور نہ بتکلف ایسی بات فرما سکتے تھے (یعنی آپ کی زبان مبارک سے بے حیائی کی بات نکلف اور قصد سے بھی نہ نکل سکتی تھی) اور نہ بازاروں میں چلنے والے تھے اور نہ برائی کا بُرا بدلہ دیتے تھے بلکہ معاف اور درگزر فرما دیا کرتے تھے (ترمذی) (روایت چہارم) اور آنحضرتؐ بیمار کی عیادت بھی کیا کرتے تھے اور جنازہ کے ہمراہ بھی تشریف لے جاتے تھے اور غلام تک کی بھی دعوت قبول فرمایتے تھے۔ (ابن ماجہ و بیہقی) (روایت پنجم) اور آنحضرتؐ اپنے پاؤں خود سی لیتے تھے اور اپنے کپڑے بھی سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں کام کاج کر لیتے تھے جیسا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہوں ورنہ آپ اس سے پاک تھے) اور بکری دوہ سیتے تھے اور اپنا کام خود کر لیتے تھے (ترمذی) (روایت ششم) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش رہنے والے تھے۔ (شرح السنہ) (روایت ہفتم) اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی پس مجھے کبھی اف بھی نہیں فرمایا اور نہ کسی (کلام پر) یوں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور نہ کسی (کلام کے متعلق) یوں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا (متفق علیہ) (روایت ہشتم) اور آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ مشرکین پر بدعہ کیجئے ارشاد فرمایا کہ میں لعنت کرتے والا نہیں بھیجا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (مسلم) (روایت نہم) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پرہیز میں جو بس جب کوئی ناگوار بات ملاحظہ فرماتے تو ہم اس ناگوار کو آپ کے چہرہ مبارک پر شناخت کرتے تھے (لو آپ شرم کی وجہ سے زبان مبارک سے ظاہر نہ فرماتے تھے) (متفق علیہ)

(آیت مبارکہ) اذ حق قل لے نے ارشاد فرمایا ہے مگر بیشک آپ خلق عظیم پر ہیں۔



**اضافہ** (الف) اور آنحضرت سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے (جواب میں) نہیں فرمایا۔ (ب) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا درست مبارک اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنا ہاتھ الگ کر لیتا تھا اور نہ آپ اس کی جانب سے رُخ پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی (بات وغیرہ پوری کرنے کے بعد) اپنا رُخ پھیر لے اور آپ کبھی اپنے جلیس سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے برابر بیٹھتے تھے (ترمذی)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ نوزدہم اصلاح باطن کے بیان میں

(آیات طیبات) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے تو (بات یہ ہے کہ نہ سمجھنے والوں کی آنکھیں اندھی نہیں ہو جائیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اعراب (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہو، لیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہراً) تابعدار ہو گئے ہیں اور اب تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کو برابر بنایا ہے پھر اس کو پرہیزگاری اور نافرمانی بتلائی ہے۔ کہ ضرور نجات پائی اس شخص نے کہ جس نے اس کو (یعنی نفس کو) پاک کر لیا۔ اور ناکام رہا وہ شخص جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملا دیا۔

(ف) ان سب آیات سے معلوم ہو گیا کہ ایمان دراصل فعل قلب ہے و نیز دوسرے افعال میں بھی قلب کا بہت کچھ دخل ہے پس قلب (یعنی دل) کی اصلاح نہایت ضروری چیز ہے۔ ۱۲

**حدیث اول۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آگاہ رہو بیشک (انسان کے) بدن میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ (لوتھڑا) قلب (یعنی دل) سے متفق (علیہ) (حدیث بیض دوم) آنحضرت نے حضرت ابیصہؓ سے فرمایا کہ کیا تم میرے پاس نیکی اور گناہ کا سوال کرنے کو آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ وادی نے کہا پس حضور نے اپنی انگلی کو جھک کیا پھر ان کو ابیصہؓ کے سینہ پر مارا اور ارشاد فرمایا فتویٰ لے اپنے نفس سے فتویٰ

مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (میں تخریج عراقی عن مسلم)۔  
 (ف) کہیں قلب کا لفظ آیا ہے اور کہیں نفس اور کہیں عقل اور کہیں صدر (سینہ) آیا ہے ان سب سے ایک ہی مراد ہے اور چونکہ ان سب میں کچھ نہ کچھ ملالت ہے اس واسطے سب کا استعمال صحیح ہے ان سب روایات کا حاصل یہ ہے کہ اصلاح ظاہر کا مدار اصلاح باطن پر ہے (وہو المقصود فی المقام)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بستم تہذیب اخلاق کے بیان میں

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیادہ بھاری چیز جو قیامت کے دن مسلمان کی میسران عمل میں رکھی جاوے گی وہ نیک خلق ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہے بد زبان یہود و گوگو۔ (ترمذی)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مومن اچھے خلق کے سبب بیداری اور روزہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم۔ نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرتؐ نے کہ جو مسلمان لوگوں سے ملتا ہے (اور ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور ان کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔ (ترمذی بیان ماجہ)

حدیث چہارم۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومنوں میں زیادہ کامل ایمان رکھنے والا وہ ہے جو ان میں اچھے خلق والا ہو۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ چھوڑ دو تم ظاہر گناہ اور باطن (یعنی پوشیدہ) گناہ کو بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب بدلہ دئے جائیں گے اس کا جو کہ یہ کرتے ہیں (ف) اس خطبہ میں اخلاق حسنہ کا مجمل بیان تھا اور اگلے خطبہ سے خطبہ نمبر ۴۴ تک اخلاق حسنہ کا مفصل بیان ہے کہ کون کون سے اخلاق اچھے ہیں۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (بخاری) (ب) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو (متفق علیہ) (ج) اور صحابہ نے عرض کیا۔

اے رسول خدا جو چیزیں انسان کو دی گئی ہیں ان میں سب سے عمدہ کیا چیز ہے۔ ارشاد فرمایا اچھا خلق (بہت ہی اچھا)

(د) اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کروں (احمد و مالک)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ بست و یکم حفاظت شکم و شرمگاہ کے بیان میں

آیات طیبات حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم کھانا اور پیوا دیا سرف مت کرو بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک جو لوگ حیلوں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھردے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے اور تم لوگ میراث (یعنی دوسروں کا حصہ بھی) سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور ارشاد فرمایا ہے کہ تمنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا تم تمام جہاں والوں میں سے حرکت کرتے ہو کہ مردوں پر گرتے ہو اور ان بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے واسطے پیدا کی ہیں بلکہ تم حد (انسانیت) گزرنے والی قوم ہو۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ مضر نہیں چھوڑا (متفق علیہ)

حدیث دوم۔ اور آنحضرت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ دوبارہ نظر نہ کر دیکھو تمہارے لئے پہلی نظر (یعنی جو اچانک پڑ جاوے وہ) جائز ہے اور دوسری (بد نظر کرنا یا پہلی نظر کو برقرار رکھنا) جائز نہیں ہے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

حدیث سوم۔ اور آنحضرت نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا تو فرمایا کہ کم کر اپنی ڈکار کو (یعنی کم کھایا کرو) کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں (شرح السنہ) حدیث چہارم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے پاس آنے والے کا بھی تیرے ذمہ حق ہے اور تیرے بدن کا بھی تیرے اوپر حق ہے۔ (عین مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بھوک اور خواہش نفس کے

بارہ میں جس طرح زیادتی مذموم ہے اسی طرح ایسی کمی بھی مذموم ہے جس سے نفس کا یا اہل عیال وغیرہ کا حق فوت ہوتا ہو۔

آیت مبارکہ - اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ شہیدوں کا اتباع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ تم بڑی بھاری جہی میں پڑ جاؤ۔

اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا کہ خدا آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور اس کی بھی جس کو وہ دل میں چھپاتے ہیں (پس آنکھ اور دل کو بھی گناہ سے بچانا لازم ہے) ۱۲

(ب) اور ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورتوں سے بچو کیونکہ نبی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے سبب تھا (مسلم)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ بست و دوم زبان کی حفاظت میں

زبان ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن اس کے گناہ بہت ہیں اسی واسطے شریعت مقدسہ نے خاموشی کی تعریف کی ہے اور خاموش رہنے کی رغبت دی ہے الا انکذا ظہار حق کی ضرورت پیش آجاء۔ حدیث اول۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جوارگی دونوں رانوں کے درمیان ہے میں اس شخص کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ (بخاری)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا ہے آنحضرت نے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ) (اس زمانہ میں گالی دینے کی برائی دلوں سے بالکل نکل گئی ہے بلکہ بعض لوگ تو اسکو خوشی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں خدا کی پناہ فسق کی بات اور اس کو اس طرح بے دھڑک کیا جادے۔)

حدیث سوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چنگھو جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (متفق علیہ) حدیث چہارم۔ و نیز ارشاد فرمایا آنحضرت نے کہ بیشک سحری کی ہے اور بیشک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی و دوزخ کی طرف لے جاتی ہے (مسلم) حدیث پنجم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحیح ہے

ارشاد فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (غیبت یہ ہے کہ) تو اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرے جو اس کو ناپسند ہو عرض کیا گیا کہ یہ تو فرمائے کہ اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہتا ہوں (اس پر) آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بات اس میں ہو جس کو تو ذکر کرے تب ہی تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات ہو ہی نہیں جو تو ذکر کر رہا ہو تب تو تو نے اُس پر بہتان باندھا۔ (جو غیبت سے کہیں بڑھ کر ہے) (مسلم)

**حدیث ششم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چپ رہا اس نے نجات پائی (احمد ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

**حدیث ہفتم**۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑے جس سے اس کو کوئی فائدہ مقصود نہ ہو (مالک و احمد ابن ماجہ و ترمذی و بیہقی)

**حدیث ہشتم**۔ ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ نے کہ جو شخص دنیا میں دو رویہ ہو (کہ اُس کے منہ پر اس کی بات کہے اور اس کے منہ پر اس کی اقیامت کے دن اس کے لئے آگ کی زبان ہوگی) (دارمی) **حدیث نہم**۔ اور آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو عار دلائی ہو تو نہ مرے گا وہ شخص جب تک کہ اس گناہ کو نہ کرے۔ (راوی نے کہا ہے کہ) آپ کی مراد یہ ہے کہ جب اس گناہ سے عار دلاوے کہ جس سے وہ توبہ کر چکا ہو (ترمذی) (ف) اور اگر توبہ سے قبل عار دلائی تو گواہی پر وعید کا مستحق نہیں ہے مگر یہ بھی ممنوع ہے کیونکہ توبہ سے قبل بھی خیر خواہی سے نصیحت کرنا چاہیے عار دلانا اس وقت بھی برا ہے اگر عار دلانا ہی مصلحت ہو تو دوسری بات ہے۔ **حدیث دہم**۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کے رنج پر خوشی ظاہر نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماوے اور تجھ کو مبتلا کر دے۔ (ترمذی)

**حدیث یازدہم**۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور عرش اس کی وجہ سے ہل جاتا ہے (بیہقی)

**آیت مبارکہ**۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالے پاتا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا تیار (موجود ہوتا ہے)

**اضافہ (الف)** آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم (منہ پر) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی والہ دو (مسلم) (ف) یعنی ان کو سختی سے منع کرو و البتہ اگر کسی وجہ سے سختی



کی ہمت نہ ہو یا مناسب نہ ہو تو نرمی سے منع کرنے کا مضائقہ نہیں ۱۲  
 (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جھوٹ کو چھوڑا اس حال میں  
 کہ وہ باطل ہو۔ (یعنی جس موقع پر شریعت نے اجازت دی ہو اس موقع پر جھوٹ کو چھوڑ دیا) تو اس  
 کے واسطے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جاوے گا۔ اور جو شخص جھگڑے کو ترک کر دے اس حال میں  
 کہ وہ حق پر ہو تو اس کے واسطے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جاوے گا۔ (ترمذی)  
 (ج) اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کا فرشتہ (فرشتہ  
 اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے بوجہ اس (فعل ناشائستہ) کی بدبو کے جو اس بندہ نے کیا ہے (یعنی)  
 (د) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نہ طعنہ مارے والا ہو تا ہے اور نہ لعنت  
 کرنے والا ہو تا ہے اور نہ بے حیائی کی بات بکنے والا ہو تا ہے اور نہ بد زبان ہو تا ہے۔ (ترمذی)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ بست سوم کینہ اور حسد اور غصہ کی برائی میں

آیات طبعیات حق تعالیٰ شائد نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ (مظہم مسلمان مکہ سے کہیں) مل گئے  
 ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دروناک سزا دیتے جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ  
 دی اور عار بھی جاہلیت کی (ف) اس موقع پر جو بیجا ضد کفار نے کی تھی وہ محض حسد و کینہ کی جو  
 سے تھی ۱۲ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ کسی خاص قوم کی عداوت تم کو اس بات پر برا لگختہ نہ کرنے کے  
 تم عدل نہ کرو۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ (اے پیغمبرؐ آپ کہئے کہ) میں حسد کرنے والے  
 کی شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا جس نے آپ  
 سے عرض کیا بھٹاکہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ غصہ مت ہو اگر پھر اس شخص نے اس  
 (سوال) کو کئی مرتبہ دہرایا آپ نے ہر مرتبہ ہی فرمایا کہ غصہ مت ہو اگر (بخاری)

حدیث دوم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو  
 غصہ آوے اور وہ کھڑا ہو تو اس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر اس کا غصہ چلا جاوے (تو خیر)  
 ورنہ لیٹ جاوے (احمد ترمذی) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو (متفق علیہ) حدیث چہارم۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ پہنچ جاویں گی (یعنی) حسد بغض اور وہ موند دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بال موند دیتی ہے، لیکن دین کو موند دیتی ہے (یعنی برباد کر دیتی ہے) (احمد ترمذی) حدیث پنجم۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ بچو، تم حسد سے بکو، کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھالتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابوداؤد) حدیث ششم۔ وزیر ارشاد فرمایا ہے: آنحضرتؐ نے کہ جمہورات اور پیر کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، سوائے اس شخص کے کہ جس کو اپنے (مسلمان) بھائی سے بغض ہو، میں کہتا ہوں کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ (مسلم)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی گئی ہے جنت ان متقوں کے کے جو خراج کرتے ہیں اللہ کی راہ میں فراغت میں (بھی) اور تنگی میں (بھی) اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی (تقصیرات) سے دگدگ کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ (ف) غصہ سے حسد (کینہ) پیدا ہوتا ہے جبکہ بدلہ لینے کی طاقت نہ ہو اور جس شخص سے کینہ ہو جب اس پر اللہ کی کوئی نعمت دیکھتا ہے تو حسد پیدا ہو جاتا ہے اس علامت کے سبب ان کو ایک ہی خطبہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اضافہ (الف) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو چھپاڑنے والا حقیقت پہلوان نہیں پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (متفق علیہ) (ب) اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندے نے کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک اس غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں بھرا کہ جس کو اللہ کی رضامندی کے لئے پی جامے (احمد) (ج) وزیر ارشاد فرمایا کہ بیشک غصہ ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلا شہد کو (بیہقی)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و چہارم دنیا کی مذمت میں

دنیا نے دینہ کی مذمت قرآن شریف اور احادیث میں بکثرت وارد ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مقصود

یہی ہے کہ لوگوں کو دنیا سے ہٹا کر آخرت کی طرف متوجہ کیا جاوے مگر اس جگہ اختصار کی وجہ سے فقط چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔ **حدیث اول**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا نہیں ہے مگر ایسی جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈالے پس چاہیے کہ اس کو دیکھے کہ کیا لے کر لوٹتی ہے۔ (مسلم) (ف) یعنی جو نسبت سمندر کے سامنے ایک انگلی پر لگے ہوئے پانی کو ہے کہ بالکل قابل شمار نہیں ہے اس طرح دنیا آخرت کے سامنے بالکل بیچ ہے۔ **حدیث دوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا مسلمانوں کے واسطے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے (مسلم) **حدیث سوم**۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک ٹھہر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ بھی نہ دیتا (احمد ترمذی ابن ماجہ) **حدیث چہارم**۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے دنیا کی محبت کی اس نے اپنی آخرت کو ضرر پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کی محبت کی اس نے اپنی دنیا کو ضرر پہنچایا پس ترجیح دو (جہان فانی پر) (عالم جاودانی کو) (احمد بیہقی)

**حدیث پنجم**۔ اور ارشاد فرمایا ہے سرور عالمؐ نے کہ مجھ کو دنیا سے کیا تعلق اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر اس سواری کی مانند جو (چلتے چلتے کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اس کو چھوڑ کر چل دیئے) (احمد ترمذی ابن ماجہ)

**حدیث ششم**۔ نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے (بیہقی) **حدیث ہفتم**۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہو جاؤ تم آخرت کے طلب کرنے والے اور دنیا کے طلب کرنے والے مت بنو (البیہقی)

**آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ تم ترجیح دیتے ہو دنیوی زندگی کو اور (حالانکہ) آخرت (دنیا سے ہزار درجہ) بہتر ہے اور (بیشک) باقی رہنے والی ہے۔

**إضافة**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بکری کے کن کٹے مردار بچے پر گذر ہوا (اس وقت) فرمایا کہ تم میں کون شخص پسند کرتا ہے کہ یہ (مردار) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جاوے لوگوں نے عرض کیا کہ (درہم تو بہت ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ کسی ادنیٰ چیز کے بدلہ میں مل جاوے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک (مسلم) ۱۲

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وینجم بخل اور حب مال کی مذمت میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کوئی ایسا کام کرے (کہ مال و اولاد کے سبب خدا سے غافل ہو جاوے) وہی لوگ ٹوٹے میں ہیں و نیز ارشاد فرمایا حتیٰ سجاد نے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اور نہیں ہے اے ابن آدم تیرے لئے مگر وہ جو تو نے کھا لیا۔ پس فنا کر دیا۔ پہن لیا پس پرانا کر دیا۔ صدقہ کیا پس اس کو راستہ سے لگا دیا (یعنی یہ خرچ موقع پر ہوا) (مسلم) حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بچہ تم حرص سے کیونکہ حرص نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے۔ (مسلم) حدیث سوم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دیکھو کیا اور بخیل اور احسان جتنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (ترمذی)

حدیث چہارم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے انسان اگر تو فاضل (مال) کو خرچ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اُس کا روکنا تیرے لئے بُرا ہے اور تجھ کو قدر ضرورت پر ملامت نہیں کی جاتی اور (خرچ کرنے میں) ان سے ابتدا کر جو تیرے عیال میں ہیں (مسلم) اور یہ مذمت حج کرنے کی اور مکہ آنے کی جب ہے کہ وہ دین کے لئے نہ ہو اور اگر دین کے واسطے ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے (نصفہ موسیٰ و خضر میں) ارشاد فرمایا ہے پس تیرے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں (تیم بچے) اپنی جوانی کو پہرہ نچیں اور اپنے خزانے کو نکالیں تیرے رب کی رحمت سے (اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ جمع کرنا مطلقاً مذموم نہیں ہے۔) اور اگر علی الاطلاق مذموم ہوتا تو اس خزانے والے کی تعریف نہ ہوتی جیسا کہ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا میں موجود ہے۔

حدیث پنجم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ بھڑوینا اور زہم کے کوئی چیز نافع نہ ہوگی۔ (احمد)

حدیث ششم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں مضائقہ ہے غنا کا اس شخص کے لئے جو اللہ عزوجل سے دسے (یعنی حقوق مال ادا کرتا رہے) (احمد) اور حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ مال پہلے زمانہ میں مکروہ سمجھا جاتا تھا اور آج کل وہ مومن کی دھمال ہے۔

آیت مبارکہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خرچ کرو اللہ کے راستہ میں اور (الفاق فی سبیل اللہ سے رک کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو اور نیکی کرو اللہ کی کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔ (ف) بخل مذموم وہ ہے جو ایسے خرچ سے روک دے جو کہ شرعاً یا مردۃ واجب ہو۔ اور مال کی محبت وہ مذموم ہے جس میں خود مال ہی محبوب بذاتہ ہو یا جب وہ مال ایسے کام کے واسطے ہو جس سے خدا تعالیٰ راضی نہ ہو اور اگر غرض صحیح کے لئے ہو تو مذموم نہیں جیسا کہ پورے خطبہ پر نظر کر کے بخوبی واضح ہے۔

اضافہ (الف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملعون ہے دنیا رکابندہ اور ملعون ہے درہم کابندہ (ترمذی) (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک (خاص) فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و ششم حب جاہ اور ریا کے بیان میں

حب جاہ (یعنی مرتبہ کو پسند کرنا) گویا کہ لوگوں کے دل کا مالک بننا ہے اور اس کے مذموم ہونے کی یہ تفصیل ہے جو حب مال میں گزر چکی ہے اور ریا کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کے ذریعہ سے جاہ کی طلب کی جاوے اور ریلے لغوی دونوں کو یعنی جاہ کو بھی اور ریا کو بھی اصطلاحی کو بھی شامل ہے۔

حدیث اول۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہے جس نے شہرت کا لباس دنیا میں پہنا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہناوے گا (احمد ابو داؤد۔ ابن ماجہ)۔

حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کے لئے یہ آفت کافی ہے کہ اس کی طرف دین یا دنیا (میں ممتاز ہونے) کے سبب انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے مگر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ اس

شہرت کے ثمر سے بچا دے۔ (بیہقی)

حدیث سوم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو بھوکے بھڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دے جاوے



وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ کر نیوالے انہیں جتنا آدمی کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے۔ ترکہ دار (دارمی) حدیث چہارم۔ اور ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایسے نیک لوگ متقی کم ناموں کو کہ جب وہ غائب ہوں تو تلاش نہ کئے جائیں اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جائیں اور نہ قریب کئے جائیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں نکلنے میں اندھیری زمین سے (ابن ماجہ و بیہقی) (ف) اندھیری زمین سے نکلنے کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ لوگ آزادی اور گوشہ نشینی کے باعث ہر مشکل سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے ۵

ملک آزادی و گنج قناعت گنجی است کہ شمشیر بپسرنہ شود سلطان را

اور بعض علماء نے یہ مطلب لیا ہے کہ ان کے مکان شکستہ حالی کے سبب تنگ و تنہا ایک ہوتے ہیں اسی واسطے کہا گیا ہے ۵

خاکسارانِ جہاں را بختارت منگر توجہ دانی کہ دریں گرد و سوارے باشد

احقر کو پہلا مطلب زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے ۱۲ اور یہ مذمت جب ہے کہ کسی دینوی غرض کی وجہ سے دکھلاوے کا قصد کرے اور جب اس کا قصد نہ ہو تو کسی کے سامنے نیک کام کرنا مذموم نہیں ہے چنانچہ حدیث پنجم میں آتا ہے۔ حدیث پنجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں خبر دیجئے جو کہ نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی توفیق کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس کی وجہ سے اس کو دوست رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مومن کی جلد ملنے والی بشارت ہے (مسلم)

حدیث ششم۔ اور ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ نماز پڑھتا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی پہنچ گیا پس مجھ کو وہ حال پسند آیا کہ جس پر اس نے مجھ کو دیکھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ تجھے اللہ رحم کرے تیرے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدہ کا اور ایک اجر علانیہ کا (ترمذی)

آیت مبارکہ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہے اس کو ہم ان لوگوں کے لئے تیار کرتے ہیں جو زمین میں بڑائی چاہتے ہیں نہ فساد اور عاقبت متقین کے واسطے ہے۔

اضافہ (الف) دینار ارشاد فرمایا ہے کہ میرے دوستوں میں زیادہ غیظ کے قابل وہ مومن ہیں جن کی کمزوری ہو (یعنی عیال وغیرہ کا بوجھ نہ رکھتا ہو) بے فکری سے یکسوئی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو اور نماز سے حصہ رکھنے والا ہو کہ اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کی ہو اور اس کی اطاعت خلوت

اور جلوت میں (برابر) کرتا ہوا اور لوگوں میں ایسا ملاحظہ (رہتا) ہو کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ) (ب) اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے (اپنے آپ کو مشہور کیا خدا اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص ریا کاری کرے خدا اس کو چپا کا بند لے اس طرح دے گا کہ) اس کی حرکت سب پر ظاہر کر دے گا (متفق علیہ) (ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو قیامت کے دن حج کرے گا جس دن (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے (خدا کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارے گا جس شخص نے شرک کیا ہو ایسے عمل میں جس کو کسی نے اللہ کے لئے کیا ہو پس اس کو چاہیے کہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے (کیونکہ اُسی کے واسطے کیا تھا) اللہ تعالیٰ بہت بے پروا (یعنی بیزار) ہے شرک سے بہ نسبت سب شرکاء کے (احمد)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و مقیم عجب او کبر کی مذمت میں

عجب اس کو کہتے ہیں کہ انسان کسی کمال کے سبب اترائے اور اس کے زوال یا کمی کا خوف نہ کرے اور تکبر اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص سے اپنے کو کمال میں بڑھا ہوا سمجھے اور یہ دونوں سخت مرض ہیں۔ آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کو (جنگ حنین میں) اپنی کثرت پر ناز ہوا تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ حدیث اول۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے واسطے تواضع کی پس وہ اپنے نزدیک چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا خدا نے تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور (صرف) اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک گتے اور سور سے بھی زیادہ نیل ہوتا ہے (بیہقی)

حدیث دوم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں وہ خوش (نفسانی) جس کا تبارع کیا جاوے اور حرص جس کی پیروی کی جاوے اور آدمی کا اپنے نفس پر اترانا اور یہ ان سب میں سخت ہے۔ (بیہقی)

حدیث سوم۔ - ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا پس ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتہ اچھا ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے (یعنی یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق (بات) سے اکڑے (یعنی اس کو قبول نہ کرے) اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھے۔ (مسلم) حدیث چہارم۔ - اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تو دیکھے کہ حرص کی پیروی کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کا اتباع کیا جاتا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر صاحب الرائے اپنی رائے کو پسند کرتا ہے پس تیرے ذمہ فقط تیرا نفس (یعنی اس کی اصلاح) ہے اور دوسروں کے کام کی (فکر) چھوڑ دے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

آیت مبارکہ۔ - اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لئے ہے کبریائی زمین میں اور آسمانوں میں اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔

اضافہ۔ - ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ آدمی برا ہے جو کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھے اور اتراوے اور (خدا سے) کبر و متعال کو بھول جاوے۔ برا ہے وہ آدمی جو ظلم کرے اور زیادتی کرے اور بھول جاوے (خدا سے) جبار و اعلیٰ کو برا ہے وہ آدمی جو غافل ہو (حق سے) اور لہو و لہب میں مبتلا ہو اور بھول جاوے قبروں کو اور بوسیدہ (ہڈیاں) ہونے کو برا آدمی وہ ہے جو حد سے گذرے اور سرکش ہو اور اپنے اوّل و آخر کو بھول گیا الحدیث (ترمذی دیلمی)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و ہشتم غرور

### (دھوکہ کھانے) کی برائی میں

غرور کے معنی ہیں دھوکہ کھانے کے یعنی خواہش نفسانی کے موافق جو بات ہوتی ہے انسان اس کو خواہ مخواہ کسی بے بنیاد دلیل کی وجہ سے یا خض شیطانی فریب کے باعث صحیح سمجھ بیٹھتا ہے اور اس قسم کی غلطی بعض مرتبہ کفر تک پہنچا دیتی ہے بعض مرتبہ بدعت تک کبھی علماء ہوتی ہے کبھی عمال کبھی ظاہری ہوتی ہے کبھی باطنی کبھی مالی کبھی بدنی خدا تعالیٰ سب سے اپنی حفاظت میں رکھے آیات طیبات حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکہ میں ڈالے تم کو دینیوں کی

اور نہ دھوکہ مار (یعنی شیطان) تم کو اللہ سے دھوکہ میں ڈالے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری یہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آپہونچا اور تم کو دھوکہ دیا غور نے (یعنی شیطان) نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (یہودوں) میں بہت سے ناخواندہ (بھی) ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے۔ لیکن (بلا سبب) دل خوش کن باتیں (بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں (ویسے ہی بے بنیاد) خیالات پکا جیتے ہیں۔

حدیث اول۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عقلمند وہ شخص ہے جو کہ اپنے نفس کو طبع کر لے اور آخرت کے لئے عمل کرے اور نادان وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے پیچھے لگایا۔ اور (پھر بھی) اللہ سے (بدون توبہ کے) امید مغفرت کرتا رہا (ترمذی ابن ماجہ) حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اسکی خواہش اس (دین) کی تابعدار نہ ہو جیسے جو میں لایا ہوں۔ شرح السنہ حدیث سوم۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک میری امت میں ایسی قومیں نکلیں گی کہ جن میں خواہشیں اس طرح سرایت کر دی جاویں گی جس طرح کہ باولے کتے میں ہڑک سرایت کر جاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جس میں وہ داخل نہ ہوتی ہو۔ (احمد ابو داؤد)

حدیث چہارم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن شریف میں اپنی رائے سے کہا (یعنی محض اپنی رائے سے تفسیر کی) پس چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے (ترمذی) حدیث پنجم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب کاموں سے برا کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم)

آیت مبارکہ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آچکی ہے کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے سو (ایسا نہیں ہے کیوں کہ ہر تمنا) خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت (کی بھی) اور دنیا (کی بھی)۔

اضافہ۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اخیر زمانہ میں ایسے آدمی ہونگے

جو دین کے ذریعہ دھوکہ دے کر دنیا حاصل کریں گے (لوگوں کو دکھلانے) کیواسطے بھیجی کی کھال پہنیں گے۔ نری (اور تواضع ظاہر کرنے) کی غرض سے ان کی زبان شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ حالانکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے (سخت) ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وہ لوگ میری وجہ سے (یعنی میرے وسیلے) دینے کی وجہ سے (دھوکہ کھا رہے ہیں یا خجہ پر دیر کر رہے ہیں پس اپنی قسم کھائی ہے کہ ضرور ان پر انہیں میں سے ایسا فتنہ بھیجوں گا جو بڑے عقلمند آدمی کو بھی حیران کر دے (کہ باوجود عقل کے کوئی تدبیر نہ ہو سکے گی) (ترمذی)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و نہم توبہ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت میں

آیت مبارکہ۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ گناہ گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر ان کی یہ حالت ہے کہ ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں (دوسروں پر) نیادتی ہو یا اپنی ذات پر (گناہ کر کے) نقصان اٹھاتے ہیں تو (معاذ اللہ تعالیٰ) کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں (اور واقعی) اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار (اور سہٹ) نہیں کرتے اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں (البتہ اگر نادانیت میں ایسا ہو جاوے تو اور بات ہے) یہی لوگ ہیں جن کی جزا و مغفرت ہے۔ ان کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ (ہمیشہ) انہی میں رہیں گے۔ اور یہ (ان کام کرنے والوں کا) اچھا بدلہ ہے۔

حدیث اول۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ جب (گناہوں کا) اقرار کرے پھر توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (مسلم)

حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم خطا کرنے والے ہیں اور بہتر خطا کاروں میں توبہ کرنے والے ہیں۔ حدیث سوم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ خیرہ نہ لگے (یعنی حلق میں جان آ کر خرخر نہ کرنے لگے) اور اس خرخرہ سے چونکہ موت آچکنے کا پورا



یقین ہو جاتا ہے اس واسطے اس کے بعد توبہ کرنا قابل قبول نہیں (واللہ غفور رحیم) (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حدیث چہارم۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ہے کہ ندامت توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو (شرح السنہ)

حدیث پنجم۔ ذیہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق آبرو کا یا اور کسی طرح کا ہو اُس کو چاہیے کہ آج اُس سے سبکدوش ہو جاوے یعنی معاف کر لے (اور اگر حقوق مالیہ کو وہ معاف نہ کرنے لے تو ادا کرنا ضروری ہے) اس (دن) سے پیشتر کہ اس کے پاس نہ رہم ہو گناہ دینا (بلکہ) اس طرح حق ادا کیا جاوے گا کہ اگر اس کے پاس نیک عمل ہو گا تو اس (ظالم) سے اُس (مظلوم) کے حق کے موافق لے لیا جاوے گا۔ اور اگر اُس ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) کے گناہوں میں سے (بمقدار ظلم) اس پر لادوئے جاویں گے (بخاری)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے پس جس شخص نے ظلم کے بعد توبہ کی اور عمل صالح کیا تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بیشک اللہ غفور رحیم ہے۔

اضافہ۔ ذیہر آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر میں مردہ (دوسرے) والے فریاد کرنے والے شخص کے مانند ہوتا ہے انتظار کرتا ہے دعا کا جو اُس کو باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے پس جب اُس کے پاس پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ (دعاء) دنیا اور اُس کی سب چیزوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قبر والوں پر زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کے مانند (ثواب) داخل کرتا ہے اور تحقیق زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف اُن کے لئے دعا حضرت کرنا ہے ۱۲۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سی ام صبر و شکر کے بیان میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر کرنا اللہ کو اُن کا ثواب بے حساب دینا جاوے گا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔

دنیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ حدیث بقول - ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے واسطے عجیب (خوشی) ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اس کو کوئی ایذا پہنچے تو خدا کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مومن کو ہر بات پر اجر و ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ اس نعمت میں بھی جس کو وہ اپنی عبادت کے منہ کی طرف اٹھاتا ہے (یعنی) حدیث دوم۔ و نیز آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے) ارشاد فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تیرے بعد ایسی امت بھیجے والا ہوں کہ جب ان کو پسندیدہ چیز ملے تو خدا کا شکر کریں اور جب ان کو ناپسندیدہ بات پیش آوے تب بھی ثواب چاہیں اور صبر کریں حالانکہ ان میں نہ حلم ہو گا نہ عقل ہو گی۔ انھوں نے (یعنی) حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا کہ یہ کام کیسے ہو جاوے گا جب کہ ان کو حلم ہو گا نہ عقل ہو گی۔ ارشاد فرمایا کہ میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے دیدوں گا۔ یہی (یعنی) بظاہر ان میں عقل وغیرہ نہ ہو گی۔ لوگ ان کو معمولی خیال کریں گے مگر ان کا باطن رحمت خداوندی سے معمور ہو گا واللہ اعلم حدیث سوم۔ و نیز ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کھاکر شکر کرنے والا شخص خاص کے وجہ میں ہے جو روزہ رکھے اور صبر کرے (یعنی) تخریج محسن البخاری)۔

حدیث چہارم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرتؐ نے کہ بیشک جب کسی بندے کے واسطے خدا کی طرف سے کوئی درجہ مقدم ہو چکے تو پھر بندہ اس درجہ کو اپنے عمل کے ذریعہ سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس پر تکلیف بھیجتا ہے اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کے بچوں میں پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو اس کے واسطے اللہ عزوجل کی جانب سے مقدم ہو چکا ہے۔ (احمد و ابوداؤد)۔

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی جو ریاس اللہ کی نعمت سے بھاری ہوتی ہے تاکہ وہ تم کو اپنی نشانیوں میں سے دکھلاوے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔

اضافہ (الف) حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم صبر کرو تو وہ صابرین کے واسطے بہتر ہے۔ (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کرو تو میں تم کو زیادہ (نعمتیں) عطا کروں۔ (ج) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا

اے ابن آدم اگر توحید کرے اور ثواب طلب کرے صدمہ کے شروع میں تو میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب کو پسند نہ کروں (ابن ماجہ) (د) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت کی طرف بلائے جاویں گے ان میں سب سے پیشتر حمد کرنے والے ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ حمد کرنے والے کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں (عین تخریج عراقی علی الاحیاء عن ابی نعیم والبیہقی) ۱۲۔

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و یکم خوف ورجا کے بیان میں

آیات طیبیات - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈراؤ توقع کی وجہ سے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ پکارو تم اس کو ڈراؤ توقع سے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک وہ (انبیاء علیہم السلام) کو شش کرتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے شوق سے اور ڈر سے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تیرا پروردگار ضرور بخشش والا ہے لوگوں کے لئے اُن کے ظلم پر (بھی جب وہ توبہ کریں) اور بیشک تیرا پروردگار سخت عذاب والا ہے۔ حدیث اول - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے وہ عذاب (قہر) جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہوگا اور اگر کافر کو معلوم ہو جائے وہ رحمت جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت سے بالوس نہ ہو (متفق علیہ) (ف) پس لازم ہے کہ دونوں چیزیں یعنی اُمید و بیم با حفظ سے چھوڑے۔ کیا خوب کہا ہے

عافل مرو کہ مرکب مرواں مردوا  
در سنگلاخ باد یہ پیا بریدہ اند  
نویسد ہم میاش کہ زلال بادہ نوش  
تا کہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

حدیث دوم - آنحضرت ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ جوان مرنے والا تھا پس آپ نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے (یعنی تیرا حال قلبی کیا ہے)۔

اس نے عرض کیا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور بیشک اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ایسے موقع پر (یعنی دم مرگ) کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوں مگر خدا تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز دیتا ہے جس کا وہ امید دار ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے اس کو ڈر ہے (ترمذی و ابن ماجہ) و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یوں کہہ دیا تھا کہ بخدا فلاں شخص کو اللہ نے بخشے گا اُس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فلاں شخص جو جو غیر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ پس تحقیق میں نے اُس کو بخش دیا اور تیرے عمل کو جپا کر لیا۔ (امام قال مدواہ مسلم)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حتیٰ سجاد نے کہ میرے بندوں کو خبر دے دیجئے کہ میں بیشک غفور رحیم ہوں اور بیشک میرا عذاب دردناک ہے۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی تدبیر سے یہ خوف نہیں ہوتے مگر ٹوٹے والے لوگ۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ (ف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت تم میں سے ہر ایک سے اس کے پاؤں کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح (ہر ایک سے قریب) (بخاری)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سی و دوم فقر و زہد کے بیان میں

فقر کے معنی ہیں تنگدستی اور فقر و تنگدستی پر تو قناعت کرنے کا حکم ہے اور زہد کے معنی یہ ہیں کہ مال وغیرہ کی طرف رغبت اور محبت نہ کی جاوے اور یہ خود مامور بہ ہے چنانچہ حق تعالیٰ شانہ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم لوگ میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھاتے ہو (یعنی دوسرے شراکاء و مستحقین کو بھی نہیں دیتے) (ف) ظاہر ہے کہ جو شخص فقیر پر رافضی ہو وہ اس طرح اندھا دھند کام ہرگز نہیں سکتا اور جو شخص ناہم ہو اس کو تو اس طرف التفات بھی نہیں ہو سکتا ۱۲

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر (تنگدست) لوگ جنت میں امیروں سے پانچ سو سال یعنی آدھے دن پیشتر داخل ہوں گے (ترمذی)

ف آخرت میں ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اس واسطے پانچ سو سال کو آدھا فرمایا ہے

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو (یعنی میری خوشی کی) کمزوروں کی (دیکھوئی) میں تلاش کرو کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے تم کو بھی رزق دیا جاتا ہے یا (یوں فرمایا کہ) تمہاری بھی مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم۔ و نیز ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جب تم ایسے آدمی کو دیکھو جس کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی عادت دی گئی ہو تو اس کے پاس رہا کرو کیونکہ اس کو حکمت اور (دنانائی) کا انقا کیا جاتا ہے (بیہقی) حدیث چہارم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تو دنیا سے بے رغبت رہ اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت رہ وہ لوگ بھی تجھ کو دوست بنالیں گے (ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث پنجم۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے۔ اور اس کا اول فساد بخل اور اہل (یعنی ہوس) ہے۔ (بیہقی) اور سفیان نے فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) موٹا اور سخت کپڑا پہننا نہیں ہے۔ اور نہ روکھا سوکھا کھانا ہے بلکہ اصل زہد ہوس کا کم کرنا ہے۔ (شرح المست)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ بات یعنی ہر مصیبت (وغیرہ) کا مقدر ہونا اس لئے بتلادیا تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر (اتنا سرخ نہ کرو اور نہ تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ اترانے والے سخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ اضافہ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء میں فرمایا ہے اے اللہ مجھ کو مسکین کر کے زندہ رکھ اور مسکین ہی کر کے موت دے اور مساکین ہی کے زمرہ میں میرا حشر فرما (ترمذی بیہقی ابن ماجہ)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سی و سوم توحید و توکل کے بیان میں

توحید کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ کے تصرف حقیقی میں یکتا ہونے کو پیش نظر رکھے اور توکل کا مطلب ہے کہ ماسوا اللہ سے نظر اٹھالے اور توکل اعتقاد ہی یعنی اس کا عقیدہ رکھنا کہ خدا کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے۔ یہ تو سب پر فرق ہے لیکن اس سے آگے کا درجہ یعنی اس عقیدہ کے پختہ ہونے پر معاش وغیرہ کے اسباب ظنیہ کو ترک کر دے یہ قوی القلب کیلئے ہے۔

یہ طریقہ کسی امر واجب میں خلل واقع نہ ہوا اور توکل تو صید ہی کا ثمرہ ہے۔

حق تعالیٰ شانہ نے (قصہ ابراہیمی میں) ارشاد فرمایا جو تم نے خدا کو چھوڑا تم جن کو پوجتے ہو وہ تم کو کچھ نفع بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق خدا کے پاس سے طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ خدا اسی پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

حدیث اول۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابن عباسؓ سے) ارشاد فرمایا ہے اے بچے خدا کو یاد رکھو تو اس کو اپنے سامنے پاوے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان لے اس بات کو کہ اگر تمام لوگ اس پر اتفاق کریں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچا دیں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے رکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کچھ نقصان پہنچا دیں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے رکھ دیا ہے (تقدیر کے قلم اٹھائے گئے اور دفتر خشک ہو چکے) (ابن ابی انیس کوئی تغیر تبدیل نہ ہوگا) (احمد ترمذی)

حدیث دوم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن قویٰ مومن ضعیف سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر (اور بھلائی) ہے جو چیز تجھ کو (آخرت میں نفع دے اس کی حرص کر اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو یوں مت کہا کر کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا لیکن یوں کہا کر کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کیونکہ اگر (یعنی یوں کہنا کہ اگر یوں کرتا تو یوں ہو جاتا) شیطان کے کام کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومن اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر (ہوئی) ہے کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم کہاں اٹھے پھر بے جا تے ہو۔

اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ متوکلین کو دوست رکھتا ہے (ب) اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کو وہی کافی ہو جائے۔ وہ آیت یہ ہے ومن یتق الله الله الہ یتق یعنی جو



شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوا احمد ابن ماجہ واری (رج) و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح ڈھونڈھٹتا ہے جیسا کہ اس کو اس کی اصل ڈھونڈھٹتی ہے (البزعمی ۱۲)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سی و چہارم محبت اور شوق اور انس و رضا کے بیان میں

محبت کے معنی تو ظاہر ہیں کہ دل کا مائل ہونا ہے اور شوق و انس کی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی چیز ایک درجہ میں غائب ہو اور ایک درجہ میں حاضر ہو تو جس وقت غائب کی طرف خیال کر کے طلب غالب ہو جاوے تو وہ شوق ہوا اور جس وقت حاضر کی طرف خیال کر کے خوشی غالب ہو جاوے اس کو انس کہتے ہیں اور رضا کے معنی یہ ہیں کہ قضاء و قدر پر اعتراض کو ترک کر دے پھر اُس میں دُور سے ہیں ایک یہ کہ تکلیف کا احساس بھی نہ رہے یہ رضائے طبعی ہے اور دُور سے ایک یہ کہ احساس تکلیف اور رنج کا باقی رہے یہ رضائے عقلی ہے اور مامور بہ یہی ہے اور پہلا درجہ اسی پر بردا و محبت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نے فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اُگتا نے نہیں (ف) اور عادتاً ایسا حال بدھن شوق کے نہیں ہو سکتا ۱۲ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے (ف) اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ انس حاصل شدہ نعمت پر خوشی کو کہتے ہیں پس اس نسبت سے اس کا مامور بہ ہونا ثابت ہو گیا تنبیہ۔ ایک ضروری امر قابل لحاظ یہ بھی ہے کہ خوشی کو حد سے نہ بڑھنے دے اور بجائے شکر کے اکر نہ کرنے لگے ورنہ ان اللہ لا یحب الفرحین۔ کا مصداق بن جاوے گا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں فرمایا ہے اے اللہ میں تجھ سے

تیری محبت مانگتا ہوں اور اسکی محبت مانگتا ہوں جو تجھے محبوب رکھتا ہو اور وہ گل مانگتا ہوں جو تیری محبت  
مکدہ پہنچا رہے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی محبت کو میری جان اور مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی کی  
محبت سے بھی زیادہ محبوب بنا دے (ترمذی)

حدیث دوم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ میں تجھ سے تقدیر پر راضی  
رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد ٹھنڈا عیش مانگتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت مانگتا ہوں  
اور تیری ملاقات کا شوق مانگتا ہوں (نسائی)

حدیث سوم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اس حال  
میں نہیں بچتی کہ اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت و صاف پانی ہے اور ان  
پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (مقرب فرشتوں) سے کرتا ہے جو اس کے  
پاس ہیں (مسلم) اور سکینہ یعنی خوشی ہی کا نام انس ہے جیسا کہ پیشتر معلوم ہو چکا ہے۔

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو خدا  
کے علاوہ اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے (رکھنا  
ضروری) ہے اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ سے بہت ہی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر  
یہ ظالم لوگ جب کسی معیبت کو دیکھتے تو سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت (و قدرت) اللہ ہی کو ہے  
اور بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اختلاف۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ سے  
ملنے کو محبوب رکھتا ہے خدا اُس کے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو رضاء خداوندی کو ناپسند  
کرتا ہے خدا اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے (متفق علیہ)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و پنجم اخلاص و صدق کے بیان میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم قیامت کے روز اس عمل کی  
طرف ہوں گے جس کو وہ لوگ (دنیا میں) کر چکے تھے پس ہم اس کو پریشا غبار (کی طرح) بے کار  
کر دیں گے (ف) یہ خساہ ان لوگوں کے لئے ہے جو عبدت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں

وزیر ارشاد فرمایا ہے کہ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے لئے ایسی عبادت ہے جو (شرک اور ریا سے) خالص ہو۔ وزیر ارشاد فرمایا ہے کہ میں وہی ہیں جو اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر ہمیشہ میں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے رستہ میں جہاد کیا وہی لوگ صدق والے ہیں (ف) صدق کے معنی میں کامل طور پر کسی طاقت کو بجا ملانا۔

**حدیث اول۔** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے ہیں کو خالص کر کے تجھے حضور اسی محل کافی ہے (عن ترغیب بن الخاکم) حدیث سوم۔ (اور ایک شخص نے بکار کر دریافت کیا اے رسول اللہ ایمان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اہل ص (عن ترغیب بن البیہقی) حدیث سوم۔ وزیر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیت ہی کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کے واسطے وہی چیز ہے جس کی اُس نے نیت کی (متفق علیہ)

**حدیث چہارم۔** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور ابو بکرؓ اپنے گتے کسی غلام کو لے گئے کر رہے تھے پس آپ نے اُن کی طرف التفات فرمایا اور (ازراہ تعجب) یہ ارشاد فرمایا کہ لے گئے کرنے والے ہیں اور صدیقی ہیں ایسا ہرگز نہیں قسم ہے رب کعبہ کی بس (یہ سُکر) ابو بکرؓ نے اسی روز اپنا کوئی غلام آزاد کر دیا پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کچھ بھی ایسا نہ کرنا لگا۔ **آیت مبارکہ۔** اور حق تعالیٰ لائے اُن نے (آنحضرتؐ سے) ارشاد فرمایا ہے قرآن پڑھو کہ تجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اس حال میں کہ اشرک وغیرہ سے (خالص رکھو) اس کے واسطے عبادت کرو۔

**اضافہ۔** اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بشارت ہے غلصین کے واسطے کہ وہ پادشاہ کے چارے ہیں، سراند جبرافتہ انکی وجہ ہے کھل جاتا ہے (عن ترغیب بن البیہقی)

**ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و ششم مراقبہ و محاسبہ وغیرہ کے بیان میں**

یہ تو ظاہر ہے کہ بدون دوام و مواظبت اور پابندی کے کوئی عمل معتد بہ نہیں ہے اس پابندی کا تمام اصطلاح تصوف میں مرابطہ ہے اور علماء نے بھی مرابطہ کو اس معنی میں لیا ہے، چنانچہ بیضاوی نے درالبطوح کی تفسیر و اظہار سے کی ہے اور اس دوام اور پابندی کے لئے اسکی ضرورت ہے

کہ نفس کو اولیٰٰ متبتہ کر دیا جاوے کہ یہ کام کرنا پڑے گا اور قلاں قلاں کام سے پرہیز کرنا ہو گا اس تنبیہ کو مشارطہ (یعنی شرط و قرار داد) کہتے ہیں اور اس کی نگہبانی (یا بھی ضروری ہے اس کا نام مراقبہ ہے) فقط گردن جھکانا مراقبہ نہیں ہے بلکہ نفس کو گنتا ہوں سے بچا دے اور نیک اعمال پر پابندی کرے اور اس کا ہر وقت خیال رکھے یہ نگہداشت اصل مراقبہ ہے (پھر کسی وقت خاص میں اس کا حساب لینا چاہیے جس سے معلوم ہو کہ اس نے شرط قرار داد کو پورا کر دیا ہے یا نہیں اس کو محاسبہ کہتے ہیں پھر محاسبہ سے اگر معلوم ہو کہ نفس نے شرط کو پورا نہیں کیا ہے تو اس کا کسی مشقت میں ڈال کر علاج بھی کیا جاوے اس کو معاقبہ کہتے ہیں اور گذشتہ کی تلافی کے واسطے کوئی ایسا نیک عمل بھی کیا جاوے جو نفس کو گراں ہو اس کو عجاہدہ کہتے ہیں (وفقی علاج بطور سزا و جرمانہ تو معاقبہ ہے اور دائمی وظیفہ تلافی و اصلاح کے واسطے مقرر کرنا عجاہدہ ہے) پھر اس نفس کو اس کوتاہی پر دھمکا دیں اور ملامت کریں اور تلافی مافات پر براہِ نگیختہ کریں اس کا نام معاقبہ ہے یہ سب چیزیں ہیں حاصل ان کا یہ ہے کہ نفس کو کسی وقت زیادہ نہ چھوڑے ورنہ سرکش ہو جاتا ہے۔

تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کی چوری سے واقف ہے اور اس سے بھی واقف ہے جس کو سینے میں چھپاتے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس حاضر ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش نفسانی سے روکا اس کا ٹھکانہ جنت ہے اور حق تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے (جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔ حدیث اول) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ ٹھیرو ایسا نہ کرو اللہ تمہاری مغفرت کرے اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اس نے مجھ کو ہلاکتوں میں ڈالا ہے (مالک) حدیث دوم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (وراصل) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اتباع خداوندی کے بارہ میں جہاد کرے (بیہقی) (ف) یعنی جس طرح کفار سے اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جہاد کیا جاتا ہے اسی طرح نفس سے بھی جہاد کرنا چاہیے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جاوے اور یہ جہاد مقدم اور افضل ہے جہاد معروف سے حدیث سوم۔ اور حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ تم خود (نفس سے) حساب لے لو اس سے قبل کہ تمہارا حساب لیا جاوے اور اس کو جائز لو اس سے پیشتر کہ تمہاری جانچ کی جائے

اور تیاری کرو خدا کے سامنے بڑی پیشی کی جس دن تم پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات چھپ نہ سکے گی (عین کنز العمال عن ابن المبارک وغیرہ)

**آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص (اس کی) دیکھ بھال کرتا رہے کہ اس نے کل (یعنی قیامت) کے واسطے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے۔

**اضافہ** (الف) حق تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ خوشی کی پیروی (کبھی) نہ کرنا کہ وہ اللہ کے راستہ سے ٹھکرا دے گی (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اے غائب! کیا اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے (کہ جو جی میں آتا ہے وہی کر گذرتا ہے) (ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو! خدا کے عذاب سے بچتے رہو اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن نہ کوئی والد اپنے بچے کے کام آدے گا نہ کوئی بیچ اپنے والد کے کلم آدے گا۔

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و مقیم تفکر کے بیان میں

**آیات طیبات**۔ تفکر اور فکر کے یہ معنی ہیں کہ انسان کو جسمی یا عملی مفید باتیں معلوم ہیں ان میں غور کرتا رہے تاکہ اور نئی نئی باتیں حاصل ہوں اور علمی و عملی ترقی ہو اور جو ضرور رساں امور ہیں ان میں بھی غور کرتا رہے تاکہ ان سے آئندہ بچا رہے اور اگر گزشتہ زمانہ میں کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہو چکا ہے تو اس کا تدارک کرے حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو گھڑے اور بٹھینے اور کروٹ پر لیٹے اور سوچتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔ اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ شانہ نے کہ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے عالم میں غور نہیں کیا اور فرمایا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا۔ اور تم کو مٹنے جوڑا جوڑا بنایا اور تمہاری نیند کو آرام کی چیز بنایا اور رات کو پردہ کی چیز بنایا اور دن کو تمہارے لئے روزگار بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک چمکتا چراغ (یعنی سورج) بنایا اور پانی بھرے بادلوں سے خوب پانی بھریا تاکہ اُس کے ذریعہ سے اناج اور سبزہ اور گنجان باغ پیدا کریں و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کو (خدا کی) امار ہو وہ کیسا ناشکر ہے (خدا نے) اس کو کس چیز سے بنایا ہے اسکو ایک بوند سے بنایا ہے اُس کو بنایا اور پھر اس (کے اعضاء) میں اندازہ رکھا پھر اس کی واسطے

ملاستہ آسان کر دیا (پھر اس کو موت دی) پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہے گا اس کو (قبر سے زندہ کر کے) اٹھاوے گا ہرگز (شکر گزار) نہیں جو اس کو حکم کیا اس کو پورا نہ کیا پس انسان کو غور کرنا چاہیے اپنے کھانے میں کہ ہم نے پانی برسیا پھر زمین کو بھانڈا پھر اس میں غلہ اوگایا اور انگور و ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ اور میوہ اور چارہ (یہ سب چیزیں پیدا کیں) تمہارے نفع کے لئے اور (بعض) تمہارے مویشی کے واسطے۔

**حدیث اول**۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب آیت ان فی خلق السموات والارض نازل ہوئی کہ ہلاکی ہے اس شخص کیواسطے جس نے اس کو پڑھا اور ان چیزوں میں غور نہیں کیا دین تخریج عواقب صحیح ابن حبان (حدیث دوم) اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے متعلق غور کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی خلق میں غور کرو اور ذات خداوندی میں غور نہ کرو کیونکہ تم اسکا اندازہ نہیں کر سکتے (عن تخریج عن الترغیب والترہیب) اسی واسطے معذرتی نے کہا ہے۔

تو ان در بلاغت سبحان رسید نہ در کتبہ بیچوں سبحان رسید

دینر کہا گیا ہے۔

عنفا شکار کس نہ شود دام باز چیں کیں جا ہمیشہ باویدست است و دام را  
آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ دیکھ تو رحمت خداوندی کی نشانیوں کی طرف مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کر دیتا ہے بلاشبہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

**اضافہ** (الف) دینر ارشاد فرمایا ہے خدا نے عزوجل نے کہ بیشک اس میں غور کرنے والوں کے واسطے نشانیاں ہیں (ب) دینر ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ خود اپنے اندر غور نہیں کرتے (ج) اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے (د) دینر ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ مجھدار لوگ نصیحت حاصل کریں (ه) اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں عبرت ہے اہل فہم کے لئے (و) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (انبیاء و ائمہ سابقین) کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے واسطے بڑی عبرت ہے (ز) دینر ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو سمجھتی ہو۔



## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و ہشتم موت اور مابعد الموت کا ذکر

حدیث اول حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لذتوں کو قطع کرنے والی یعنی موت کو نہایت یاد رکھو (ترمذی نسائی ابن ماجہ) حدیث دوم۔ و نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مومن کی موت آتی ہے تو (کفن کے واسطے) رحمت کے فرشتے سفید شمع کا کپڑا لے کر آتے ہیں (اور مومن کی روح کو) کہتے ہیں کہ نکل اس حال میں کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے (رحل) خدا کی (دی ہوئی) راحت (اور رحمت) کی طرف اور (عمرہ اور فراخ روزی کی طرف اور ایسے رب کی طرف (جو تجھ سے) ناراض نہیں ہے پس وہ مشک کی بہترین خوشبو جیسی (مہکی ہوئی) نکلتی ہے اور اسی روایت میں آگے یہ بھی ہے کہ) اور جب کافر کی موت آتی ہے تو خدا کے فرشتے اس کے پاس ایک ٹاٹ لیکر آتے ہیں (اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ) نکل خدا نے عز و جل عذاب کی طرف اس حال میں کہ تو بھی ناخوش ہے اور خدا بھی تجھ سے ناراض ہے پس وہ نہایت بدبودار مردار کی طرح مٹری ہوئی نکلتی ہے (احمد و نسائی) حدیث سوم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مومن کی روح (بدن کی طرف ٹٹا دی جاتی ہے تو میرٹ کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں بنی بنا کر بھیجا گیا ہے وہ جواب میں کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے (جس کے ذریعہ سے تجھ کو دین معلوم ہوا) وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچا سمجھا (افسوس) کہ آج بعض نام نہاد مسلمان اس علم کو حاصل نہیں کرتے بلکہ دنیوی علم میں منہمک کر اس کو بالکل چھوڑ بیٹھتے ہیں یاد رکھو کہ قبر میں جا کر ملائوں ہی کی شاگردی کا کام آئیگی پھر اس سوال جواب کے بعد ایک بکا بنیلا آسمان سے بچائے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا ہے پس اس کے لئے جنت سے فرش نچا دو اور جنت ہی سے اس کو لباس پہنا دو اور اس کے واسطے جنت کی طرف دروازہ بھی کھول دو آنحضرت نے فرمایا کہ پھر اور دروازہ کھلتے ہی اس کے پاس جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کے لئے نگاہ پہنچنے تک قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے (اور کافر کا حال اس کے برعکس ذکر فرمایا ہے) (احمد و ابو داؤد) حدیث چہارم۔ اور آنحضرت نے ارشاد

فرمایا ہے کہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کی واسطے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو یہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذر ہوا (جیسا کہ آدمی سوچا کرتا ہے کہ یوں چلبیسے یوں ہونا چاہئے یعنی اس حیالی پلاؤں میں بھی کسی کو ان چیزوں کا خطرہ نہیں ہوا) (متفق علیہ) حدیث پنجم۔ و نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل دوزخ میں سب سے کم عذاب اس شخص کا ہے جس کو آگ کی دو جوتیاں اور ان کے (دو) تسمے پہنائے جائیں گے کہ انکی وجہ سے اسکا دماغ دیگ کی طرح کھولتا ہوگا اور اس کو یہ گناہی نہ ہوگا کہ کسی کو اس سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے اور درحقیقت وہ سب سے کم عذاب ہوگا (متفق علیہ) حدیث ششم۔ و نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تم اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے جس طرح تم اس جہنم کو دیکھ رہے ہو کہ (باجوڑ زیادہ ہیجوم کے بھی) کوئی کسی کے لئے اس کے دیکھنے میں مہز اہم نہیں ہوتا (بلکہ مختلف مقامات سے بھی سب سے کم عذاب دیکھتے ہیں پس دیدار خداوندی میں یہ شرط نہیں ہو سکتا کہ اتنے لوگوں کو کس طرح دیدار ہوگا) (متفق علیہ) آیت ہمارا کہ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے پھر تم ہماری طرف لوٹاؤ گے جاؤ گے۔

**اضافہ** (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہنم پر پلچرا طرکھی جاوے گی (اور اسی روایت میں ہے) کہ اور بعض آدمی (یعنی کافر) تو ان میں سے اپنے عمل (بد) کے سبب بالکل ہی ہلاکت ہو جائیں گے اور ان میں سے بعض (یعنی گنہگار مسلمان) کو عذاب ہوگا مگر وہ پھر نجات پاویں گے (متفق علیہ) (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ سب لوگ جہنم پر آویں گے (پھر نیک لوگ) اپنے اعمال (جنت) کی وجہ سے وہاں سے عبور کر جائیں گے (یعنی اس پر سے گذر جائیں گے) پس اول ان (گذرنے والوں) میں سے نبی کی مانند گذر جائیگا پھر ہوا کی طرح پھر تیز گھوڑے کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر آدمی کے چلنے کی طرح (ترمذی و دارمی) ۱۲

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سی و نہم عاشورہ کے بیان میں

**حدیث اول**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کا مہینہ محرم ہے (یعنی اسکی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا رمضان کے سوا اور سب مہینوں کے روزہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے) مسلم (حدیث دوم)۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عاشورہ کا روزہ کفارہ ہو جاتا ہے اس سال (یعنی اس سال کے چھوٹے گناہوں کا)

جو اس سے پیشتر (گذر چکا) ہے (مسلم) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو تم عاشوراء کا اور مخالفت کرو اس میں یہودی کی اور (وہ اس طرح کہ) روزہ رکھو اس ایک دن پہلے کا یا ایک دن بعد کا (غرض تنہا عاشورہ کا روزہ نہ رکھو بلکہ اس کے ساتھ ایک روزہ پہلے کا یا بعد کا ملا لینا چاہیے) عین جمع الفوائد عن احمد والیزار بلین والیہ ذہب فقہاء انکار کھوا افراد عاشوراء بالصوم۔

حدیث چہارم۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان (کے روزے قرعہ ہونے) سے پیشتر (بطور فرضیت) رکھا جاتا تھا پس جب رمضان (کے روزوں کا حکم) نازل ہوا تو جس نے چاہا (عاشورہ کا روزہ) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا (عین جمع الفوائد عن السنن للبیہقی)۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے فراخی کی اپنے اہل و عیال پر خرچ میں عاشورہ کے دن فراخی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر (رزق میں) تمام سال زرین و بقی و فی الحقاۃ قال لعراقی کہ طرق بعضہا صحیح بعضہا علی شرط مسلم پس یہ دونوں باتیں تو کیسی ہیں ایک روزہ رکھنا کہ وہ مستحب ہے، دوسرے مصارف عیال میں کچھ فراخی کرنا (یعنی حیثیت کے موافق) اویہ مباح ہے اس کے علاوہ اور سب باتیں جو اس دن میں کی جاتی ہیں تحفات میں لوگ اس دن مفید لگاتے ہیں اور حضرات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کا ذکر کرتے ہیں اور انکا ماتم کرتے ہیں اور مرثیہ پڑھتے ہیں اور روتے چلاتے بھی ہیں اور بعض لوگ تو تعزیر اور اللہ وغیرہ بھی نکالتے ہیں اور ان کے ساتھ شرک و کفر کا معاملہ کرتے ہیں یہ سب باتیں واجب التبرک ہیں شریعت میں اس ماتم وغیرہ کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ ان سب امور کی سخت ممانعت آئی ہے (ف) بعض لوگ اس روزہ میں غیرہ میں جمع ہو کر ذکر شہادت وغیرہ سناتے ہیں اس میں ثقہ لوگ بھی غلطی سے شریک ہو جاتے ہیں اور بعض اہل علم بھی اس کو جائز سمجھنے کی عظیم غلطی میں مبتلا ہیں حقیقت یہ بھی ماتم ہے گو مہذب طریقہ سے ہے سینہ و خجروہ وحشی لوگوں کی طرح سے نہیں کرتے لیکن حقیقت ماتم کی یہاں بھی موجود ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اضافہ (الف) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا اس پر آپ نے ان سے فرمایا یہ کیا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو انھوں نے کہا یہ بڑا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم غرق ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ بطور تشکر کے رکھا تو ہم بھی اس کا روزہ رکھتے ہیں پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم تم سے زیادہ حق دار و قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا روزہ رکھا اور (دوسروں کو) اس کے روزہ کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)  
 (ب) اور حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول خداؐ نے روزہ رکھا اور اس روزہ کا حکم دیا تو انھوں نے (یعنی  
 صحابہ نے) عرض کیا کہ یہ ایسا دن ہے جس کو یہود و نصاریٰ معظم سمجھتے ہیں (پس اس میں روزہ رکھنے سے  
 مشابہت کا شبہ ہوتا ہے) اس پر آپؐ ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو تاریخ کو (بھی) روزہ  
 رکھوں گا تا کہ مشابہت کا شبہ جاتا رہے (مسلم)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ چہلم ماہ صفر کے بیان میں

آیت مبارکہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿تَاللّٰہِ اِنّی لَکُم لَکَفَّارٌ﴾ (تقی کا باعث) ہے (یعنی بخلا  
 اور کفریات کے بیزاری بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے مثلاً اپنی خوض سے  
 محرم کو صفر قرار دیکر اس میں لڑائی کو حلال کہہ دیتے تھے وغیرہ) حدیث اول۔ اور ارشاد فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (مرض کا) تعدیہ ہے (بلکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتا ہے  
 اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کر دیتے ہیں میل جول وغیرہ سے کوئی مرض کسی کو نہیں  
 لگتا یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے) ہڈی لگنی لینا کوئی چیز ہے (جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے  
 کہ داہنی جانب سے تیر وغیرہ اڑے تو اس کو اچھائیگتے ہیں اور بائیں جانب سے اڑے تو منحوس سمجھتے  
 ہیں یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ آلو کی نحوست کوئی چیز ہے (جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس  
 خیال کرتے ہیں یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح کے خلاف ہے اور ایک رسم  
 اس ماہ میں آخری چہار شنبہ کی مروج ہے یہ بھی بالکل بے اصل ہے ۱۲

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدقالی شرک ہے اس کو تین مرتبہ  
 فرمایا حدیث سوم۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں ایسا کوئی نہیں جس کو خیال  
 نہ آتا ہو لیکن اس کو توکل کے ذریعہ سے بھگادیتا ہے (ابوداؤد و ترمذی) ف جو بات مشہور ہو اس کا  
 خیال وقت پر آ ہی جاتا ہے لیکن اس خیال پر عمل نہ کرنا یا اس کو دل میں جمانا جائز نہیں ہے بلکہ توکل کے  
 خیال کو غالب کر لے تو وہ خیال باطل فوراً رفع و دفع ہو جائیگا ۱۳ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 عورت اور مکان اور گھوڑے میں نحوست ہونا جو (بخاری و مسلم میں) مروی ہے اس کے معنی ہیں کہ اگر  
 کسی چیز میں نحوست ہوئی تو ان میں ہوتی جیسا کہ ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

آیت مبارکہ اور ارشاد فرماتا ہے: ﴿تَاللّٰہِ اِنّی لَکُم لَکَفَّارٌ﴾ (تقی کا باعث) ہے (یعنی بخلا  
 اور کفریات کے بیزاری بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے مثلاً اپنی خوض سے  
 محرم کو صفر قرار دیکر اس میں لڑائی کو حلال کہہ دیتے تھے وغیرہ) حدیث اول۔ اور ارشاد فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (مرض کا) تعدیہ ہے (بلکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتا ہے  
 اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کر دیتے ہیں میل جول وغیرہ سے کوئی مرض کسی کو نہیں  
 لگتا یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے) ہڈی لگنی لینا کوئی چیز ہے (جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے  
 کہ داہنی جانب سے تیر وغیرہ اڑے تو اس کو اچھائیگتے ہیں اور بائیں جانب سے اڑے تو منحوس سمجھتے  
 ہیں یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ آلو کی نحوست کوئی چیز ہے (جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس  
 خیال کرتے ہیں یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح کے خلاف ہے اور ایک رسم  
 اس ماہ میں آخری چہار شنبہ کی مروج ہے یہ بھی بالکل بے اصل ہے ۱۲

تم کو نصیحت کی جاتی ہے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے ہو

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وکم ریح الاول و ریح الثانی کے بارے میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو مغرب پہلے دو رکعت تین بار ارشاد فرمایا اور تیسری مرتبہ جو چاہے لفظ بھی فرمایا بوجہ ناپسند فرمانے اس بات کے کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں (بخاری و مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہو گیا کہ جو چیز شرعاً ضروری نہ ہو اس کو ضروری قرار دے لینا بھی شریعت کے خلاف اور ناجائز ہے اور اس پر محققین کا اتفاق ہے اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ اگر کسی غیر ضروری چیز کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا جس سے ضروری سمجھنے کا شبہ ہوتا ہو یہ بھی اسی کے مشابہ ہے لہذا ایسا برتاؤ بھی ممنوع ہے اور اس ماہ میں اکثر لوگ ذکر میلاد کی عبادت رکھتے ہیں اس کا حکم بھی اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر اس میں کوئی قید اور تخصیص (دن اور ماہ وغیرہ) کی نہ ہو تو وہ مباح کے درجہ میں ہے اور اگر اس میں کچھ قیود اور تخصیصات بھی ملی ہوئی ہوں تو دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ ان قیود کو لازم سمجھتا ہو تب تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی کلام ہی نہیں اور اگر ان قیود کو ضروری اور ثواب نہ سمجھتا ہو (بلکہ مباح سمجھ کر کسی مصلحت سے کرتا ہو) تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے لہذا اپنے اپنے وجہ کے موافق وہ لوگوں کو منع کیا جاوے گا پس جس عالم نے ذکر میلاد والوں کے ساتھ یہ گمان رکھا کہ وہ اس کو ضروری اور قربت خیال کرتے ہیں اس نے ان کو منع کیا اور جس عالم نے اس اعتقاد (فاسد) کی طرف دھیان نہیں کیا وہ جائز کہتا ہے اس سے اختلاف علماء کی وجہ معلوم ہو گئی اور جو شخص عوام کی حالت کو بغور دیکھے کہ وہ ان قیود یا اس فعل غیر ضروری کے تارک پر ایسی بری طرح ملامت اور اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی ملامت نماز روزہ ترک کرنے پر بھی نہیں کرتے وہ شخص منع کرنے والوں کے فتویٰ کو بلاشبہ ترجیح دیگا اور یہ اختلاف علماء کا ایسا ہے جیسا کہ سلف میں ہو چکا ہے کہ ان میں بعض نے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کو منع قرار دیا ہے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اور اسی طرح بعض صحابہ نے خصیب میں ٹھہرنے کو (رج کرنے والے کے واسطے) سنت کہا ہے اور بعض صحابہ نے کہا کہ یہ کوئی چیز نہیں اور اسی طرح بہت احکام ہیں ایسے اس اختلاف علماء کو جو دوبارہ ذکر میلاد شریف وغیرہ ہو رہا ہے تو اپنا ناسخت نادانی ہے)

اور اگر ذکر میلاد میں کوئی بات کھلم کھلا خلاف شرع ہے تو پھر اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش ہی نہیں وہ سب کے نزدیک منع ہے اور اس تحقیق سے کیا دھویں کا حکم بدرجہ اولیٰ معلوم ہو گیا جو ریح الثانی میں (خصوصاً و نیز دیگر مہینوں میں عموماً) کی جاتی ہے۔  
آیت مبارکہ - اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بلند کیا ہم نے آپ کے ذکر کو۔

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و دوم متعلق رجب

حدیث اول - جب جب کا مہینہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعاما گئے کہ اے اللہ برکت دے ہمارے رجب میں اور شعبان میں اور پہنچا ہم کو رمضان تک (بہتھی) اس ماہ کی ستائیسویں شب کو معراج ہوئی ہے اور چند روایتیں ۲۷ تا سرخ کو روزہ رکھنے کے بارہ میں بھی آئی ہیں لیکن کوئی قوی سند سے مروی نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ روزہ نہ رکھا جاوے ہاں اگر کوئی سنت نہ سمجھے بوجہ ضعف روایات کے اور عیسے ہی روزہ رکھے کہ اگر زیادہ ثواب نہ ملتا تو نفل روزہ کامل جاوے گا تو مضائقہ نہیں اور بعض لوگ قصہ معراج کو اس رات میں بیان کرتے ہیں اس کا دہی حکم ہے جو کہ مولود شریف کا حکم گذر چکا ہے اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے البتہ لے جائیں گے آپ ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر لہ ہاں تک کہ ساتوں آسمان سے گذر گئے

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و سوم ماہ شعبان کے اعمال میں

حدیث اول - ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار رکھو شعبان کے چاند کی رمضان کیلئے (یعنی جب ماہ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں اختلاف کم ہوگا۔) (ترمذی)  
حدیث دوم - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اور کسی ماہ کے چاند کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے (ابوداؤد) حدیث سوم - اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ رکھے مگر یہ کہ وہ شخص (کسی) خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ دن ہو مثلاً ہر پیر کو روزہ رکھنے کا معمول ہے اور ۲۹ شعبان کو پیر کا دن ہے، تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھے (متفق علیہ) حدیث چہارم - اور آنحضرتؐ نے شعبان کی پندرھویں رات کے



بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب نبی آدم لکھ لئے جاتے ہیں جو اس سال میں پیدا ہوئے گئے اور اسی میں وہ سب نبی آدم بھی لکھ لئے جاتے ہیں جو اس سال میں مرے گئے اور اسی رات میں انکے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں (بیہقی)

ف۔ اعمال اٹھائے جانے سے مراد ان کا پریش ہونا ہے اور رزق نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس سال میں جو رزق ملنے والا ہے وہ سب لکھ دیا جاتا ہے اور گو یہ سب چیزیں پیشتر سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں مگر اس رات کو کچھ کفر و شرک کے سپرد کر دیا جاتا ہے واللہ اعلم۔

حدیث پنجم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات ہو تو اس رات کو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب کے وقت ہی سے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں کیا کوئی معصیت زدہ ہے کہ وہ عافیت کی دعا مانگے اور میں اس کو عافیت دوں کیا کوئی ایسا ہے کہ کوئی ایسا ہو (ابن ماجہ)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بیشک ہم نے نازل کیا ہے اس (قرآن) کو برکت والی رات میں بلاشبہ ہم گاہ کرنے والے ہیں اسی (رات) میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے بیشک ہم آپ کو پیغمبر بنانے والے ہیں (فسر الایۃ بلیغۃ المنصف من شعبان عکرامۃ کذا فی الذی اہلنتورعو ابن جریر وابن المنذر وابن حاتم)

اضافہ (الف) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو شعبان سے زیادہ روزہ رکھتے ہوئے کسی ماہ میں نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (کل) ماہ شعبان میں روزہ رکھتے تھے سوائے غصوڑے دنوں کے (متفق علیہ) ۱۲ (ف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں بس مغفرت فرمادیتا ہے سب مخلوق کی مگر مشرک اور کبیرہ والے شخص کے لئے (مغفرت نہیں فرماتا) (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے مگر دو شخص ایک کبیرہ کھنے والا اور ایک قتل ناحق کرنے والا اور ایک روایت میں ہے یا قطع رحم کرنے والا (عین ما ثبت بالسنۃ عن سعید بن منصور) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرتا ہے اس رات میں (بھی) مشرک کی طرف اور کبیرہ والے کی طرف اور نہ قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتناہوں سے بلا وجہ شرعی تعلق توڑنے والے) کی طرف

اور نہ پانچ ماہ گننے سے نیچے لکھانے والے کی طرف اور نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کی طرف اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف (البتہ اگر توبہ کر چکا ہے تو رحمت خداوندی اس پر بھی متوجہ ہو جاتی ہے) عین ثابت بالنسۃ عن بہقی

ف ان کے علاوہ بعض اور گناہ گاروں پر بھی نظر رحمت ہوتا دوسری روایتوں میں آیا ہے پس سب گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے۔ سب روایتوں پر نظر ڈالنے سے احقر کے فہم ناقص میں یہ آتا ہے کہ گناہ بدو توبہ معاف نہیں ہوتے اور صغائر سب اس رات کی برکت سے حق تو لے لے معاف کر دیتا ہے واللہ اعلم (رج) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات (نفل) نماز کے سجدہ میں یہ دعا مروی ہے۔ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ مَتَاعِ جَلَدِكَ لَا اَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَشْنَيْتَ عَلَيَّ لِقَسْطِكَ (عین ثابت بالنسۃ عن البہقی)

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تیرے غصہ سے تیری رفا مندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیرے درگزر کرنے کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں برتر ہے تیری ذات (مقدس) میں تیری ثنا کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جس تو نے اپنی تعریف کی ہے اسی روایت میں اور دعا بھی ہے بخوف طوالت نقل نہیں کی گئی۔ اور ثابت بالنسۃ کے مولف نے فرمایا ہے کہ یہ سورہ بدعات میں سے ایک یہ ہے جو کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں پہیلی ہوتی ہے یعنی چرائیوں کا جملنا اور ان کا مکالموں اور دیواروں پر رکھنا اور اس پر خضر کرنا کہ (ہم تے زیادہ روشنی کی ہے) اور لوگوں کا کھیل کود کے لئے جمع ہونا اور آگ کے ساتھ کھیلنا اور آتش بازی جملانا۔ ظن غالب یہ ہے کہ یہ رسم ہندو کی رسم یعنی دیوالی سے لی گئی ہے جاہل مسلمانوں نے اس کو لے لیا ہے۔

ق۔ احقر کا ظن غالب یہ ہے کہ یہ قریب قریب تمام رسوم بدعیہ مثل سوم چہلم وغیرہ ہندو سے لے گئے ہیں

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہلم و چہارم رمضان شریف

کی فضیلت کے بیان میں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا (غالباً) اخیر تاریخ کو جمعہ واقع ہوا ہو گا یا جمعہ نہ ہو گا تو ویسے ہی دعا فرمایا ہو گا لے لوگو تحقیق سایہ ڈالنا تم پر ایک بڑے مہینے نے برکت والے مہینے نے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں

ایک رات ایسی آتی ہے جو کہ ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے (یعنی لیلۃ القدر) اللہ تعالیٰ نے اس (ماہ) کے روزے فرض کئے اور رات کا قیام قنوط ع قرار دیا (قنوط ع) کا لفظ کبھی سنت موکدہ پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ یہاں سنت موکدہ ہی مراد ہے۔ کیونکہ تراویح کا سنت موکدہ ہوتا تا بہت ہے جیسا کہ خطبہ نمبر ۱۳ میں مذکور ہے۔ جس نے اس (ماہ) میں کوئی نیک خصلت (از قبیل نوافل) ادا کی وہ اس کے مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے سوا (کسی دوسرے ماہ) میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا ہو وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ایسی چیز ہے کہ اس کا بدلہ جنت ہے اور غنچاری کا مہینہ ہے (کہ اس میں فقراری زیادہ غنچاری کی جاتی ہے) اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جس نے اس میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کو گناہوں سے بخشش اور (دوزخ کی) آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ہر دن اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جاوے ہم نے عرض کیا کہ اے رسول خدا! ہم میں ہر شخص ایسا نہیں جو روزہ دار کو افطار کرنے کی گنجائش رکھتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جو کہ روزہ دار کو روزہ دار کو پیٹ بھر یا ایک کھجور یا ایک پانی کے گھونٹ (وغیرہ) سے افطار کرادے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے سیراب کرے گا کہ پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس ہی نہ لگے گی (اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت میں پیاس ہی نہیں بقولہ) انا لا نظما فیہا (اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول (حصہ یعنی عشرہ اولی) رحمت ہے اور درمیان اس کا معذرت ہے اور اخیر (حصہ) اس کا آگ سے آزادی ہے اور جس نے اس ماہ میں اپنے باندی غلام سے بوجھ بگا کیا (یعنی ان سے خدمت لینے میں تخفیف کر دی) اس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے اور (دوزخ کی) آگ سے آزاد کر دیتا ہے (سچی)

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے مومنو فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کئے گئے تھے تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم بچو (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے) (احزابہ الف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس رمضان آگیا ہے مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں اللہ کی واسطے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو شخص اس رات (کی خیر و برکت) سے محروم رہا وہ

بالکل ہی محروم رہا (احمد نسائی) (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبکہ رمضان شروع ہو چکا تھا) بیشک یہ ہمیشہ آیا تمہارے پاس اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا پس وہ سب مجملاتیوں سے محروم رہا اور ہمیں محروم ہونا اس سے گمراہی نصیب (ابن ماجہ)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ پہل و پنجم روزے کے بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کر دئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنات اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں پس انہیں کھولا جاتا ان میں سے کوئی دوازہ (پورے مہینہ تک) اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی دوازہ پندرہ نہیں کیا جاتا اور پکار تلبہ پکار موالا اسے خیر کے طلب گار کے بڑھ اور اسے برائی چاہنے والے رکھا اور اللہ کیلئے بہت لوگ (بہر برکت ماہ رمضان) آزاد کئے ہوئے ہیں دوزخ سے اور میر (ندا اور پکار) ہر رات ہوتی ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نبی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (اس طرح کہ) ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے سات سو گنی تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ چھوڑتا ہے (روزہ دار) اپنی خواہش کو اور اپنے کھانے (پینے) کو میری وجہ سے روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اپنے رتبے ملنے کے وقت ہوگی اور اہل روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے (اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ پھر مسواک کرنا اچھا نہ ہوگا کیونکہ مسواک کے بعد بھی وہ بوجہ خلوصہ کے باعث آتی ہے نازل نہیں ہوتی مسواک سے تو فقط دانستوں کی بر بورد ہے جو جاتی ہے) اور روزہ ڈھال ہے (دوزخ سے) اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ غش بات کہے اور نہ بھونچے چلاوے پس اگر کوئی اس کو برا کہے یا اسی سے کوئی جھگڑا کرنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (شیخ مسلم)

آیت ہیار کہ۔ اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے پس اب تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ تم مباشرت کروان دیویوں اور باندیوں سے اور طلب کرنا اس کو جو اللہ نے تمہارے لئے کھدیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاری بخیر کی ظاہر ہو جاوے (ماتم) سیاہ دھاری سے پھر روزہ کو ہلات تک پورا کرو۔ (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی بیجا بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے

کھاتے پینے کو چھوڑنے کی حاجت نہیں ہے (یعنی اس روزہ کو قبول نہیں کرتا) (بخاری) (ب) نیز ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے (متفق علیہ) (ج) و نیز ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت کا سبب ہے پس اگر نہ پامے کوئی کھجور کو تو چاہیے کہ پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے (ترمذی) (د) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اللہم ربک صمت و علی ذلک افطرت یعنی اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا اور بھی فرمایا کہ تمہے ذہب النماء و ابتلت الحروق و ثبت (الاجوان شاء اللہ یعنی پیاس گئی اور دہلیز تر ہوئیں اور اجر ثابت ہو گیا اگر خدا نے چاہا) (ابوداؤد) ۱۲

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ چہل و ششم تراویح کے بیان میں

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے اس (کی باتیں) کا جاگنا (یعنی تراویح پڑھنا) مسنون کیا ہے پس جس شخص نے اس کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا (تراویح کے واسطے) محض ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے وہ گناہوں سے ایسا نکل جاویگا کہ اس دن تھا جس دن اسکو ماں نے جنا تھا (عن ترغیب عن النسائی) حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخشدائے گئے اس کے گزشتہ گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے اسکے (بھی) گزشتہ گناہ بخشدائے گئے اور جس شخص نے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے لیلۃ القدر کو شب بیداری کی اسکے (بھی) گزشتہ گناہ بخشدائے گئے (متفق علیہ) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ نے کہ روزہ اور قرآن بندہ کی شفاعت کیجے روزہ کہیگا اے میرے رب میں نے اسکو کھانے سے اور خواہشوں سے دن بھر روکا۔ پس اسکے ٹمیری شفاعت قبول فرما اور قرآن شریف کہیگا میں نے اسکو رات میں سونے سے روکا پس اسکے بارہ میں میری شفاعت قبول فرما پس دونوں کی شفاعت قبول ہو جائیگی (زیہقی) حدیث چہارم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور ایک بائیں ہے پس اگر وہ شخص نماز کو پورا کر دیتا ہے تو وہ دونوں اس کو لیکر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اگر اسکو پورا نہ کیا

تو اس نماز کو اس کے منہ نکارتے ہیں (اسی طرح روزہ وغیرہ کا حال بھی ہوتا ہوگا) عین ترغیب عن  
 الاجہہانی (حدیث پنجم) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قول خداوندی وَتِلْ الْفَقْرَانِ تَزْتَلَا  
 کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کو خوب صاف صاف پڑھ اور کھجوروں کی  
 طرح اس کو منتشر نہ کرو اور نہ شعر کی طرح جلدی پڑھو اس کے عجائب میں ٹھہر کر غور کرو اور اسی کے ساتھ  
 بنوں کو متاثر نہ کرو اور تم میں سے کوئی (بلا سوچے سمجھے) آخر سورت کا ارادہ نہ کرے عین الدرا المستور عن  
 العسکری فی "واعظ عن علیؑ" آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے اے کپڑوں  
 میں اپنے والے (نبی) رات کو کھڑے رہا کر گھڑی ہی رات یعنی آدھی رات با اس سے کچھ کم کر دیجئے کچھ زیادہ  
 کر دیجئے۔ اور قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو۔ (اضافہ)۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے لئے روزہ سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں اور بہت شب  
 بیدار ایسے ہیں کہ انکو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں (ادامی) ف جو لوگ روزہ اور شب بیداری کے  
 حقوق ادا نہیں کرتے اس حدیث شریفہ سے انکو سبق حاصل کرنا چاہیئے ۱۴

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و مقیم شب قدر اور اعتکاف کے بیان میں

آیات طہیات۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اور نہ مباشرت کر مریقی بدن بھی نہ ملے دو عورتوں  
 سے جس زمانہ میں کہ تم اعتکاف ہو مسجد میں (اعتکاف کرتا بھی سنت ہے جیسا کہ عشرہ اخیرہ میں تو بہرہ نستی میں کم  
 از کم ایک شخص کا اعتکاف میں بیٹھنا سنت ہو کہ وہ ہے مگر کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا)  
 و نیز ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے حدیث اول اور حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے  
 بخش دئے گئے اُس کے گزشتہ گناہ (متفق علیہ) حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ رمضان میں  
 ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو کسی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا (احمد نسائی) اور سعید بن مسیب  
 نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر کو (عشاء کی) جماعت میں حاضر ہو گیا اس نے اس میں سے حصہ پایا۔ اس  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث شریفہ میں محروم ہونے والے سے وہ مراد ہے جو اس روز عشاء کی جماعت میں بھی  
 شامل نہ ہوا ہو (جس جمیع القوائد عن مالک) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ  
 جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں اور ہر



اشخص کیلئے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو حدیث چہارم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معتکف کے بارہ میں کہ وہ گناہوں سے بچتا ہے اور اس کے لئے نیک عمل یعنی جن سے اعتکاف مانع ہو مثل عیارت وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں جیسا کہ ان اعمال کرنے والے کو ثواب ملتا ہے (۱) اسی معتکف کو بھی ملتا ہے واللہ اعلم) حدیث پنجم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تلاش کرو تم شب قدر کو اخیر عشرہ میں رمضان کے (بخاری) آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے میری راتوں کی اور حرف کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلے ف یہاں دس راتوں سے مراد عشرہ اخیرہ کی دس رات ہیں۔ (فسرہ ابن عباس کذا فی اللہ المنثور)

**اضافہ (الف)** اور امام مالک رحمۃ اللہ نے کسی معتبر عالم سے روایت کی کہ وہ یوں فرماتے تھے کہ آنحضرتؐ کو پہلے لوگوں کی عمریں یا ان میں سے جتنی خدا نے چاہا دکھائی گئیں پس گویا آپؐ نے اپنی امت کو اتنے اعمال سے قاصر خیال فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات یعنی لیلة القدر۔ آپ کو عطا فرمائی جو ہزار ہینے سے بہتر ہے (عین ترغیب عن الموطا) (ب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا وہ اعتکاف دو حج اور دو عمرہ سے کے مانند ہے (عین ترغیب عن البیہقی) (ج) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب عشرہ اخیرہ داخل ہوتا تو کم باندھتے (یعنی عیادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے) اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں (یعنی ازواج مطہرات کما و صابنہ و اولیوں کو) جگاتے (متفق علیہ) ۱۲ (د) اور حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے رسول خدا اگر مجھے (کسی طرح) شب قدر معلوم ہو جاوے کہ فلاں رات میں ہے تو میں اس میں کیا کہوں آپؐ نے ارشاد فرمایا اللہم انک عفو مجت کفوفنا عتی کہو یعنی اے اللہ تو معاف کر تو اللہ ہے معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے پس میرے گناہ معاف فرماوے (احمد ابن ماجہ ترمذی) (ہ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا لیلة القدر کے بارہ میں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان میں ہوتی ہے (ابو داؤد)

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ چہل و ششم عید الفطر کے احکام میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو جیو اس شخص کی ناک کہ جس پر رمضان آیا پھر وہ شتم اس سے پیشتر کہ اس شخص کی بخشش کی جاوے (ترمذی)۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیدار یا عیدین کی دونوں راتوں میں طلب

ثواب کے لئے اسکا دل نہ مر گیا جس دن سب دل مرتے (یعنی ترغیب عن ابن ماجہ ومعاہ عن ابی سطلطانی والکبیر) حدیث سوم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (صدقہ فطر) ایک صاع گہہوں کا وہ شخصوں کی طرف سے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد یا عورت (سب کی طرف سے نصف نصف صاع ہے) بہر حال تم میں جو غنی ہو اللہ تعالیٰ پاک کر دیتا ہے (صدقہ فطر ادا کر نیکی وجہ سے) اور تم میں جو فقیر ہو (اور پھر بھی صدقہ دیدے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دینے سے بھی زیادہ عطا فرما دیتا ہے (ابوداؤد) حدیث چہارم۔ امداد بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع مقرر فرمایا ہے کچھ اور سے یا ایک صاع جو سے اور حکم دیا ہے کہ وہ ادا کیا جاوے نماز (عید) میں جانے سے پیشتر (متفق علیہ) پہلی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ گہہوں نصف صاع دیا جاتی ہے اور کشمکش بھی نصف صاع واجب ہے۔ اگر کوئی شخص علاوہ ان چار چیزوں (یعنی گندم، کشمکش، تمر، جو) کے دینا چاہے تو قیمت کا اعتبار ہے۔ پس نصف صاع گندم کی یا ایک صاع جو کی جو قیمت ہو اتنی قیمت کے چاروں وغیرہ دیدے جاویں اور صاع ۳۷۲ تولد کا ہوتا ہے اور نماز عید سے پیشتر صدقہ فطر کا ادا کرنا مستحب ہے اگر بعد میں دیا جاوے تب بھی جائز ہے حدیث پنجم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بقر عید کے روز عید گاہ میں تشریف لیجاتے پس اولاً نماز پڑھتے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے پس آپ خطبہ پڑھتے (متفق علیہ) ف۔ نماز کے بعد خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے پس جو لوگ شور و شور و غل مچاتے ہیں وہ گناہگار ہوتے ہیں اور اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں وہ بھی گناہگار ہوتے ہیں اور جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی صف کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ صف باندھے رہنا چاہیے البتہ اگر کوئی شخص بیچ میں اٹھ کر چل دیا یا اسوا سٹے صف ٹوٹ گئی ہو تو ان بیٹھنے والوں کو گناہ نہ ہوگا بلکہ جو چلا گیا ہے یہ صف توڑنا اسکا فعل ہے۔ واللہ اعلم۔ آیت مہربانہ۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (روزہ میں مسافر اور مریض کے احکام کی وجہ سے کہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی کرنا منظور ہے (شوری منظور نہیں) اور تاکہ تم روزہ کا شمار پورا کر لیا کرو اور تاکہ تم خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی اللہ اکبر کہا کرو) اور تعریف کیا کرو اس پر کہ تم ہدایت دی ہے اور تاکہ اُس کا شکر کیا کرو۔

**اضافہ۔** امداد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض کیا ہے۔ روزہ کو بے قاعدہ اور غش بالقلب سے پاک کر نیکی واسطے اور مسکین کو کھلانے کے واسطے (ابوداؤد)

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و نهم زیارت حرمین شریفین کے بیان میں

**حدیث اول۔** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل خداوندی اچھٹ مہر معلومات میں وہ (یعنی حج کے معین ہونے) شوال اور ذیقعدہ اور الحج میں (یعنی اللہ انور عن اوسط الطیرانی والمخطیب ابن مرویہ۔ نقل عن کثیر بن اسلف آیت میاں کہ۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کیلئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے انہیں جو کہ اس تک سبیل (یعنی) کی طاقت رکھیں۔ حدیث دوم و نیز ارشاد فرمایا رسول خداؐ نے کہ جس شخص کو حج سے کسی کھلم کھلا ضرورت یا قالم یا دشاہ یا رکاوٹ کے قابل مرض نے حج سے نہ روکا ہو اور پھر بھی (یا وجود فرض ہو نیکی) اس نے حج نہ کیا ہو پس خواہ وہ یہودی ہو کہ مرے خواہ بھرائی (دارمی) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے (خالص) اللہ کے لئے حج کیا اور اس میں غش گوئی اور نہ گناہ کیا تو وہ شخص اس دن کی مانند لوٹتا ہے جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا (متفق علیہ) حدیث چہارم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں وہ سب ذیقعدہ میں تھے سو اٹھے اس ایک کے جو حج کے ساتھ تھا (کہ وہ وہی الحج میں واقع ہوا تھا) (متفق علیہ) ف اس جگہ ایک قابل تغیر بات یہ ہے کہ عوام لوگ ماہ ذیقعدہ کو مخصوص سمجھتے ہیں یہ بڑی سخت بات ہے دیکھئے آنحضرتؐ نے اس میں تین عمرے کئے ہیں اس سے کتنی برکت ثابت ہوتی و نیز یہ ماہ ذیقعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے جیسا کہ حدیث اول میں گذر چکا۔ حدیث پنجم اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کو ملا کر کر دیکھو کہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج میرور (یعنی مقبول) کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں (ترمذی و نسائی)

**حدیث ششم۔** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی (یعنی آثار السنن عن ابن خزیمہ فی صحیحہ والدلائلی و کریں و اسناد حسن) ف جن کو گناہ لاش ہو وہ حج کے ساتھ زیارت مہینہ کا شرف بھی ضرور حاصل کریں کہ اسکی بڑی فضیلت وارد ہوتی ہے بلکہ تاکید بھی روایات میں آئی اور اس روایت سے متعلق ہے کہ قبر شریف کی نیت سے سفر کرنا بھی مضائقہ نہیں رکھتا۔

**آیت میاں کہ۔** اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ابراہیم علیہ السلام سے بھی کہا گیا تھا

(کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو لوگ تمہارے پاس (حج کیلئے چلے آئیں گے پیادہ بھی اور  
 دیلی اونٹنی پر بھی جو کہ دراز راستوں سے پہنچی ہوگی) **اضافہ (الف)** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہوا اس کو چاہیے کہ جلدی کرے (ابوداؤد و دارمی)  
**(ب)** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل اور  
 راندہ ہوا اور حقیر اور نچیدہ نہیں دیکھا گیا اور یہ نہیں ہے یہ مگر اسی کی وجہ سے جو کہ رحمت کا نازل ہونا اور  
 خدائے تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہ سے درگزر فرمانا دیکھتا ہے سوائے (جنگ) بدر کے (کہ اس میں  
 تو یوم عرفہ کے برابر یا زیادہ اس کی خواری وغیرہ دیکھی گئی) کیونکہ (اس روز) اس نے جبریل علیہ السلام  
 کو فرشتوں کی صفیں ترتیب دیتے ہوئے دیکھا تھا (مالک مسنداً بشرح السنہ) (رج) اور ارشاد  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (ایک) عمرہ (دوسرے) عمرے تک کفارہ ہے ان دونوں کے  
 درمیان (کے گناہوں) کا (عین ترغیب عن مالک و الشیخین و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ) (د) اور  
 ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج کر نیوالے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے  
 مہمان ہیں اگر وہ دعائیں تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر وہ استغفار کریں تو خدا ان کی مغفرت کر دیتا  
 ہے (عین ترغیب نسائی و ابن ماجہ) ۱۲

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ پنجم ماہ ذوالحجہ کے بیان میں

حدیث اول۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دن عشرہ ذی الحجہ  
 کے سوا ایسے نہیں کہ ان میں عبادت کرنا خدائے تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو ان میں سے ایک دن کاروزہ ایک  
 سال روزہ رکھنے کے برابر ہے (دسویں کو روزہ رکھنا حرام ہے پس یہ فیصلہ نودوں کے لئے ہے) اور  
 اسی ہر رات کا جاگنا شب قدر میں جیاگنے کے برابر ہے (ترمذی ابن ماجہ حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں امید کرتا ہوں اللہ سے کہ عرفہ کا روزہ کفار ہو جاتا ہے ایک سال  
 گذشتہ اور ایک سال آئندہ کا (اسلم) حدیث سوم۔ اور روایت ہے کہ عبد اللہ (بن مسعود) نے  
 تکبیر پڑھا کرتے تھے عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک (ہر نماز کے بعد یا وازہ بلند) فرمایا کرتے تھے اللہ اکبر  
 اللہ اکبر لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر  
 اخیر دن (یعنی تیرہویں) کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) تکبیر پڑھا کرتے تھے (ہر دو عن ترغیب عن ابی  
 کبیر ابن شیبہ صحیح السنین) ف چونکہ حضرت علیؑ کی روایت بھی صحیح سند سے ثابت اس واسطے

حنفیہ کا عمل اسی پر ہے اور عبد اللہ بن مسعود نے زاید کی نفی نہیں کی لہذا ان کے خلاف بھی نہیں ہوا۔  
 آیت مبارکہ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور طاق کی اور  
 جفت کی ف و منثور میں متعدد سندوں سے روایت درج کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا ہے کہ اس آیت میں بیالیس عشرہ سے عشرہ ذالحجہ مراد ہے اور وتر (طاق) سے عرفہ کا دن اور شفع  
 (جفت) سے قربانی کا دن (یعنی دسویں تاریخ مراد ہے اور عیدین کی رات میں شب بیداری کی روایت  
 رمضان کے اخیر خطبہ میں لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔) **اضافہ (الف)** و نیز ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عرفہ  
 کا روزہ ہزار روزہ کی برابر ہے (عین ترمذی عن البیہقی) **(ب)** و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عرفہ کا روزہ  
 رکھا اس کے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دئے جائیں گے (عین ترمذی عن ابی یعلیٰ) **(ج)** و نیز  
 ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دن اللہ کے نزدیک افضل ہے اس عشرہ (ذالحجہ) سے اور نہ کسی دن میں  
 عمل کرنا ان میں عمل کرنے سے افضل ہے پس (خصوصیت سے) کثرت رکھوان میں لا الہ الا اللہ اور اللہ  
 اکبر کی کیونکہ تہلیل و تکبیر اور ذکر اللہ کے دن ہیں (عین الدر المنثور عن البیہقی) ۱۲

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ عید الفطر

**حدیث اول۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ عوام کیلئے ایک عید ہوتی ہے  
 اور یہ ہماری عید ہے (متفق علیہ احمدیث و وہم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 کہ جب انکی عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے فرشتوں پر فرحت کرتا ہے پس ارشاد فرماتا  
 ہے کہ اے میرے فرشتے تو کیا بدلہ ہے اس شخص کا جس نے اپنے کام کو پورا کر دیا ہو وہ عرض کرتے ہیں اے  
 ہمارے رب ان کا بدلہ یہ ہے کہ انکا ثواب پورا دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے اور بندوں  
 نے میرے فرض کو پورا کر دیا جو ان پر ہے پھر نیکے فرما دے کرتے ہوئے قسم ہے اپنی عورت اور جلال کی اور اپنے  
 کرم کی اور اپنے علم (شان) کی اور اپنے مرتبہ کے بلند ہوئی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا پھر  
 اپنے بندوں سے خطاب فرماتا ہے کہ تم جہت جو تم تحقیق میں نے تمکو بخش دیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں  
 کو نیکیوں سے (آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا پس وہ نماز کے بعد) بخشے ہوئے لوٹتے ہیں (بیہقی فی شعب  
 الایمان) اور صدقہ فطر کا مسئلہ پیش تر گذر چکا ہے اس جگہ دو مسئلے اور لکھے جاتے ہیں ایک یہ کہ۔  
 حدیث سوم۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے  
 بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو ایسا ہو گیا جیسا کہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزے رکھے (مسلم) **ف**

اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک نیکی کے بدلہ میں دس نیکیاں ملتی ہیں پس رمضان کے روزہ رکھنے سے دس ماہ کے روزوں کا ثواب مل چکا پھر روزے اور رکھے تو بقیہ دو ماہ کا ثواب حاصل ہو گیا ۱۲ دوسرا مسئلہ یہ ہے حدیث چہارم حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ میں تکبیر بکثرت پڑھا کرتے تھے (عین ابن ماجہ) کہتے ہیں کہ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بیشک نجات پائی اس شخص نے جس نے زکوٰۃ دی (یعنی صدقہ فطر لادکلیا) پھر اللہ کا نام لیا۔ (یعنی تکبیر پڑھی) پھر غزیر پڑھی۔ عبید بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابوسعید خدری سے زکوٰۃ سے مراد صدقہ فطر اور نماز سے عید مراد ہونا نقل کیا ہے اگر لانی الدر المنثور) اور حضرت مولف سلمہ نے فرمایا ہے کہ اس تفسیر پر اگر ذکر اسم ربہ سے راستہ میں تکبیر کرنا مراد لے لیا جاوے تو بصیغہ نہیں ہے۔ ۱۲ **اضافہ (الف)** اور حضرت انس فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے اور ان (اہل مدینہ) کے لئے دو روزہ تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے پس آپ نے دریافت فرمایا یہ دو دن کیا ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ان میں ہم کھیل کود کیا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اللہ نے ان دونوں کے بدلہ میں ان سے اچھے دونوں عطا فرمادئے ہیں بقرعید کا دن اور عید کا دن (ابوداؤد) (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو قریشی راستے کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں پس لپکارتے ہیں اے مسلمانوں کے گروہ چلو رب کریم کی طرف جو احسان کرتا ہے بھلائی کے ساتھ پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود ہی توفیق عبادت دیتا ہے پھر خود ہی ثواب عطا کرتا ہے) اور تحقیق تم کو قیام میل کا حکم دیا گیا تھا پس تم نے قیام کیا اور چلو روزے رکھنا کا حکم دیا گیا پس تم نے روزے رکھے اور اپنے پروہ گار کی اطاعت کی پس تم قیام میل کر دیکھ چرب نما زبڑھ چکے ہیں تو مناوی پکارتا ہے آگاہ ہو جاؤ بیشک تمہارے رب کے حکم کو چاہیے لوگو تمہارے گھروں کی طرف کامیاب ہو کر پس وہ یوم الحجاز ہے اور اس دن کا نام آسمان میں یوم الحجاز (۱۰۰ احکام کا دن) رکھا جاتا ہے زمین میں جمع الغدائہ عن الکبیر

## ترجمہ آیات واحادیث خطبہ عید الفصحی

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نبی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالیٰ کو (قربانی کا) خون پہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور بیشک خون (قربانی کا زمین پر گرنے پر) بہتر ہے جناب الہی میں قبول ہو جاتا ہے پس خوش خوش کرو اس (قربانی) کیساتھ اپنا دل (تروی)



ابن ماجہ حدیث دوم۔ اور صحابہؓ نے عرض کیا اے رسول خدا یہ قربانیاں کیا ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے (خدا کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا اور ہم ایک بکری وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں مگر اسی پر تم کو انکا پیروکار قرار دیا گیا عرض کیا پس ہمارے لئے اُن میں کیا ہے اے اللہ کے رسول ارشاد فرمایا کہ ہر مال کے عوض ایک نیکی ہے عرض کیا (بھیڑ وغیرہ کی) اُن میں کیا ملتا (اے اللہ کے رسول آپؐ نے ارشاد فرمایا اُن میں بھی) ہر مال کے عوض ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے وسعت پائی قربانی کرنے کی (یعنی صاحب نصاب ہند اور) بھیر بھی قربانی نہیں کی پس وہ ہماری عید گاہ میں نہ آوے۔ کس قدر دھمکی ہے قربانی ترک کرنے والے کے واسطے) عین ترغیب عن الحاکم مرفوعاً صحیح و موثقاً و معللاً اشہد و ہوا مع ذلک مرفوع حکماً

حدیث چہارم۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قربانی بقر عید سے دو دن بعد تک (بھی جائز) ہے۔ حدیث پنجم۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت ہے (ملک) آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ ارشاد نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اللہ کے پاس نہ انکا گوشت پہنچتا اور نہ اُن کا خون و لیکن اسکے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اُن جانوروں کو تمہارا زہر حکم کمزور دیا جاتا ہے تم اس بات پر اللہ کی تعریف (بیان) کرو کہ اسنے تمکو (قربانی وغیرہ) کی توفیق دی اور (اے محمد) اخلاص دانوں کو خوشخبری سنا دیجئے **اضافہ۔ (الف)** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اے فاطمہؓ اپنی قربانی کی طرف اٹھ پس اسکے پاس حاضر کیونکہ تیرے لئے (اسکا عوض) یہ ہے کہ اسکے خون سے جو اول قطرہ ٹپکے اسکے ساتھ تیرے گزشتہ گناہ بخش دئے جادیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا اے رسول خدا کیا یہ بات خاص ہم اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ ہے یا ہمارے اور سب مسلمانوں کی واسطے ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا بلکہ ہمارے اور سب مسلمانوں کی واسطے ہے (عین ترغیب عن البراء بن ابی اسحق) ف اگر وہاں کوئی غیر حرم نہ ہو تو دعوت کو بھی قربانی کے پاس اکھڑا مونا مستحب ہے اور اگر وہاں غیر حرم بھی ہو تو پھر پردہ ضروری ہے۔ (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قربانی کی دل کی خوشی کے ساتھ طلب ثواب کے لئے قربانی اس کے واسطے (دور رخ کی) آگ سے آڑ ہوگی (عین ترغیب عن کبیر الطبرانی) ۱۲۔

## ترجمہ آیات و احادیث خطبہ استسقاء

حدیث اول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے مہر کیلئے حکم دیا پس وہ عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ (فلاں روز) سب باہر چلیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا اور مہر یہ تشریف فرما ہوئے اور تکبیر پڑھی اور اللہ کی حمد کی پھر ارشاد فرمایا تحقیق تم لوگوں نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط ہو چکی اور بارش میں وقت مقررہ سے دیر ہو چکی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا کہ اُس سے دعا مانگو اور تم سے وعدہ کیا کہ وہ قبول فرمادے گا پھر فرمایا سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں پروردگار نہایت مہربان بہت رحم کرے تو اللہ ہی قیامت روز کا مالک اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے (بچے کسی کی حاجت نہیں) اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں (اے اللہ) ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش نازل فرما دے اس کو ہمارے لئے ایک مدت تک قوت اور حاجت برآری کا وسیلہ بنا دے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پس اٹھائے رہے یہاں تک کہ ظاہر ہو گئی بغلوں کی سفیدی پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک پھیر لی اور اپنی چادر الٹ دی اور اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھوں کو پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (مہر سو) اترے پس دو رکعت پڑھیں پس (اسی وقت) اللہ تعالیٰ نے ایک بادل ظاہر کیا وہ گرجا اور چکا پھر اللہ کے حکم سے برسسا پس آپ اپنی سجدہ پہنچے تھے کہ نالے پر پڑے اور جب آپ نے لوگوں کو سایہ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پھر اپنے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (ابوداؤد) حضرت مولف سلسلہ خطبہ میں اختصار کی وجہ سے بقدر ضرورت روایت کی ہے ترجمہ میں پوری روایت لی گئی ہے اور اس روایت میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا مذکور ہے مگر دوسری روایتوں میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا وارد ہوا ہے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے چنانچہ ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلئے ایک روز تشریف لے گئے پس ہم کو دو رکعت پڑھائیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پھر خطبہ پڑھا اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور (دعا کی وقت) قلیلہ کی طرف رخ کیا دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اپنی چادر الٹ دی پس داہنی جانب کو بائیں شانے پر کر دیا اور بائیں جانب کو دائیں شانے پر کر لیا اسکی سند کو آثار السنن میں حسن کہا ہے۔ حدیث دوم۔ اور رسول اللہ نے یہ دعا بھی مانگی کہ اے اللہ ہم کو میرا ب فرما ایسی بارش سے جو فریاد زنی کر نیوالی ہو جس کا انجام اچھا ہو ارزانی کر نیوالی ہو فتح دینے والی ہو ضرر دینے والی ہو جلدی آنیوالی ہو دیر لگانیوالی ہو۔ (ابوداؤد) حدیث سوم نیز آپ

اس طرح بھی دعا مانگی تھی اے اللہ اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ (خشک) شہر کو زندگی (سرسبزی) عطا فرما ابوداؤد حدیث چہما ۱۷۵ - ونیزہ فرمایا اے اللہ سیراب فرما ہم کو بارش سے جو فریاد اس ہوا زانی کرنے والی ہو فراغت کا پانی ہو کھڑک والے بادل سے ہو عام ہو تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہو خوب بننے والی ہو ہمیشہ نفع دینے والی ہو۔ اے اللہ ہم کو بارش ہی سیراب فرما اور ہم کو مایوسوں میں سے بنا دے اللہ بلاشبہ بندوں کو اور بستیوں کو اور جانوروں کو ایسی مشقت اور تنگی دے کہ تیرے سوا کسی سے اسکی شکایت نہیں کرتے اے اللہ ہمارے لئے کھیتی آگادے اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہم کو آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لئے برکتیں پیدا فرما دے۔ اے اللہ ہم سے مشقت کو اور بھوک (اور فاقہ) کو اور عریانی (اٹھا دے اور ہم پر سے بلا کو دور کر دے تیرے سوا کسی کوئی دوز نہیں کرتا اے اللہ ہم تجھے مغفرت مانگتے ہیں بیشک تو بخفا رہے پس ہمارے اوپر آسمان (کے پانی) کو بکثرت بہا دے کہ زاد المعاد عن الشافعی

حدیث پنجہ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے ایک دن مقرر کیا کہ اس میں سب پر گاہ کی طرف نکلیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے جب کہ سورج طلوع ہوا اور آپ کی حالت یہ تھی کہ مرتین نہ تھے (بلکہ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے) اور انکسائے کے حال میں تھے اور (دل سے) عاجزی کر رہے تھے اور (نماز و خطبہ کے بعد) آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تضرع و ناری کے ساتھ دعا شروع فرمائی اور ہاتھ خوب بلند اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی پھر لوگوں کی طرف پشت پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اسوقت اپنی چادر مبارک بھی پٹائی اس حال میں کہ آپ قبلہ رو تھے پس (چادر کی) داہنی جانب بائیں رشتہ مبارک پر کمر لی اور بائیں جانب داہنے پر اور نیچے کی سمت اوپر کمر لی اور اوپر کی سمت نیچے کمر لی اور (پھر) قبلہ رو دعا مانگنے لگے اور لوگ بھی اسی طرح دعا مانگتے رہے۔ حوالہ بالا۔

آیت ہب ارک۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایسی شان والا ہے کہ بسا اوقات باریش برسا دیتا ہے لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد اور ان کی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کار ساز قابل حمد ہے۔

الحمد لله الذي يرسله نافع تارخ مشرب ووشبہ میں اتمام کو پہنچاوا الحمد للہ اولاً وآخراً  
جمادی الثانیۃ ۱۲۸۵ھ شربہ مشربہ میں نظر ثانی سے فراغت ہوئی واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔  
احقر عبد الکریم گتھاوی عفی عنہ۔ مقیم خانقاہ امدادیہ تصانیف بھون صنایع مظفرنگر

# اشرف العلوم کراچی

یہ ادارہ اس کا اس عرض کے لئے قائم کیا گیا ہے کہ اسلامی مذہبی تمام ضروریات متعلقہ عقائد اعمال - اخلاق - معیشت - سیاست - اقتصادیات وغیرہ پر ماہرین شریعت اور محقق علماء کی تصانیف اردو زبان میں جمع کی جائیں اور اگر اس موضوع پر کوئی تصنیف نہ ہو اس پر نئی تصنیف کرا کر پیش کی جائے۔ ہائے محکمہ الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اور دوسرے بزرگان دیوبند - سہارن پور دیوبند وغیرہ کی وہ تصانیف جو اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے تجربہ سے کثیر ثابت ہوئی ہیں ان کی اشاعت اس مکتبہ کا اہم مقصد ہے۔

انقلابِ سنہ ۱۳۴۶ء کے دوں میں یہ مکتبہ دیوبند سے کچھ اچھے منتقل کیا گیا بہت سرمایہ وہاں ضائع ہوا۔ اور بہت سائل و نقل میں صرف ہوا۔ یہاں مکتبہ کوئی مناسب جگہ نظر عام پر دستیاب نہ ہونے کے سبب اپنی صحیح صورت میں قائم نہیں ہو سکا۔ تاہم نبوتہ تعالیٰ سلسلہ اشاعت و طباعت کا کسی قدر جاری رہا۔ ضرورت تھی کہ ان کتابوں سے مسلمانوں کی کوئی لا بھری نہ ملے بلکہ کوئی گھوڑ خالی نہ رہے مگر ہمارے اقتدار میں صرف اتنی ہی تھاکر تم کثیر صرف کر کے ان کو طبع کر دیا۔ آگے آگے اس کی اشاعت عام کرنا عام: ہندوستان کی ہمت و توفیق پر موقوف ہے۔ اور ان کی اشاعت ہی پر مکتبہ کے آئندہ عزائم موقوف۔ اس کی تاخیر کا مطبوعات دس جہ ذیل ہیں

## ادارہ اشرف العلوم کی مطبوعات جدیدہ

تبویب کرائی ہے اور دو جلدوں کی کتابت ہو کر پریس میں پہنچی ہوئی ہیں دو تین ماہ میں ان کی طبعاری کی امید ہے باقی جلدوں کی طباعت اس پر موقوف ہے کہ موجودہ جلدیں شائع ہو کر ان کی رقم واپس آجائے۔ دو جلدوں کی قیمت تقریباً دس روپے مع عہدہ جلد کے ہوگی۔ بالفعول رقم ہنگی بھیجئے۔ کی ضرورت نہیں صرف فرمائش درج رجسٹر کروادینا کافی ہے

## فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

یہ فتاویٰ پہلے آٹھ جلدوں میں طبع ہوا تھا مگر اس میں ترتیب و ترتیب نہ ہونے کے سبب اس سے مسائل کا معلوم کرنا مشکل تھا۔ اس مرتبہ تبویب و ترتیب کے ساتھ عمدہ طبع کیا گیا ہے۔ جلد اول و دوم طبع ہو چکی ہے۔ جس کی قیمت مع عہدہ جلد کے چھ روپے ہے۔ مطبوعات کے ملحقہ کاپتہ

## اشرف العلوم کراچی

## دعواتِ عبیدیت

یہ حضرت حکیم الامت تھانوی کے واعظ کا ایک خاص سلسلہ ہے جس کی ہر جلد میں دس وعظ اور موعظات جمع کئے گئے ہیں۔ مدت طویل سے یہ سلسلہ نایاب ہے اور ہلے اس کی پہلی جلد عمدہ طبع کر کے جلد کرائی ہے جلد پر ہرے حروف میں کتاب کا نام چھپا ہوا ہے۔ جلد کی قیمت صرف تین روپے ہے۔ باقی جلدوں کی کتابت طیار ہے۔ اس جلد کی اشاعت پر آئندہ جلدوں کی طباعت شروع ہو سکتی ہے۔

## امداد الفتاویٰ مبوب

حضرت حکیم الامت قدس سرہ کی تصانیف میں بڑی اہم چیزوں کے فتاویٰ ہیں جو دارالافتاویٰ اور فتاویٰ اشرفیہ کے نام سے چاہے منتقل جلدوں اور حصے تھوں کی صورت میں شائع ہوئے تھے لیکن ان میں تبویب و ترتیب نہیں تھی۔ ہمارے ایک مشل و یکے کی ضرورت ہو تو ساری جلدوں اور حصوں کو تلاش کے بغیر پورا معنوں میں نہ ہوتا تھا اور ہلے سال بھر کی محنت اور زحمت کے صرف سے اس کی

# ادارۃ اشرف العلوم کی مطبوعات جدیدہ

**آداب زندگی** | حضرت حکیم الامت کے چار اہم رسالوں کا مجموعہ ہے۔ آداب المعاشرت، حقوق الوالدین -

**اخلاط العوام** - اس قابل ہے کہ بچوں اور عورتوں کے لفظی تعلیم میں داخل کیا جائے۔ اس مرتبہ ادارہ سنیہ ان کو چھوٹی طرز بصورت تقطیع پر نہایت عمدہ طبع کیا ہے۔ اور خوبصورت جلدیں بنوائی ہیں۔ قیمت محلہ مکہ (پیر عمر)

**حیوۃ المسلمین مکمل** | یہ کتاب حضرت حکیم الامت کی ایک اہم تصنیف ہے۔ جو مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا روحانی شفا کیر ہے ضرورت

ہے کہ اس کو بچوں عورتوں کے لفظی تعلیم میں داخل کیا جائے اور کسی مسلمان کو اس کی تعلیم یا کم از کم سنتے سے خالی نہ چھوڑا جائے۔ ادارے اس کو چھوٹی طرز بصورت تقطیع پر طبع کر رہا ہے۔ قیمت مع جلد عمدہ ایک روپیہ بارہ آنہ

**جزرہ اعمال** | انسان کے اعمال کی ایک جزا یا سرائق آخرت میں ملنے کی گنجی جزا میں اس دنیا میں بھی حسب تصریح قرآن و حدیث ملتی ہے اس سالہ میں ان کی تفصیل مذکور ہے۔ قیمت ساڑھے تین آنہ ۳۰

**سال بھر کے مخصوص دن اور رات** | جن ایام یا راتوں کے فضائل قرآن و حدیث میں خاص طور سے وارد ہوئے ہیں ان کو مع انی حال کے چار اوقات مخصوص میں یاد

افضل ہیں اس رسالہ میں بنام خواجہ ابوالحسن علیہ السلام احکام السنہ جمع کیا گیا ہے۔ مصنف حکیم الامت

**تبلیغ دین** | امام غزالی کی تصنیف اس بلعین کا بہترین ترجمہ ہے جو اصلاح اخلاق و اعمال کے لئے بہترین نسخہ ہے اس مرتبہ اس کو چھوٹی تقطیع پر خوبصورت طبع کر کے عمدہ جلد میں رنگین جلد پوش کی سادہ جلد کی گئی ہے قیمت

کتاب مذکورہ کے علاوہ حکیم الامت قدس سرہ کی تصانیف ملاحظہ ملو ظات جن قد آج کل ہندوستان یا پاکستان میں مل سکتی ہیں وہ سب بھی ادارہ نے بڑی کوشش سے جمع کر لی ہیں وہ سب ادارہ سے طلب کی جاسکتی ہیں۔

**خطبات الاحکام** | مصنفہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ بارہ جہینے کے مجموعہ کا علیحدہ خطہ جس میں تمام ضروری احکام شرعیہ متعلق اعتقادات عبادات

معاملات اخلاق وغیرہ سب جمع کر دیئے گئے ہیں اور تعمیم نفع کے لئے خطوں کا ترجمہ علیحدہ ان کی سادہ لکھا دیا گیا ہے تاکہ مسلمان جموع کے دن خطہ سنتے سے پہلے یا بعد میں ترجمہ دیکھ کر اس کا مفہوم سمجھ سکیں اس مرتبہ ادارہ نے اس کے شروع میں احکام الخطبہ مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ کتابت -

کافذ طباعت اعلیٰ سنہ ۱۳۸۷ ہجری قمریہ سے چھپی ہوئی عمدہ جلدیں بنوائی گئی ہیں۔ قیمت محلہ ڈھائی روپے (۱۲) بلا جلد دو روپے (۱۲)

**احکام اسلامیہ عقل کی نظر میں** | تمام احکام شرعیہ کی عقلی حکمتیں باپ اس میں جمع کر دی گئی ہیں مصنفہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ عمر سے نامیاب تھی۔ حال میں چھوٹی

تقطیع پر خوبصورت طبع کی گئی ہے۔

قیمت محلہ عمدہ تین روپیہ چار آنہ (۳۰)

**حقانیت اسلام** | لغاری، بیورد، بخورد، ریب، پارسی وغیرہ مذاہب کے محقق علماء و فضلا کی وہ شہادتیں ہیں جس میں مذہب اسلام پر عوام یا اس کے کسی خاص شعبہ کے متعلق مذہبی یا تمدنی

گماڑے شبہہ کیا گیا ہے ان کو حضرت حکیم الامت قدس سرہ نے جمع فرما کر بنام شہادۃ الہیہ قوام علی صدق الاسلام رسالہ آنورہ عقائد بخون میں شائع کرایا تھا اب کتابی صورت میں ادارہ نے شائع کر کے قیمت مع عمدہ جلد کے ڈیڑھ روپیہ (۱۲)

**اطلاع** | کتب مذکورہ کے علاوہ حکیم الامت قدس سرہ کی تصانیف ملاحظہ ملو ظات جن قد آج کل ہندوستان یا پاکستان میں مل سکتی ہیں وہ سب بھی ادارہ نے بڑی کوشش سے جمع کر لی ہیں وہ سب ادارہ سے طلب کی جاسکتی ہیں۔





